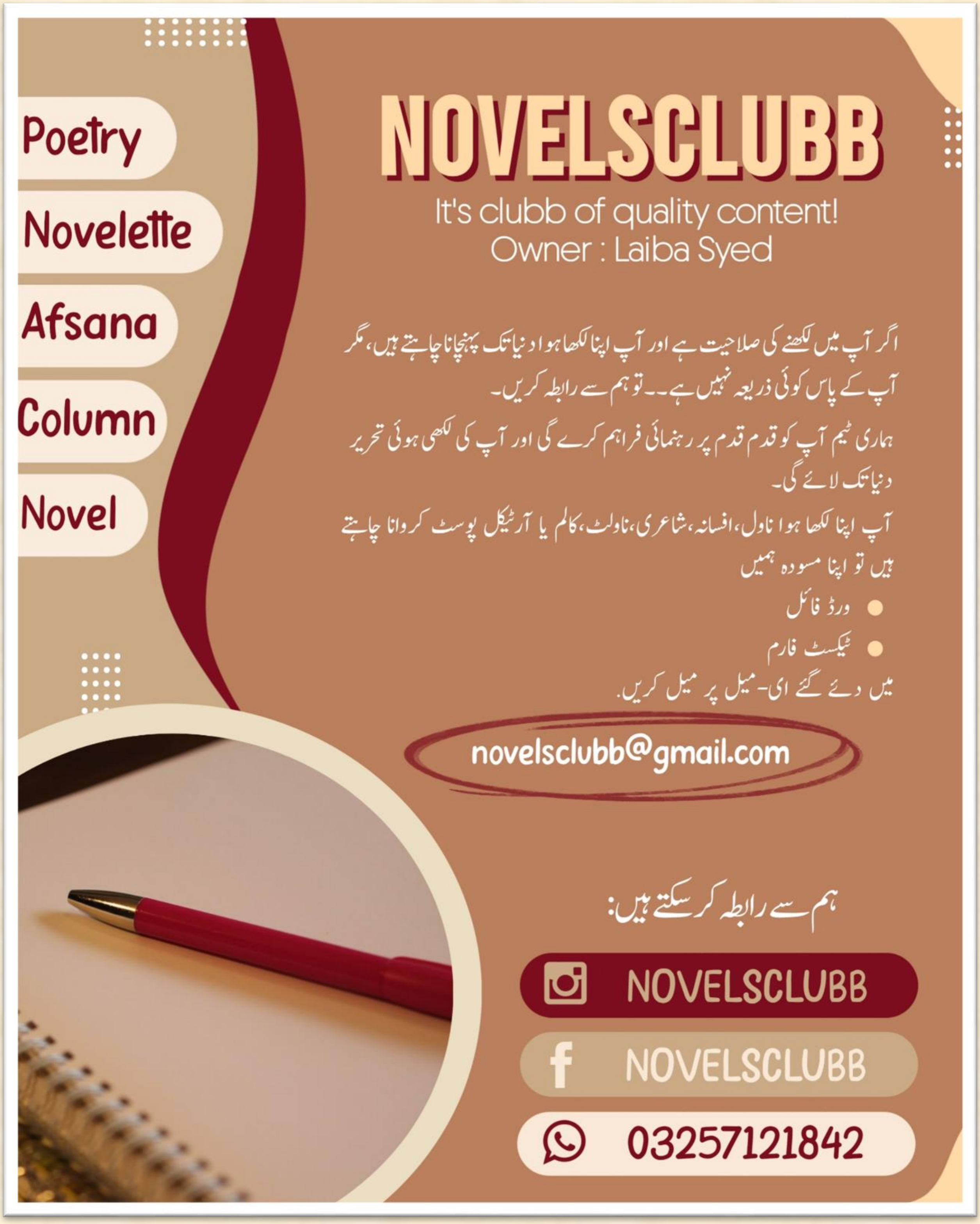
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیئے گئے ای-میل پر میل کریں۔
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

ملن

از قلم

وریشہ آفریدی

Clubb of Quality Content!

انتساب★

میری پہلی کتاب، میرے ابو، امی، میرے بھائی اور بہنوں کے نام۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

پیش لفظ°

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ☆

شروع اس پاک پروردگار کے نام سے جو نہایت رحم فرمانے والا ہے

میں وریشہ آفریدی، جس کے قلم سے پہلی تحریر لکھی گئی ہے۔

میری پہلی مکمل تحریر "ملن" جو اس وقت آپ سب کے ہاتھوں میں ہے۔ اس کو لکھنے کا خیال میرے ذہن میں تھا مگر ارادہ نہیں تھا کہ میں کبھی لکھائی کی طرف آؤں گی۔ کہانیوں کو لکھنے کا خیال مجھے تب آیا جب میں مہرالنساشاہ میر کی کتاب "بسمل" پڑھ رہی تھی اس کہانی نے مجھے حوصلہ دیا آگے بڑھنے کا، مجھے ہمت دی۔ بسمل پڑھنے کے بعد ہی میں نے اپنی بہن سے مشورہ کیا اور اس نے کہا کہ ہاں لکھو جو تمہارا دل چاہے وہ کرو۔ اور پھر میں نے لکھنا شروع کیا۔ لکھتی گئی، لکھتی گئی۔ اس کہانی کو لکھنا نہ اتنا آسان تھا نہ اتنا مشکل ہاں بہت ساری جگہوں پر اٹکی ہوں مگر لکھنا نہیں چھوڑا۔ ملن میری کمفرٹ ہے

میری پسندیدہ کتاب جس سے میں پورے دل سے محبت کرتی ہوں۔اس کتاب نے مجھے بلکل نہیں تھکایا، مگر اس کا یہ مطلب نہیں کے کہانیاں لکھنا آسان ہوتیں ہیں۔ کہانیاں لکھنا بہت مشکل ہے۔ ہر لفظ کو اس کے مقام پر لکھنا آسان نہیں ہوتا، اور یہ مجھے اپنی باقی کہانیاں لکھتے وقت احساس ہوا، مگر ہم جو نئے لکھاری ہیں ہمارے پاس کوئی بھی آتا ہے اور اپنا نظریہ پیش کر دیتا ہے، کہ آپ نے تو ایسا لکھا، آپ نے ویسا لکھا، آپ کو یہاں یہ لکھنا چاہیے تھا، وہاں وہ لکھنا چاہیے تھا۔ میں یہ نہیں کہہ رہی کہ نظریہ نہ پیش کریں۔ کیا کریں مگر ہر چیز کا اپنا طریقہ ہوتا ہے ہر کام کا اپنا عمل ہوتا ہے۔یہ نہ کریں کہ آپ کسی بھی نئے لکھاری کی کہانی پر جا کر کمینٹس کریں کہ یہ تو اس کی کاپی ہے اور یہ اس کی۔

خیر آگے بڑھتے ہیں۔اس کہانی کو لکھتے وقت میرے خاندان میں کوئی نہیں جانتا تھا سوائے میری بہن کے۔اس لئے میں اپنی بہن دعا نعمان کی شکر گزار ہوں، جس نے ہر وقت ہر جگہ میرا ساتھ دیا ہیں۔ میں اپنی کزن حیاء اور کزی کی بھی شکر گزار ہوں جو میرے ساتھ حد سے زیادہ مخلص ہے۔ میرے ہر فیصلے میں میرے ساتھ شریک ہے۔

اور یہاں میں اپنے خاندان کی بھی شکر گزار ہوں، جب انہیں پتہ چلا کہ میں اپنا پہلا ناول لکھ رہی ہوں انہوں نے مجھے حوصلہ دیا ہمت دی میرے ساتھ کھڑے رہے، جس کی وجہ سے میں یہاں تک پہنچی ہوں۔ خاص طور پر میرے سحریاب ماموں۔ میں ان کی شکر گزار ہوں۔ جنہوں نے مجھے سمجھایا اور میرا ساتھ دیا۔

اور آخر میں، میں اپنی دوستوں کی شکر گزار ہوں۔ اپنی آنلائن دوستوں کی، جنہوں نے مجھے سپورٹ کیا۔ جنہوں نے میرا حوصلہ ٹوٹنے نہیں دیا۔ طیبہ تمہارا شکریہ ملن کے کور کو ایڈٹ کرنے کے لئے۔ میں نے بہت سر کھایا ہے تمہارا۔ لیکن ہم نے کر دکھایا۔

مہر صابری تمہارا بہت شکریہ ملن کی پروف ریڈنگ کے لئے اس کتاب کو اور بھی خوبصورت کرنے کے لئے۔ فریحہ فاطمہ (سجل)، دعا فاطمہ، سجل سعید، مسفرہ شیخ، عائشہ ادریس، اسوہ ملک اعوان، ام حبیبہ اور میری باقی ساری دوستیں جن کا نام یہاں ہے یا نہیں مگر میرے دل میں ہو تم سب۔ تم سب کا دل سے شکریہ اگر تم سب نہ ہوتے تو شاید میں اس مقام تک نہیں پہنچتی۔ میرے الفا ریڈرز نگاہ راحیل اور ام حبیبہ جنہوں نے میری

Clubb of Quality Content

غلطیوں کو درست کیا تم دونوں کا شکریہ۔

اور آخر میں میرے باقی ریڈرز جنہوں نے ملن کے ایڈیٹس بنائے جنہوں نے اس کتاب کو اپنے ایڈیٹس سے اور بھی خوبصورت کیا۔ آپ سب کا شکریہ۔

وریشہ آفریدی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

رات یوں دل میں تیری کھوئی ہوئی یاد آئی

جیسے ویرانے میں چپکے سے بہار آجائے

جیسے صحراؤں میں ہولے سے چلے بادِ نسیم

جیسے بیمار کو بے وجہ قرار آجائے

فیض احمد فیض

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

پشاور کی ایک پُر سکون اور پوش کالونی میں،جہاں قطار در قطار چھوٹے مگر نفیس گھر

بنے ہوئے تھے پانچ سے دس مرلے کے خوبصورت گھر، انہی گھروں میں ایک گھر تقریباً چھ سے سات مرلے کا تھا جس کی دیواریں ہلکے سُرمئی رنگ کی تھیں۔ گھر کے باہر تختے پر "زمان ہاؤس" لکھا تھا۔ سُورج کی شعاعیں آسمان پر چار سُو پھیلی تھیں اور اب اُس گھر کی کھڑکیوں سے اندر جھانکنے کی منہ زور کوششوں میں تھیں۔ اس گھر کے اندر جاؤ تو معمول کی طرح آج بھی گھر میں خاموشی کا راج تھا۔ اِس خاموشی میں محض کچن سے کھٹ پٹ کی آوازیں آرہی تھیں۔ سیدہ بیگم جو کچن میں کھڑی ناشتہ بنانے کی تیاری کر رہی تھیں۔ ان کی رنگت سفید تھی آنکھیں نیلی، چہرے پر جھریاں، ناک میں سونے کی نتھ اور دونوں ہاتھوں میں ایک ایک سونے کے کنگن پہنے گھر کے عام کپڑوں میں بڑی چادر اوڑھے وہ چولہے کے آگے کھڑی تھیں۔ ان کی بڑی بیٹی زہرا جو ابھی کچن میں داخل ہوئی تھی جس نے دوپٹہ اسکارف کی طرح چہرے کے گرد لپیٹا ہوا تھا، وہ ابھی نماز پڑھ کر آئی تھی۔ زہرا کو غور سے دیکھو تو وہ ایک پیاری لڑکی ہے۔ کالی آنکھیں جو اُس نے اپنے باپ سے چرائی ہیں، لمبی تیکھی ناک، بھرے بھرے گلابی ہونٹ، سفید رنگت۔

"امی آپ جائیں، نور کو اٹھائیں میں اکیلی ناشتہ بنا لوں گی۔"

کچن کے بیچ و بیچ کھڑی زہرا نے ماں کو دیکھتے کہا اور چولہے کی جانب بڑھ گئی۔ سیدہ بیگم نے اسے شکر گزار نظروں سے دیکھا اور کچن کے دروازے کی جانب مُڑ گئیں۔ زہرا نے کچن میں نظریں دوڑائیں کچن چھوٹا مگر منظم تھا۔ چمکدار ٹائلوں والے فرش کے ساتھ کاؤنٹر تھا جس پر ایک جانب چولہار کھا ہوا تھا۔ اس کے دوسرے جانب ایک چھوٹا سا سنک بنا ہوا تھا جس میں رات کے برتن دھلنے کے انتظار میں رکھے ہوئے تھے۔ کچن کی دیواروں پر خوبصورت الماریاں لگی تھیں، جہاں برتن، مصالحے اور دیگر ضروری اشیاء ترتیب سے رکھی ہوئی تھیں۔ درمیان میں جو کاؤنٹر تھا، اسی کاؤنٹر پر چولہے کے ساتھ سبزیاں کاٹی جاتیں، روٹیاں بیلی جاتیں اور کھانے کی تیاری ہوتی۔ فریج ایک طرف دیوار کے ساتھ کونے میں لگا تھا۔ کچن کا ماحول گھر کی عورتوں کے سگھڑاپے کا منہ بولتا ثبوت تھا۔ زہرا اب سب کچھ نظر انداز کر کے ناشتے کی تیاری کرنے میں مصروف ہو گئی۔

سیدہ بیگم نے کچن سے نکل کر ایک نظر سامنے لاؤنج میں ڈالی جہاں بیچ و بیچ خوبصورت

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

لکڑی کے صوفے رکھے تھے۔ صوفوں کے سامنے بڑا ٹی وی دیوار پر ٹنگا ہوا تھا۔ کچن کی بائیں جانب دیوار کے ساتھ چھ لوگوں کا ڈائنگ ٹیبل رکھا ہوا تھا اور لاونج کے آخر میں بائیں جانب دیکھتے ان کی نظر بند دروازے پر پڑی جو کہ سیدہ بیگم اور زمان صاحب کا مشترکہ کمرہ تھا۔ جہاں زمان صاحب آفس کے لئے تیار ہو رہے تھے۔ اور پھر انہوں نے کچن کے ساتھ دائیں جانب دیکھا جہاں سیڑھیاں اوپر کی طرف جاتی تھیں۔ اور اب ان کا رخ اوپر کی جانب تھا جہاں نور اور زہرا کے کمرے تھے اور ساتھ میں زمان صاحب کی سٹڈی۔ سیڑھیوں سے اوپر جاؤ تو سامنے دو کمرے، ساتھ ایک چھوٹا کچن جو سب سے آخر میں تھا اور ٹی وی لاونج کے ساتھ بڑی سٹڈی نظر آئے گی۔ دونوں کمروں کے دروازے قریب قریب تھے۔ بائیں جانب زہرا کا کمرہ تھا جبکہ دائیں جانب نور العین کا۔ سیدہ بیگم نور کے کمرے کی طرف بڑھ گئیں، دروازہ کھول کر وہ جیسے ہی اندر داخل ہوئیں سامنے نور العین بیڈ پر کمبل سر تک تانے بے خبر سو رہی تھی۔ اس کا کمرہ بکھرا پڑا تھا ہر چیز اپنی جگہ سے ہلی ہوئی تھی۔ مگر وہ آرام سے بستر میں سو رہی تھی۔ کیونکہ نور العین، وہ لڑکی تھی جو چاہے دنیا اِدھر سے اُدھر ہو جائے وہ

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اپنی نیند پوری کر کے رہے گی۔

"یہ لڑکی بھی ناں۔ کوئی فکر نہیں ہے اس کو کالج جانے کی۔ نیند تو اس کی کبھی پوری ہی نہیں ہوتی۔"

سیدہ بیگم اس کے قریب جاتے ہوئے ساتھ زیرِ لب بڑبڑا رہی تھیں۔

"نورالعین اٹھ جاؤ کالج نہیں جانا؟"

سیدہ بیگم نے اسے اٹھانے کی کوشش کی لیکن نہیں، اس پر کوئی اثر ہی نہ ہوا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

(ڈھیٹ نہ ہو تو۔)

"نور اُٹھ جاؤ۔" اس کا کمبل ہٹاتی وہ بولیں۔ "نہیں تو میں تمہارے ابا کو بلاؤں؟" ساتھ میں دھمکی بھی دے دی اور دھمکی واقعی کام کر بھی گئی کیونکہ گھر میں واحد ایک ابا ہی تھے جن سے وہ ڈرتی تھی۔

نورالعین کی آنکھیں جھٹ سے کھل گئیں۔ لمبی پلکوں کا سایہ اُٹھا تو جھیل سی گہری نیلی آنکھیں سامنے آئیں۔ سفید رنگت میں گلابیاں گھلی ہوئیں، نچلا ہونٹ زرا بڑا تھا جبکہ اوپر والا

باریک۔ خندہ پیشانی جس پر اِس وقت بال بکھرے تھے اور تیکھی ناک۔

"امی اٹھ رہی ہوں ناں اس طرح سے کون اٹھاتا ہے؟" وہ بولی تو آواز میں نیند کا خمار تھا اور نیلی آنکھیں گہری نیند سے اُٹھائے جانے کی وجہ سے سرخ تھیں۔

(رات دیر تک جاگنے کی وجہ اور صبح جلدی اٹھنے کا اثر۔)

"امی اب ایسے نہ دیکھیں اگلی دفعہ وقت پر سوؤں گی۔"

ماں کی نظریں خود پر محسوس کرتی وہ سمجھ گئی۔

"میں نے تمہیں کتنی دفعہ منع کیا ہے کہ رات دیر تک نہ جاگا کرو۔ لیکن نہیں تمہیں تو میری بات سمجھ ہی نہیں آتی۔ اپنی آنکھوں کو دیکھو کیا حال کر لیا ہے۔" سیدہ بیگم نے اس کی آنکھوں کو دیکھا جو نیند پوری نہ ہونے کی وجہ سے لال ہو رہی تھیں اور سارا غبار نکال لیا۔

"اچھا ناں۔ نہیں جاگوں گی اگلی دفعہ۔ اب آپ جائیں ناں مجھے کالج کے لئے تیار بھی ہونا ہیں۔"

نور نے ماں کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر انہیں گھما کر راستہ دکھایا اور جان چھڑائی۔

"اچھا جلدی آجانا ناشتہ تیار ہو چکا ہو گا۔"

ماں کا جملہ مکمل ہونے سے پہلے ہی وہ باتھ روم میں گھس چکی تھی۔

☆-----☆-----☆

"السلام علیکم۔"

وہ کالج کے لئے تیار ہو کر سیدھا نیچے ناشتے کے لئے آ گئی۔ ٹیبل پر بیٹھنے سے پہلے اس نے سب کو مشترکہ سلام کیا تھا جس پر سب نے سر کے خم سے جواب دیا۔ ہر روز کی طرح آج بھی ناشتے کی ٹیبل پر خاموشی تھی۔

سب سے پہلے زمان صاحب ناشتہ ختم کر کے اٹھے اور دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے اپنے پیچھے نور العین کو بلند آواز میں اپنے پیچھے آنے کا کہا۔

"نور بچے جلدی ناشتہ کر کے آجاؤ لیٹ ہو رہے ہیں۔"

"ہاں ابا بس ابھی آئی۔"

ٹیبل سے اٹھتی بیگ اپنے ساتھ اٹھاتی وہ ماں کی جانب جھکی۔

"چلیں امی میں جا رہی ہوں، کوشش کریں زیادہ یاد نہ آؤں۔"

سیدہ بیگم کے گلے میں باہیں ڈال کر ماتھا چومتی وہ مسکرا کر بولی۔ اور بھاگ کر باپ کے پیچھے گئی۔

"اللہ معاف کرے یہ لڑکی نہیں پوری فلم ہے۔"

اس نے اپنے پیچھے ماں کی آواز سنی تھی۔

کالج پہنچنے تک وہ خاموشی سے گاڑی میں بیٹھی کھڑکی سے باہر نظر آنے والے مناظر دیکھتی رہی۔

گاڑی کی کھڑکی سے صبح کے خوبصورت مناظر کو جی بھر کے دیکھنا اس کا پسندیدہ مشغلہ تھا۔

جیسے ہی وہ لوگ کالج پہنچے نور جلدی سے گاڑی سے اتری اور باپ کو خدا حافظ کہتی کالج کے اندر داخل ہو گئی۔

اندر داخل ہوتے ہی سامنے اس کی کزن جو کہ اس کی دوست بھی تھی، اسے اپنے انتظار

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

میں کھڑی ملی۔ وہ دونوں ہمیشہ ایک ساتھ کلاس کے اندر جاتی تھیں۔ مائدہ صبح کے وقت مصطفیٰ کے ساتھ آتی تھی اس لئے نور اس کے ساتھ نہیں آتی تھی۔ کیوں کہ اسے مصطفیٰ سے بچپن سے چڑ تھی۔

جبکہ واپسی پر وہ دونوں حمدان (مصطفیٰ کا چھوٹا بھائی) کے ساتھ واپس جاتی تھیں۔

"اتنی دیر کیوں کر دی آنے میں لڑکی؟ میں کب سے انتظار کر رہی تھی اور کلاس بھی بس شروع ہونے والی ہے۔"

وہ دونوں سلام دعا کے بعد اب کلاس کے اندر جا رہی تھیں۔ مائدہ اس سے دیر سے آنے کی وجہ پوچھ رہی تھی۔

"دیر سے اٹھی تھی یار۔"

ہمیشہ کی طرح وہی جواب۔

"تو تم وقت پر کب اٹھو گی؟"

"اب تو دیر سے اٹھنے کی اتنی عادت ہو گئی ہے کہ وقت پر اٹھنا ناممکن سا لگنے لگا ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نور نے منہ بنا کر جیسے اپنی بے بسی بتائی۔

"ہاں مجھے بھی اب یہی لگنے لگا ہے میڈم۔"

مائدہ نے بھی بنا کوئی اعتراض کئے بات ہی ختم کر دی۔

باتوں باتوں میں وہ دونوں کلاس کے قریب پہنچ چکی تھیں۔ اور جیسے جیسے وہ آگے بڑھتی گئیں ان کی آوازیں مدھم ہوتی گئیں۔

☆-----☆-----☆

ناول کلب
Clubb of Quality Content

زمان اور کمال دو ہی بھائی ہیں، ان کا تعلق پٹھان خاندان سے ہے، رہائش بھی پشاور کے ایک پوش علاقے میں ہے۔ دونوں بھائیوں کے گھروں میں اتنا فاصلہ نہیں ہے۔ بڑے کمال صاحب، جبکہ چھوٹے زمان صاحب ان دونوں کی شادیاں خاندان میں ہی ہوئی ہیں۔

دونوں بھائیوں کے بیچ بہت محبت ہے۔ کمال صاحب کے دو بیٹے اور ایک بیٹی ہے۔ سب سے بڑا بیٹا مصطفیٰ کمال جو کھلی کتاب کی طرح ہے، جسے جب چاہے پڑھ سکتے ہو۔ جو کے گریجویشن کرنے کے بعد اب باپ اور چچا کے ساتھ ان کا بزنس سنبھال رہا ہے۔ مصطفیٰ

کمال گھر کا بڑا بیٹا ہونے کی وجہ سے ایک ذمہ دار شخص ہے جو بچپن سے اپنے چاچا کے بہت قریب بھی رہا ہے اِس لیئے ان دونوں کی دوستی بھی ہے۔ اس سے چھوٹا حمدان کمال سب سے ملنے جلنے والا، یونیورسٹی کے سیکنڈ لاسٹ سیمیسٹر میں ہے اور سب سے چھوٹی مائدہ کمال جو ضرورت کے وقت ہی کچھ بولتی ہے مگر جب بھی بولتی ہے دوسرے کو جج ہی کرتی ہے۔ جس پر نور العین نے کئی دفعہ اسے سمجھایا ہے مگر وہ ہر دفعہ کہتی ہے "آگے سے نہیں کروں گی میں خود کو اس عادت سے آزاد کر دوں گی جلد ہی۔" مگر وہ جلد شاید کبھی نہ آئے۔ اور اسی وجہ سے نور اسے ڈھیٹ ہڈی بھی کہتی ہے کیونکہ اس پر کسی بات کا اثر ہی نہیں ہوتا۔ مائدہ، نور العین کے ساتھ ہی کالج میں پڑھتی ہے۔

جبکہ زمان صاحب کی دو بیٹیاں ہیں۔ زہرا زمان، ان کی بڑی بیٹی جو خاموش طبع اور اپنے کام سے کام رکھنے والی ہے، جس کی بات بچپن سے اپنے ماموں زاد ارتضیٰ کے ساتھ طے ہے

۔

اور دوسری نور العین زمان ہے۔ بہت گہری بالکل ایک پہیلی جیسی، جسے سلجھاتے

سلجھاتے تمہاری انگلیاں الجھ جائیں۔ وہ کب کیا سوچتی ہے کب کیا کرتی ہے یہ یا تو وہ خود جانتی ہے یا پھر اُس کا اللہ۔ وہ بہت شوخ اور چنچل ہے۔ جو فلحال کالج کے سیکنڈ ایئر میں ہے۔ نور العین میں ایک خامی ہے اور وہ یہ کہ وہ ضد کی بڑی پکی ہے۔ جس بات پر اڑ جائے تو اَڑ جائے یا جس انسان کے بارے میں جو رائے قائم کر لے اُسے پھر کوئی نہیں بدل سکتا۔ مگر شاید یہ کچی عمر کی عادتیں ہیں جو اللہ کرے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ پکی نہ ہوں۔

☆---☆---☆

"نور العین چلو جلدی آؤ حمدان لالا آ گئے ہونگے۔" مائدہ نور العین کو کب سے بلا رہی تھی، جو نجانے اب کس کے ساتھ کھڑی گفتگو میں مصروف تھی، لیکن اس نے تو مائدہ کو ایسے نظر انداز کیا جیسے اس کا کوئی وجود ہی نہیں ہے۔

"نور چل رہی ہو یا میں جاؤں؟"

مائدہ نے آخری بار کہا لیکن اس پر اثر نہیں ہوا۔

مائدہ بنا اس کی جانب دیکھے دروازے کی جانب بڑھ گئی۔ جانتی تھی اب وہ خود اس کے

پیچھے آئے گی۔ جیسے ہی وہ گاڑی میں بیٹھی حمدان کے بجائے مصطفیٰ کو دیکھ کر حیران ہو گئی،

کیونکہ وہ اس وقت عموماً اپنے آفس میں ہوتا تھا۔

"مصطفیٰ لالا! آپ؟" مائدہ نے مصطفیٰ کو دیکھ کر حیرانی سے پوچھا۔

"ہاں وہ حمدان کو کچھ کام پڑ گیا تھا اور میں ویسے بھی گھر جا رہا تھا ایک فائل اُٹھانے تو

حمدان نے کہا تم لوگوں کو بھی لیتا ہوا آؤں، نور العین کہاں ہے؟"

مصطفیٰ نے تفصیل سے بتا کر آخر میں نور العین کا پوچھا۔

"وہ آ رہی ہے۔۔لیں، آ گئی۔"

مائدہ نے اُسے کالج کے گیٹ سے باہر نکلتے دیکھا تو فوراً کہہ دیا۔

مصطفیٰ نے اسے دیکھا سفید کالج کا یونیفارم پہنے لمبی کالی چادر اوڑھے وہ گاڑی کی طرف

آ رہی تھی۔ آنکھوں پر سورج کی کرنیں پڑنے سے اس کی نیلی آنکھیں چمک رہی تھیں جیسے

برف پوش پہاڑوں پر پڑتی دھوپ ایک سنہری چمک بکھیر دیتی ہے۔

وہ جیسے ہی گاڑی میں بیٹھی حمدان کے بجائے مصطفیٰ کو دیکھ کر منہ بنایا۔ اس نے مصطفیٰ

کو تو کچھ نہیں کہا۔ہاں مائدہ کی طرف ایسے دیکھا جیسے اس کو ابھی کھا جائے گی۔

"مائدہ، حمدان کہاں ہیں؟"

اس نے مصطفیٰ کو ایسے نظر انداز کیا جیسے وہ گاڑی میں موجود ہی نہ ہو۔"وہ اس کو کوئی کام تھا تو اس وجہ سے مصطفیٰ لالا لینے آ گئے۔"

مائدہ نے ڈرتے ڈرتے بات مکمل کی۔جانتی تھی اس کی مصطفیٰ سے زرا نہیں بنتی۔

مصطفیٰ دونوں کو نظر انداز کر کے گاڑی سٹارٹ کر کے مین روڈ پر لا چکا تھا۔

"ہاں بڑا آیا لینے والا۔"وہ تلخی سے بڑبڑا کر کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی۔اس کا مکمل دھیان اب کھڑکی سے باہر کے نظاروں پر تھا۔وہ گاڑی کے اندر بیٹھے لوگوں کو نظر انداز کر رہی تھی۔یہی تو وہ کرتی تھی،جسے پسند نہ کرتی ہو اسے نظر انداز کرنا۔اور کسی کو نظر انداز کرنے سے بڑی اور کون سی سزا ہے؟

گاڑی میں خلاف معمول خاموشی تھی ورنہ جہاں مصطفیٰ اور نورالعین ہوں اور نورالعین کا منہ نہ چل رہا ہو؟ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔لیکن شاید اس خاموشی کی وجہ نورالعین کی تھکن

اور مصطفیٰ کا سر درد تھا۔اور مائدہ تو ویسے بھی خاموش ہی رہتی تھی۔گاڑی ایک جھٹکے سے رکی تو وہ خیالوں سے جاگی۔اس نے سوالیہ نظروں سے مائدہ کو دیکھا۔مائدہ نے حیرانی سے اسے دیکھا۔

"کیا ہوا؟ گھر آگیا ہے اترنا نہیں۔۔؟"

اس نے یکبارگی ادھر اُدھر دیکھا تو ان کی گاڑی گھر کے سامنے رکی ہوئی تھی۔

"اووہ۔"اس کے زبان سے بے اختیار نکلا۔

اور پھر وہ مائدہ کو دیکھتی خدا حافظ کہتی گاڑی سے اتر گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

☆-----☆-----☆

نورالعین جیسے ہی گھر میں داخل ہوئی سیدہ بیگم لاونج میں بیٹھیں ٹی وی پر کچھ دیکھ رہی تھیں۔اس نے بیگ صوفے پر اچھالا۔

"اسلام و علیکم،امی بہت بھوک لگی ہے میں نماز پڑھ کر آتی ہوں تب تک کھانا دے دیں۔"

اس نے ماں کو سلام کیا ان کے سامنے سے گزر کر اوپر اپنے کمرے میں آ گئی۔ کمرہ ویسا نہیں تھا جیسے چھوڑا گیا تھا۔ مطلب زہرا آپی نے سمیٹا ہے وہ سوچتی باتھ روم میں گھس گئی اور جب باہر آئی تو سر پر اچھی طرح سے دوپٹہ اسکارف کی صورت جما کر نماز پڑھنے لگی۔ جب نماز پڑھ کر باہر آئی تو نیچے لاونج میں امی کے ساتھ اب زہرا بھی بیٹھی ہوئی ملی۔

" کیسی ہو زہرا آپی۔"

اس نے زہرا کو دیکھتے کہا اور کھانا کھانے لگی۔

" ٹھیک ہوں زہرا کی جان۔ تم بتاؤ کالج میں دن کیسا رہا؟"

زہرا نے اس کو دیکھتے پوچھا جو رغبت سے کھانا کھا رہی تھی۔

"بس اچھا تھا، ٹھیک تھا۔"

نور نے بے دلی سے جواب دیا۔ اور زہرا کو دیکھا۔ جس دن اس کا سامنا مصطفیٰ سے ہوتا وہ دن اس کا برا گزرتا تھا۔ (اس کے مطابق)

"اچھا لیکن تمہارا چہرہ تو کچھ اور کہہ رہا ہے۔"

زہرا نے اس کے چہرے کو بغور دیکھتے کہا۔

"کچھ نہیں آپی بس ایسے ہی تھکی ہوئی ہوں شاید۔"

اس نے بات کو ٹالا اور واقعی بات ٹل گئی ابھی وہ کوئی اور بات کرتے کہ ان کی امی کے فون پر کال آنے لگی۔

"کس کی کال ہے امی۔۔؟" نورالعین بے چینی سے پوچھنے لگی۔

ایک تو ماں کے موبائل پر آنے والے فون بچوں کے لئے اتنے پر تجسس کیوں ہوتے ہے؟

"آمنہ بھابھی کی کال ہے، اللہ کرے خیریت ہو۔" سیدہ بیگم نے دعا کر کے کال اٹینڈ کی۔ اور اب وہ دونوں ماں کے جزبات دیکھ رہی تھی۔ جو بے یقینی سے اپنی بھابھی سے اتنی جلد بازی کا پوچھ رہی تھیں۔

"لیکن بھابھی اتنی جلدی بھی کیا ہے ابھی تو ہم نے کوئی تیاری ہی نہیں کی؟"

دوسری طرف سے شاید دلاسہ دیا گیا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ہاں بات تو ٹھیک ہے۔ چلیں آپ ایسا کریں ہمارے گھر آجائیں آج رات۔۔ڈنر پر گفتگو کریں گے۔ گھر کے مرد بھی ہوں گے۔"سیدہ بیگم کہہ رہی تھیں جبکہ نورالعین کی آنکھیں تجسس سے پھیل رہی تھیں۔ کان پوری بات سننے کے لئے ترس رہے تھے۔ دوسری جانب سے شاید کھانے کی دعوت قبول کر لی گئی تھی جس پر سیدہ بیگم اب الوداعی کلمات ادا کر رہی تھیں۔

"ہاں ہاں۔۔ چلیں ہم انتظار کریں گے۔ خدا حافظ۔"

انہوں نے بات ختم کر کے موبائل کو سائیڈ پر رکھا اور دونوں بیٹیوں کو دیکھا جو سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھ رہی تھیں۔

"امی کچھ بتائیں تو، کیا کہا ممانی نے؟"نورالعین ان کو دیکھتے تجسس سے پوچھنے لگی۔"اور آپ نے انہیں ڈنر پر کیوں بلایا؟ اب تیاری کون کرے گا؟"

اسے اب کھانے بنانے کا غم کھائے جارہا تھا۔ یہ نہیں تھا کہ اسے کچھ آتا نہیں تھا۔ مگر کچن میں جانے سے اس کو موت آتی تھی۔ سیدہ بیگم اس کو نظر انداز کرتی زہرا کی جانب

دیکھنے لگی جس کی آنکھوں میں بھی یہی سوال تھے۔

"بھابی اور بھائی لوگ تاریخ مانگنے آرہے ہیں۔" انہوں نے کہتے ہوئے دونوں کو دیکھا جن کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

"اب چلو تیاری میں مدد کرو میری، دونوں میرے پیچھے آؤ۔" انہوں نے دونوں کو حکم دیتے کہا۔ زہرا نے ایک نظر نورالعین پر ڈالی جو ساکت بیٹھی تھی۔ شاید اسے یقین نہیں آیا تھا۔

"ڈرامے بند کرو اور اٹھو میرے ساتھ۔" وہ اسے اپنے ساتھ اٹھاتے بولی۔ "تمہاری شادی کی نہیں میری شادی کی تاریخ رکھنے آرہے ہیں۔" وہ اس کے دونوں بازو پکڑتے اپنے ساتھ کھینچتے ہوئے کچن کی جانب لے جارہی تھی۔ اور وہ اس کے ساتھ کھینچی چلی جارہی تھی۔

☆-----☆-----☆

شام کے سائے ہر طرف پھیل گئے تھے۔ چرند پرند اپنے اپنے گھروں اور گھونسلوں

میں پناہ لے چکے تھے۔ اس وقت کمال صاحب کے گھر میں خاموشی تھی۔ مائدہ اپنے کمرے (جو کہ دوسری منزل پر تھا) کی کھڑکی کے سامنے کھڑی بالوں کا جوڑا بنائے ڈھیلے ڈھالے گھر کے کرتے اور شلوار میں ملبوس دکھائی دے رہی تھی۔ اس کے ہاتھ میں پین تھا جس کو وہ اپنے منہ کے ساتھ لگائے پورے گھر پر نظریں دوڑا رہی تھی۔ دو منزلہ عمارت جس کے بیچ و بیچ شاندار لان اور لان کے ارد گرد خوبصورت درخت اس وقت اپنے آپ کو خدا کی قدرت کے طور پر دکھلا رہے تھے۔۔ وہ ان سب سے نظر ہٹاتی دوبارہ اپنے بیڈ پر جا کر بیٹھ گئی۔ وہ کب سے ایک ہی لیکچر میں پھنسی ہوئی تھی۔ اس نے آج ایک کلاس مس کر دی تھی جس کی وجہ سے اس سے کیمسٹری کا لیکچر مس ہو گیا۔ اور کیمسٹری سے تو اس کی واقعی جان جاتی تھی۔

اس وقت اپنے بیڈ پر بیٹھی وہ مصطفیٰ کے آنے کا انتظار کر رہی تھی (جو کہ اِن دونوں کو گھر اُتار کر فائل لے کر واپس آفس چلا گیا تھا) کیونکہ مصطفیٰ کیمسٹری میں بہت اچھا تھا۔ مصطفیٰ عموماً اس وقت تک گھر آچکا ہوتا تھا مگر آج وہ لیٹ ہو گیا تھا۔ وہ ابھی کتابیں بند

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کرنے ہی والی تھی کہ گاڑی کا ہارن سنائی دیا۔ وہ بے اختیار بیڈ سے نیچے کودتی اپنی کتابیں اٹھاتی دروازے کی جانب بھاگی اور دو دو سیڑھیاں پھلانگتی لاؤنج میں پہنچی۔

"لالا کہاں غائب تھے۔۔؟ اتنی دیر کیوں کر دی آنے میں؟"

مصطفیٰ گھر کے دروازے سے اندر داخل ہو رہا تھا جب مائدہ نے ایک ہی سانس میں سوال پوچھے۔ وہ حیران ہو کر اسے دیکھنے لگا۔

"کیا ہوا۔۔؟ سب ٹھیک ہیں؟ تم اتنی تیز تیز سانسیں کیوں لے رہی ہو؟" وہ اس کے اس طرح چڑھے سانس کو حیرانی سے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا اور اسے اپنے ساتھ لے کر لاونج میں پڑی ہوئی ایک کرسی پر بٹھایا۔

"سب ٹھیک ہے لالا۔ بس مجھ سے آج لیکچر مس ہو گیا کیمسٹری کا وہ سمجھادیں۔" مائدہ نے سانس بحال کر کے اسے بتایا اور پھر اسے دیکھا۔

"بس یہی بات ہے؟" مصطفیٰ کے سوال پر مائدہ نے سر ہلایا۔ "چلو او کے میں فریش ہو کر آتا ہوں۔ پھر سمجھادوں گا۔۔" وہ اٹھتے ہوئے بولا مگر اس سے پہلے کے وہ کوئی قدم

اٹھاتا مائدہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے روکا۔ اس نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

"ابھی آپ کہیں نہیں جاسکتے کیوں کہ غلطی آپ کی ہے آپ لیٹ آئے۔ اب پہلے مجھے سمجھائیں پھر مجھے تیار بھی ہونا ہیں۔" اس نے دوبارہ مصطفیٰ کو بٹھاتے ہوئے اپنی کتابیں اس کے سامنے پھیلائیں۔۔ اور مصطفیٰ کو دیکھا جو پہلے سے ہی حیرانی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"میری میٹینگ تھی مائدہ بچے اور تم جا کہاں رہی ہو۔۔؟ کونسی تیاری۔؟ کہاں کی تیاری۔؟"

"مجھے پتہ ہے آپ کی میٹینگز آپ کی پہلی ترجیح ہیں۔ مگر گھر کی بھی خبر رکھا کریں۔" مائدہ نے اس کو جیسے شرم دلائی تھی۔ مصطفیٰ کو اپنے کام سے کافی لگاؤ تھا۔ جس کا طعنہ مائدہ ہمیشہ اسے دیا کرتی تھی۔ "اور جہاں تک بات ہے کہیں جانے کی تو میں آپ کو بتادوں کہ آج رات زہرا آپی کے سسرال والے آرہے ہے شادی کی تاریخ رکھنے۔ تو میرا۔۔" وہ اسے بتاتے ہوئے یک دم رکی۔ "ہاں صرف میرا نہیں بلکہ ہمارے پورے خاندان کا وہیں جانے کا ارادہ ہے۔" مصطفیٰ کی آنکھیں اس خبر پر پوری طرح پھیل گئیں تھی۔

"شادی کی تاریخ۔۔؟؟مگر اتنی جلدی۔۔؟؟ کیوں۔۔؟"اس نے مائدہ کی کتابیں نظر انداز کرتے ہوئے پوچھا۔

"جلدی کہاں۔بات تو بچپن سے طے ہے۔تو اب ظاہر ہے شادی تو کریں گے۔"

مائدہ نے دوبارہ سے اپنی کتابیں اپنی گود میں رکھ لیں۔

"اچھا۔۔"وہ کچھ حیرانی سے ہلکے پھلکے لہجے میں بولا اور پھر مائدہ کو دیکھا جو اس کی توجہ اپنی کتابوں کی جانب کروا رہی تھی۔"ٹھیک ہے،دے دو، سمجھاتا ہوں۔"

اس نے اپنی کتابیں دے دیں اور اب وہ اسے سمجھا رہا تھا۔کچھ دیر وہ اس کے ساتھ سر کھپاتا رہا مگر جب بات برداشت سے باہر ہو گئی تو اس نے ہار مان لی۔

"مائدہ تمہیں کیمسٹری سمجھانا گدھے کو کیمسٹری سمجھانے سے بھی زیادہ مشکل ہے۔"وہ بے چارہ تھکا ہارا آیا تھا اور مائدہ نے اس کے سامنے کیمسٹری کی کتاب کھول دی۔اور وہ جانتا تھا کہ مائدہ کیمسٹری میں بہت کمزور ہے مگر پھر بھی اپنی کوشش جاری رکھتا تھا۔لیکن اب جب اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آتا تھا تو وہ اور کیا کرتا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اللہ لالا! آپ نے مجھے گدھا کہا۔" وہ اپنے آپ کو گدھا کہلائے جانے پر بے ساختہ غصہ ہوئی۔

"تم نے اپنا جینڈر خود چینج کر دیا میری بہن۔" وہ اسے دیکھتے ہوئے کہتا اٹھا اور اپنے کمرے کی جانب بڑھا کیونکہ اب اسے یہاں اور سر نہیں کھپانا تھا۔ اور وہ جانتا تھا اگر پورا خاندان زمان صاحب کے گھر جا رہا ہے تو وہ بھی جائے گا اور وہاں ایک اور مخلوق تھی جس کے ساتھ اگر وہ سر نا بھی کھپاتا تو وہ ضرور کھپاتی۔ اس کے بارے میں سوچ کر ہی اس کو جھر جھری آ گئی۔

"لالا میں آپ کی شکایت کروں گی ابا سے۔" وہ اس کے پیچھے زور سے بولی۔

"شوق سے کرنا۔" وہ ایک ہاتھ ہلاتا ہوا بولا اور اپنے کمرے کی جانب بڑھا جب اس کو مائدہ کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"آئندہ وقت پر آئیے گا اور اپنی ترجیحات میں زرا ردو بدل کر دیں۔" وہ بے اختیار مسکرایا تھا۔ وہ جانتا تھا اس کا اشارہ کس جانب تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"میری ترجیحات کبھی نہیں بدلیں گی۔ my work will always be my first priority۔"

وہ کہتا ہوا اندر چلا گیا۔ اور پیچھے مائدہ نے بے بسی سے سر ہلایا۔

☆-----☆-----☆

"اللہ زہرا آپی!! مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آ رہی یہ سب اتنا اچانک؟؟"

اس کو ابھی تک یقین نہیں آ رہا تھا۔ اس لئے کھڑی ادھر سے ادھر چکر کاٹ رہی تھی۔

جبکہ زہرا اور سیدہ بیگم دونوں کچن میں کھڑی ڈنر کی تیاری کر رہی تھیں۔ انہوں نے زمان صاحب کو بھی کال کر کے اطلاع کر دی تھی اور جلد آنے کی تاکید بھی۔

"ویسے زہرا آپی، آپ کا کیا خیال ہے؟"

نور العین یک دم اس کے سامنے آ کر کھڑی ہو گئی اور سنجیدگی سے اس کو دیکھتی ہاتھ میں پکڑی کٹی ہوئی گاجر کھاتے پوچھنے لگی۔

"کٹی ہوئی گاجر نہ کھاؤ نور۔" اس کے سوال کو نظر انداز کرتی زہرا نے نظر اٹھا کر کہا۔

زہرا کو سبزیاں کاٹنا برا لگتا تھا اس لیے اس کو کٹی ہوئی گاجروں کو کھانے سے منع کر رہی تھی۔

"اچھا نہیں کھا رہی گاجر آپ جواب دیں میری بات کا۔"

نور گاجروں کو وہیں چھوڑتی زہرا کے ساتھ آ کر دائیں جانب کھڑی ہو گئی۔

"کس بات کا جواب دوں؟"

زہرا نے بے زاری سے پوچھا۔ ایک تو ڈنر کی تیاریاں اوپر سے نورالعین کے سوالات۔

"یہی کہ کیا آپ نے شادی کے لئے ارتضیٰ بھائی کو کہا ہے؟"

نورالعین نے سنجیدگی سے پوچھا جس پر زہرا نے خون آشام نظروں سے اسے دیکھا۔

"پاگل ہو گئی ہو کیا؟ دفع ہو جاؤ یہاں سے تمہیں میں ایسی لگتی ہوں اپنی شادی کی بات اپنے ہی منگیتر سے خود کروں گی؟"

زہرا نے غصے سے چھری اس کے سامنے کرتے ہوئے پوچھا۔

"آپ یہ چھری تو ہٹائیں کیا کر رہیں ہیں؟ لگ گئی مجھے تو مر جاؤں گی۔ مجھے ابھی آپ کی

شادی کے لئے بہت ساری تیاریاں کرنی ہیں۔ اور خود کی شادی بھی دیکھنی ہے۔"

نور نے اس کے غصے کی پرواہ کئے بغیر اس کو دیکھتے ہوئے کہا جس پر زہرا کو اور غصہ آیا۔

" کتنی ڈھیٹ ہو نور۔ پتہ نہیں کس کی قسمت پھوڑو گی تم۔"وہ چھری ہٹاتی بولی۔ بس سر دیوار میں مارنے کی کثر رہ گئی تھی۔

" آہاں۔ بھئی قسمت کیوں پھوڑوں گی۔ میرا شوہر جتنا خوش قسمت ہو گا ناں اتنا کوئی بھی خوش قسمت نہیں ہو گا۔ پوری وائف مٹیریل ہوں میں۔"

ہاتھوں کو سینے پر باندھتی وہ ایک ادا سے بولی تو زہرا نے مسکرانے کے لئے چہرہ دوسری جانب موڑ لیا۔ تاکہ نور اسے مسکراتے ہوئے نا دیکھ سکے۔

"نور العین ہاتھ چلاؤ۔۔ منہ نہیں۔"سیدہ بیگم کی آواز پر وہ اچھلی وہ تو انہیں بھول چکی تھی۔

"امی آپ بھی ناں۔ میں پیر چلا لیتی ہوں یہی کافی نہیں ہے؟"وہ ہمیشہ کی طرح ان کو بھی

نظر انداز کرتی بولی۔ جس پر سیدہ بیگم نے اس کو گھورا۔

"امی آپ جائیں تایا لوگوں کو تو کال کریں میں ہوں کچن میں اور نور ساتھ ہے میرے۔

"

زہرا نے نور کو نظر انداز کر کے ماں کو کہا جو چاولوں کو بھگونے میں مصروف تھیں۔

"ارے ہاں میں تو بھول ہی گئی تھی۔"

سیدہ بیگم نے دونوں کو دیکھتے ہوئے ماتھے پر ہاتھ مارا اور کچن سے چلی گئیں۔ زہرا نے

نور کو نظر اٹھا کر دیکھا جس کا چہرہ اتر چکا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تمہیں کیا ہوا؟" وہ پوچھنے لگی۔ حالانکہ وہ جانتی تھی۔

"آپ کو پتا ہے مجھے کیا ہوا۔"

"کم آن نور، ناٹ اگین پلیز میں اس وقت بہت مصروف ہوں تمہیں لیکچر دینے کے

موڈ میں نہیں ہوں اگر امی کو میں نہ کہتی تب بھی ابا انہیں بلاتے کیونکہ یہ بہت اہم موقع ہے

سارے خاندان کا ہونا ضروری ہے۔۔ اور تمہارا مسئلہ کیا ہے اس کے ساتھ آخر؟ مائدہ اور

تائی پر تو تم جان چھڑکتی ہو اور حمدان تو تمہارا کرائم پارٹنر ہے۔"

زہرا نے اس کو لمبا جواب دیا اور پھر سے کھانے کی طرف متوجہ ہو گئی۔

"مسئلہ مجھے مائدہ، تائی یا حمدان سے نہیں مسئلہ اس اکھڑ، مغرور اور بدتمیز مصطفیٰ سے ہے۔"

اس کا لہجہ زہریلا تھا زہرا اسے دیکھ کر رہ گئی۔

"یار اس بے چارے نے بگاڑا کیا ہے تمہارا جو اس کو اتنا کوس رہی ہو؟ بچپن سے وہ تمہارے ساتھ اتنے اچھے طریقے سے بات کرتا ہے، اتنا خیال رکھتا ہے اور ایک تم ہو۔"

زہرا نے جملہ ادھورا چھوڑا اور اس کو دیکھا جو بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"آپی!!! کیا بگاڑا ہے؟ سیریسلی؟؟ میرے باپ پر قبضہ کیا ہوا ہے اس نے، سمجھتا کیا ہے خود کو؟ ابا کے آگے پیچھے پھرتا ہے جیسے میرا نہیں اس کا باپ ہو اور مجھ پر بے وجہ پابندیاں جو لگاتا ہے۔"

نور زہر خندہ لہجے میں کہہ رہی تھی جبکہ زہرا جو برتن گندے ہوئے تھے ان کو دھو رہی

تھی۔

"یاد ہے آپ کو ایک دفعہ میرا ٹرپ تھا کالج کی طرف سے ابا راضی تھے انہوں نے اجازت دے دی لیکن پتہ نہیں رات و رات اس گھٹیا شخص نے ابا کو کیا کہا اور ابا نے ٹرپ پر جانے سے مجھے منع کر دیا۔"

اس کی طرف دیکھتے نور اونچا اونچا بول رہی تھی۔

"اور یاد ہے ایک دفعہ مہک کے بھائی کی شادی تھی اس نے مجھے مہندی پر بلایا تھا میں جیسے ہی ابا کی سٹڈی میں گئی وہ پہلے سے وہاں پر موجود تھا اور میں نے جیسے ہی ابا کو بتایا تو ابا سے پہلے اس نے منع کیا کے "نہیں، تم نہیں جاؤ گی" اللہ کی قسم اس وقت دل چاہ رہا تھا میں اس بندے کا قتل کر دوں۔ مگر افسوس، ابا موجود تھے۔" اس نے ایسے افسوس کیا جیسے ابھی تک وہ اس سنہری موقع کو کھونے پر پچھتا رہی ہو۔ "اور اس کے کہتے ہی ابا نے بھی منع کر دیا۔۔"

اس نے دوبارہ بولنا شروع کیا۔ بولتے بولتے اس کا سانس چڑھنے لگا تو زہرا نے اس کو

پانی کا گلاس دیا کہ لو پی لو ورنہ بولتے بولتے مر جاؤ گی۔ اور دوبارہ سے اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔ نور نے پانی کا گلاس ختم کیا اور دوبارہ شروع ہوئی۔

"اور ہاں یاد ہے آپ کو ایک دفعہ ہم فیملی پکنک پر گئے تھے اور کیسے وہ وہاں مجھ پر ابا کے سامنے حکم چلاتا تھا، نور دوپٹہ سہی سے اوڑھ لو، نور اتنا او نچا نہ ہنسو، نور یہ نا کرو نور وہ نہ کرو اور اسی کی وجہ سے مجھے ابا سے کتنی ڈانٹ پڑی تھی۔"

وہ شروع ہو گئی تو چپ ہی نہیں ہو رہی تھی اب جب چپ ہو گئی تو اپنی بہن کو دیکھا اور کہا کہ لو اب بتاؤ میں ٹھیک یا وہ؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

زہرا نے اس کو دیکھا اور آرام سے کہنا شروع کیا۔

"نور تمہیں پتہ ہے میں تمہیں کبھی نہیں سمجھ سکتی کیونکہ تم ایک پہیلی ہو مجھے نہیں پتہ تمہارے دماغ میں یہ ساری باتیں کیسے آتی ہیں اور کیوں آتی ہیں۔"

زہرا آرام سے بول رہی تھی نور اسے غور سے سن رہی تھی۔

"حالانکہ وہ تمہارے ساتھ شروع سے اچھا ہے تمہارا خیال رکھتا ہے۔ اور ہاں ایک اور

بات اس نے نہ تو ابا پر قبضہ کیا ہے نا وہ یہ سب تمہیں ڈانٹنے کے لئے کرتا ہے۔ وہ یہ سب اس لئے کرتا ہے کیونکہ وہ بڑا ہے تم سے تمہارا خیال کرتا ہے اور ٹرپ پر جانے سے بھی تمہارے بھلے کے لیے منع کیا تھا کیونکہ تم جانتی ہوں بنا مرد کے ہمارے خاندان کی عورتیں کہیں نہیں جاتیں اور وہ تو تمہارے کالج کا ٹرپ تھا اگر وہاں کچھ گڑبڑ ہوتی تو پھر کون ذمہ دار ہوتا؟؟"

زہرا نے کہتے ہوئے اس کے چہرے کو دیکھا تھا جس کے تاثرات ویسے ہی تھے۔ اب وہ سنک سے ہٹ کر چاولوں کے لئے مصالحہ بھون رہی تھی۔ پورے گھر میں مصالحوں کی تیز بو پھیل گئی تھی۔

"اور پھر وہ بھی تو یاد کرو جب وہ ہمیں مری اور اسلام آباد لے کر گیا تھا اور وہاں پر تمہیں اس لئے ٹوکتا تھا کیونکہ وہاں پرائے مرد تھے اور تم جانتی ہو کہ اگر تمہارا ایک بال بھی نامحرم مرد کی نظروں میں آجائے تو کتنا بڑا گناہ ہے۔"

زہرا اس کو آرام سے سمجھا رہی تھی۔ ساتھ میں نور کے تاثرات بھی ملاحظہ کر رہی تھی جو

سپاٹ تھے۔

"اور جہاں تک بات ہے مہک کے بھائی کی مہندی کی تو وہ رات کا فنکشن تھا اور رات کی فنکشنز میں ابا ہمیں نہیں جانے دیتے وہ کہتا یا نہ کہتا ابا تمہیں کبھی اجازت نہ دیتے۔"

زہرا اسے سمجھا کر تھک گئی تو چپ ہو گئی اور اسے دیکھا جس کا چہرہ ویسا ہی تھا۔ وہی تاثرات۔۔ زہرا اندازہ نہیں لگا سکی کہ وہ سمجھ گئی ہے یا نہیں کیونکہ وہ نورالعین کو نہیں سمجھ سکتی تھی۔

نورالعین جتنا چاہتی خود کو لوگوں پہ آشکار کرتی اگر وہ نہ چاہے تو کوئی نہیں سمجھ سکتا تھا کہ اس کے دماغ میں کیا چل رہا ہے۔

نور نے زہرا کو دیکھا اور بنا کچھ کہے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی اور آ کر اپنے بیڈ پہ گرنے کہ انداز میں لیٹ گئی۔

اور پھر اسے پتا نہیں چلا کب لیکن اس کی آنکھ لگ گئی تھی۔

☆-----☆-----☆

نورالعین کی آنکھ کسی کے اٹھانے پر کھلی تھی۔اس نے زرا سی آنکھیں کھول کر دیکھا سامنے مائدہ کھڑی تھی۔اور اسے کچھ کہہ رہی تھی لیکن وہ نیند میں تھی کچھ سمجھ نہیں پا رہی تھی۔مائدہ نے اسے بے بس نظروں سے دیکھا اور سائیڈ ٹیبل پر پڑے ہوئے جگ میں سے سارا کا سارا ٹھنڈا پانی اس کے منہ پہ الٹ دیا۔

(اب آئیں گی میڈم ہوش میں۔)

نورالعین نے ہڑبڑا کر پوری آنکھیں کھولیں تو مائدہ پر نظر پڑی اور اس کو ایسے دیکھا جیسے ابھی کھا جائے گی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مائدہ نے اسے دیکھا اور کہا تو فقط اتنا۔

"تم اٹھ نہیں رہی تھی نیچے سارے مہمان آچکے ہیں، تو مجھے یہ قدم اٹھانا پڑا۔"

کہتے کہتے وہ دروازے تک پہنچ چکی تھی۔اب مائدہ آگے اور نور اس کے پیچھے جیسے ہی وہ کمرے سے نکلی کسی کے مضبوط سینے سے ٹکرا کر گرتے گرتے بچی۔

"مر گئی میں۔۔"

سر پر ہاتھ رکھے اس کے لبوں سے بس یہی الفاظ نکلے اور جیسے ہی اس نے سامنے دیکھا مصطفیٰ کو دیکھ کر اس کا پارہ چڑھ گیا۔ مائدہ کے پانی پھینکنے کا غصہ، کچی نیند سے اٹھائے جانے کا غصہ اور اب سامنے کھڑا آدمی۔ وہ شاید سٹڈی کسی کام سے آیا تھا۔

"دیکھ کر نہیں چل سکتے، کیا آنکھوں پر بٹن لگے ہوئے ہیں؟"

وہ غصے سے اس کو دیکھتی پوچھ رہی تھی۔ نیند میں ڈوبی آنکھیں، پیشانی پر غصے کی وجہ سے لکیریں۔ مصطفی نے اپنا دھیان ہٹایا۔

"اچھا میں دیکھ کر نہیں چلتا؟ محترمہ خود پہ بھی زرا نظرِ کرم فرمائیں تو پتہ چلے بٹن میری نہیں آپ کی آنکھوں پر لگے ہوئے ہیں وہ بھی ہر وقت سونے کی وجہ سے۔"

وہ مسکراتے ہوئے کہہ کر اس کی دائیں جانب سے نکل گیا اور سیڑھیوں کی جانب بڑھا۔

نور العین اس کی طرف مڑتی اور جواب دیتی کہ مائدہ نے اس کو ہاتھ سے اپنی طرف کھینچ کر اسے اس کے کمرے میں دھکیل کر واشروم کا دروازہ دکھایا اور کہا تو صرف اتنا۔

"اگر تم پانچ منٹ میں نہ نکلی تو اپنا حشر دیکھنا۔"

اور پھر تقریباً پندرہ منٹ میں نور تیار ہو کر نیچے آ گئی تھی اور سب سے مل رہی تھی۔ مگر چہرے پر بارہ بجے ہوئے تھے۔ پورا خاندان بیٹھا ہوا تھا اور اب زہرا کی شادی کی تاریخ رکھی جا رہی تھی۔

"ایک مہینے میں شادی کی تیاریاں کیسے ہونگی؟"

سیدہ بیگم نے اپنی بھابی کو کہا جو ایک مہینے میں شادی کی تاریخ مانگ رہیں تھیں۔

"تو ہم کونسا غیر ہیں اور ویسے بھی جہیز تو چاہیے ہی نہیں بس آرام سے جو چیزیں زہرا اپنی پسند سے اپنے لئے لے وہ ہی کافی ہیں۔"

آمنہ بیگم نے خوشدلی سے انہیں کہا تھا باقی سب بھی خوشدلی سے باتوں میں مصروف تھے۔ کوئی نہ کوئی کچھ نہ کچھ بول رہا تھا۔ جبکہ سارے میں نور کچھ نہیں بول رہی تھی بس خاموشی سے مصطفیٰ کو گھور رہی تھی کیونکہ اس کو تگڑا جواب جو نہیں دیا تھا۔ اور خائف تو مصطفیٰ بھی تھا اس کی نظروں سے لیکن نظر انداز کر رہا تھا۔

اور پھر واقعی ایک مہینے بعد کی تاریخ رکھ دی گئی تھی۔ تاریخ رکھنے کے بعد سب نے

خوشدلی سے کھانا کھایا تھا۔ کھانے کے بعد کچھ دیر بیٹھے رہنے کے بعد آمنہ بیگم اور ان کے شوہر زاہد صاحب چلے گئے تو لاونج میں بس نورالعین، مائدہ، زہرا اور حمدان رہ گئے تھے کیونکہ سیدہ بیگم اور صائمہ تائی اب کمرے میں جا چکی تھیں۔ نجانے کونسے راز و نیاز کی باتیں ہو رہی تھیں دونوں میں۔ زمان اور کمال صاحب سٹڈی روم کی جانب بڑھ گئے تھے اور مصطفیٰ کو بھی اپنے پیچھے بلا لیا۔

اب نور کو اپنے شاپنگ کی پڑی ہوئی تھی کہ اتنے وقت میں اتنا سارا کام ہو گا کیسے؟

"زہرا آپی آپ ہی ارتضیٰ بھائی سے کہتیں کے کچھ ماہ تاریخ پیچھے کر دیتے اب اتنے تھوڑے سے عرصے میں اتنی شاپنگ۔۔ اللہ سمجھ ہی نہیں آ رہی۔"

نور نے بے بسی سے زہرا کو دیکھا۔

"اور ہمیں شاپنگ پر کون لے کر جائے گا؟ مانا کہ گاڑیاں ہے لیکن یہاں کوئی فارغ ہی نہیں ہوتا۔"

نور کر اہی مائدہ نے بھی اس کے ہاں میں ہاں ملائی۔

حمدان جو کب سے خاموش بیٹھا اپنے موبائل پر لگا ہوا تھا دونوں کو دیکھا اور کہا تو بس اتنا۔

"میں ہوں نا تم دونوں فکر کیوں کرتی ہو جب دل چاہے گا میں شاپنگ پر لے کر جاؤں گا اوکے؟ اب ٹینشن نا لو۔ اور آرام کرو۔۔"

حمدان نے دونوں کو کہا اور پھر سے اپنے فون پہ جھک گیا۔

نور نے اسے دیکھا اور اپنا ہاتھ اس کے آگے کیا۔ حمدان نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"پرامس؟؟"

حمدان ہلکا سا مسکرایا اور اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔

"پرامس۔"

"کیا ہو رہا ہے؟؟"

مصطفیٰ کی آواز پہ نورالعین نے مڑ کر اسے دیکھا اور پھر سے حمدان اور مائدہ کے ساتھ

باتوں میں مصروف ہو گئی۔

جبکہ مصطفیٰ حمدان کے ساتھ جڑ کر بیٹھ گیا جس کے دوسری جانب مائدہ تھی جبکہ مائدہ کے سامنے نور اور نور کے بائیں جانب زہرا جو مصطفیٰ سے سوالات پوچھ رہی تھی۔

زہرا اس سے شادی کی تیاریوں کے بارے میں پوچھ رہی تھی۔ وہ مسکرا کر زہرا کو سب تفصیل سے بتا رہا تھا ایک چور نظر اس پر بھی ڈال لیتا جو اس کو کسی کھاتے میں ہی نہیں لا رہی تھی اور آج مائدہ کو گھر رکنے کا کہہ رہی تھی۔ مگر مائدہ اسے بتا رہی تھی کہ مصطفیٰ لالا سے پوچھ کر بتاتی ہوں اگر رکنے کی اجازت دیتے ہیں تو رک جاؤں گی ورنہ نہیں رک سکتی۔

اور مائدہ کی اس بات پہ نور کو غصہ آ گیا۔

"کیوں مصطفیٰ تمہارا باپ ہے جو تم اس سے اجازت لے کر ٹھہرو گی؟"

نور نے زرا بلند آواز میں کہا تا کہ مصطفیٰ سن لے اور مصطفیٰ اب واقعی اس کی طرف متوجہ ہو چکا تھا۔

"ہاں کیا ہوا مائدہ؟؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

مصطفیٰ نے سن تو لیا تھا لیکن بہن سے دوبارہ پوچھا۔

"وہ لالا میں آج یہیں ٹھہر جاؤں ؟؟"

"کیوں ؟؟"

مصطفیٰ کے پوچھنے پر مائدہ نے نور کی جانب دیکھا جیسے کہہ رہی ہو اب دو تم جواب۔

"اور تم کون ہوتے ہو یہ "کیوں" پوچھنے والے ؟"مائدہ کے اشارے پر وہ ہاتھوں کو سینے پر باندھتی پوچھنے لگی۔

"میں بھائی ہوں اس کا۔"

مصطفیٰ نے آرام سے جواب دیا۔ مگر مائدہ کو لگا جنگ عظیم چھڑنے والی ہے اب۔

"لیکن اس کے ماں باپ زندہ ہیں ابھی۔"

آگے بھی نور العین زمان تھی

"ہاں الحمد للہ۔ لیکن وہ کیا ہے نا کہ ان کے بعد ذمہ داری مجھے سونپی گئی ہے۔" مصطفیٰ نے ہاتھ کی مٹھی ٹھوڑی کے نیچے رکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ذمہ داری سونپی ہے۔ حکم چلانے کا نہیں کہا۔"

"میں حکم کب چلاتا ہوں؟"

وہ حیران ہوا۔ زہرا اور حمدان کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی جبکہ مائدہ نے بمشکل اپنے قہقہے کا گلا گھونٹا۔

"کبھی چلا کر تو دکھاؤ۔"

جس ادا سے کہا گیا مصطفیٰ کو بے اختیار چہرہ دوسری طرف پھیر کر مسکراہٹ چھپانی پڑی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"ویسے نورالعین ایک بات پوچھوں؟"

خود کو کمپوز کرتا وہ دوبارا اس کی جانب مڑا۔

"اگر میں کہوں نہیں تو؟؟" اس کی جانب دیکھتی وہ غصے سے بولی۔

"مگر میں تو پھر بھی پوچھوں گا۔" مصطفیٰ مسکرا رہا تھا۔ جبکہ اب باقی سب خاموش تھے۔

"ہاں ڈھیٹ جو ٹھہرے۔" اس کی آنکھوں میں تلخی صاف دیکھی جا سکتی تھی۔

"میں تم سے چھ سال بڑا ہوں نورالعین عزت کیا کرو میری۔"

اب اس کا لہجہ تھوڑا سخت تھا شاید اثر ہو جائے اس پر مگر نہیں وہ نورالعین تھی۔ اسے کسی کے سخت لہجے سے ڈر نہیں لگتا تھا۔ وہ ان لہجوں میں بڑی ہوئی تھی۔

"یہی کہنا تھا؟"اس کے پوچھنے پر مصطفیٰ نے مٹھیاں بھینچی۔ غصہ تو بہت آیا مگر ضبط کر گیا جب دوبارہ اس کی آواز پر وہ اس کی جانب متوجہ ہوا۔

"اور بات عزت کی ہے تو میں بھی تم سے چھ سال چھوٹی ہوں شفقت سے پیش آیا کرو میرے ساتھ۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

وہ کہہ رہی تھی مگر ساتھ میں اس کے چہرے کے تاثرات بھی نوٹ کر رہی تھی جو کافی سخت تھے۔

"اور تم بات پوچھ رہے ہو یا میں اپنے روم میں جاؤں؟؟"

وہ جلدی جلدی بات ختم کرتے ہوئے اٹھنے لگی۔

"کیا تم صرف میرے ساتھ ہی بدتمیزی سے پیش آتی ہو یا تم واقعی اتنی ہی بدتمیز ہو؟؟"

اب کی بار وہ واقعی جاننا چاہتا تھا۔

"میں بد تمیز نہیں ہوں۔" اٹھتے ہوئے وہ اس پر ایک نظر ڈالتے بولی۔ "ہاں بس جیسے لوگ ہوتے ہے ان کے ساتھ ویسے ہی پیش آتی ہوں۔" اب اس کا رخ اوپر اپنے کمرے کی جانب تھا۔

"اور ہاں ایک اور بات مجھے بلکل بھی پرواہ نہیں کہ کوئی میرے بارے میں کیا سوچتا ہے اور کیا نہیں۔" وہ رکی اور چہرہ موڑ کر دوبارہ گویا ہوئی۔

"اور جہاں تک بات ہے تمیز اور تہذیب کی تو میں اس میں آپ سے کئی میل آگے ہوں۔"

اس کے اس طرح اتنی بد تمیزی پر زہر انے اسے آنکھیں دکھائی تھیں۔ مگر وہ نظر انداز کرتے ہوئے اوپر سیڑھیوں پر چڑھ گئی۔ مائدہ نے بے اختیار مصطفیٰ کو دیکھا جس نے سر ہلاتے ہوئے اسے اجازت دے دی وہ اس کے پیچھے گئی۔ اور نورالعین نے کچھ سیکنڈ بعد اپنے پیچھے کسی کے قدموں کی چاپ سنی اور وہ یہ چاپ پہچانتی تھی۔ اس کے جانے کے بعد

ناول کلب
Clubb of Quality Content

مصطفیٰ نے بے اختیار سر جھٹکا تھا۔ اس لڑکی سے چاہے نرمی سے پیش آؤ یا سختی سے یہ نہیں بدلے گی۔

☆-----☆-----☆

آج اتوار تھا اور گھر میں سب سے پہلے اٹھنے والی نورالعین تھی۔

"ایک تو پتہ نہیں جو نیند کالج جانے والے دنوں میں آتی ہے وہ اتوار والے دن کیوں نہیں آتی؟؟"

بڑبڑاتی ہوئی بستر سے نکل کر اٹھی ساتھ میں مائدہ کو بھی اٹھا دیا اور اب وہ دونوں کچن میں سیدہ بیگم کے ساتھ ناشتہ بنانے میں مدد کر رہی تھیں کچھ وقت بعد زہرا بھی آ گئی تھی ان دونوں کو دیکھ کر وہ حیران تو ہوئی مگر انہیں نظر انداز کر دیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے کچھ دیر میں وہ تینوں ٹیبل پر ناشتہ سیٹ کر رہی تھیں۔ کچھ دیر میں زمان صاحب بھی ناشتے کے لئے آ چکے تھے۔ نور، زہرا اور مائدہ ایک ساتھ بیٹھی تھیں جبکہ سربراہی کرسی پر زمان صاحب اور ان کے بائیں جانب سیدہ بیگم۔

"آج سے تیاری شروع کرو تم لوگ کپڑے وغیرہ لے لو کیونکہ شادی میں وقت بہت کم ہے۔"

زمان صاحب ناشتہ کرتے ہوئے آہستہ سے تینوں پر نظر ڈالتے ہوئے گویا ہوئے۔ تو تینوں نے ان کی جانب مسکرا کر دیکھا۔

"ٹھیک ہے ابا۔"

زہرا نے آہستگی سے نوالہ چباتے ہوئے سر ہلا کر کہا۔

"ابا ہمیں شاپنگ پر کون لے کر جائے گا؟"

اب پوچھنے والی نور العین تھی۔

"میں حمدان یا مصطفیٰ میں سے کسی کو بھیج دوں گا۔ وہ تم لوگوں کو شاپنگ پر لے جائے گا۔"

زمان صاحب نے آخری نوالہ لیتے ہوئے کہا جس پر نور العین نے سر ہاں کی صورت میں ہلایا۔

Clubb of Quality Content

اور پھر کچھ ہی دیر میں زمان صاحب آفس جانے کے لئے نکل گئے۔

"چلو نور اور مائدہ تم دونوں بھی ریڈی ہو جاؤ، نور تم اپنا کمرہ سمیٹ کر نیچے آؤ تب تک میں بھی اپنا کمرہ سمیٹ کر، ریڈی ہو کر آتی ہوں ہو سکتا ہے کچھ دیر میں حمدان یا مصطفیٰ میں سے کوئی ایک آجائے۔"

زہرا نے دونوں کو دیکھتے ہوئے ایک ہی سانس میں پوری بات مکمل کی اور خود بھی ٹیبل سے اٹھتی سیڑھیوں کی جانب بڑھ گئی۔

"اللہ کرے مصطفیٰ تو نہ آئے۔"

نور خود سے بڑبڑائی جو صرف مائدہ ہی سن سکی۔ شاید رات کی لڑائی کا اثر ابھی تک موجود تھا۔

"چلو مومو۔" نور مائدہ کا ہاتھ پکڑ کر اٹھاتی اپنے ساتھ لے جانے لگی۔ نور مائدہ کو پیار سے مومو بلاتی تھی۔

"چلیں چاچی ہم ریڈی ہو کر نیچے آتے ہیں۔" مائدہ سیدہ بیگم کو کہتی اس کے پیچھے چلنے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

لگی۔

"ہاں ہاں جانتی ہیں اماں۔ نا اندھی ہیں نا بہری۔ سب دیکھ اور سن لیا ہے انہوں نے۔"

نور مائدہ کو اپنے پیچھے کینچھتی بولی جس پر مائدہ نے اس پر ایک شرم دلانے والی نظر ڈالی تھی۔

"ہاں ہاں ٹھیک ہے جاؤ تیار ہو جاؤ۔"

سیدہ بیگم نے دونوں کو مسکرا کر دیکھتے کہا۔

"اب ایسے نا دیکھو مجھے۔" نور مائدہ کی نظروں سے خائف تھی اس لئے اندر جاتے اس کو گھورتے ہوئے کہنے لگی۔ مگر مائدہ ہنوز اس کو دیکھ رہی تھی۔ جس پر نور نے اس کے چہرے پر ایک ہاتھ لگایا۔

"یہ کیا حرکت تھی؟" مائدہ غصے سے پوچھنے لگی جبکہ نور بے شرموں کی طرح مسکرا رہی تھی۔

"مائی لولینگویج یو نو، سمجھا کرو ناں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اور اس کے ساتھ ہی دونوں کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

☆-----☆-----☆

وہ تینوں گھر کے پورچ میں کھڑیں کب سے انتظار کر رہی تھیں کسی کے آنے کا لیکن نہ مصطفیٰ کا اتا پتا تھا اور نہ ہی حمدان کا۔

"آپی مجھے تو لگتا ہے مصطفیٰ نے ابا کو منع کیا ہو گا کہ ہم نہ جائیں شاپنگ پر اور بابا نے اس کی بات مان لی ہو گی۔"

نور العین تلخی سے بولی جبکہ زہرا کی نظریں اپنے موبائل پر تھیں۔

"اور وہ ایسا کیوں کریگا؟ وہ بھی اس وقت جب شادی سر پر ہے؟" زہرا نے موبائل سے نظریں اٹھا کر اس کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"کیونکہ وہ ہے ہی ایسا، دوسروں کی خوشیاں نہیں دیکھ سکتا۔" اس کا جواب ویسا ہی تھا جیسے اس نے سوچا تھا۔

"نہیں، میرے لالا بلکل بھی ایسے نہیں ہے نور۔" مائدہ نے اپنے لالا کی سائیڈ لی۔

اور ابھی زہرا کوئی جواب دیتی کہ گھر کے سامنے گاڑی آ کر رکی جس سے مصطفیٰ نک سک سے تیار باہر آیا۔ سفید شرٹ پہ بلیک کوٹ پہنے وہ ان تینوں کی طرف آ رہا تھا۔ قریب پہنچ کر وہ زہرا اور مائدہ کے سامنے آ کر کھڑا ہوا جبکہ نور العین کو نظر انداز کر دیا۔

" کیسی ہو زہرا؟ اور مائدہ تم؟ رات ٹھیک سے نیند آئی؟"

بال جیل سے سیٹ کئے بیش قیمتی گھڑی بائیں ہاتھ میں پہنے ہلکا سا مسکرا کر دونوں سے بات کرتا ہوا۔ مسکرانے سے اس کی بھوری آنکھیں چھوٹی ہو رہی تھی۔ اور اس کی لمبی تیکھی ناک۔ اٹھی ہوئی گردن کے ساتھ چھ فٹ سے نکلتا قد۔ بے شک وہ پیارا تھا۔

"جی لالا۔ بہت اچھی نیند آئی واللہ۔" مائدہ مصطفیٰ کو دیکھتی بتا رہی تھی۔

"نہیں میں اس لئے پوچھ رہا تھا کیونکہ تمہیں اپنے کمرے اور بیڈ کے علاوہ کہیں اور نیند نہیں آتی نا۔" مصطفیٰ نے کن اکھیوں سے نور العین کی جانب دیکھتے کہا۔

"نیند؟؟ یہ خراٹے لے رہی تھی باقاعدہ۔" نور العین نے منہ چڑا کر کہا۔ وہ سیدھا اسے بتا رہا تھا کہ مائدہ کو اپنے گھر اور بستر کے علاوہ نیند نہیں آتی۔

"اچھا۔۔" مصطفیٰ نے اچھا کو کھینچ کر کہا۔"مائدہ تم نے مجھے کبھی بتایا نہیں کہ تم خراٹے بھی لیتی ہو؟" مصطفیٰ نے حیرانی سے مائدہ کی طرف دیکھتے کہا۔ جب کہ مائدہ کا چہرہ پہلے سے بنا ہوا تھا۔

"جھوٹ بول رہی ہے یہ لالا۔ میں کبھی خراٹے نہیں لیتی آپ جانتے ہیں۔"مائدہ نورالعین کی جانب دیکھتی مصطفیٰ کو بتا رہی تھی۔ جس پر مصطفیٰ مسکراتے ہوئے بس سر ہلانے پر اکتفا کیا۔

"چپ کرو جھوٹی۔ تم خراٹے لیتی ہو۔ میں نے اپنے کانوں سے سنے ہیں۔" نورالعین نے اس کو چھیڑتے ہوئے بتایا جس پر مائدہ نے دھپ سے ایک ہاتھ اس کے کندھے پر مارا۔

"میں آئندہ کبھی تمہارے ساتھ نہیں ٹھہروں گی۔"مائدہ بتا رہی تھی۔ مصطفیٰ سنتے ہوئے مسکرا رہا تھا، زہرا نے ہاتھ ماتھے پر مارا تھا۔ جو لڑائی نورالعین اور مصطفیٰ کے بیچ ہونی تھی وہ اب مائدہ اور نورالعین کے بیچ ہو رہی تھی۔

"تم نے پچھلے ویک اینڈ پر بھی یہی کہا تھا" نورالعین نے اسے یاد دلایا۔

"اس بار یاد رہے گا۔" مائدہ نے منہ پھیر کر بتایا۔

"اچھا باقی راستے میں لڑ لینا اب چلیں۔" زہرا کے برداشت سے باہر ہو گیا تھا اس لئے مصطفیٰ کو جانے کا اشارہ کرتی گاڑی کے جانب بڑھی۔

"اوکے اوکے چلو۔" مصطفیٰ نے بھی تینوں کی جانب دیکھتے ہوئے گاڑی کی جانب اشارہ کیا اور خود بھی آگے بڑھ گیا۔ مائدہ آگے بیٹھی تھی جبکہ زہرا اور نور پیچھے۔ باقی پورا راستہ کوئی کچھ نہیں بولا۔ زہرا اپنے موبائل میں مصروف تھی، نور کھڑکی سے سر ٹکائے باہر دیکھنے میں۔ جبکہ مائدہ کبھی نور پر ایک نظر ڈال لیتی کبھی مصطفیٰ پر۔ جبکہ غصّہ اب جھاگ کی طرح بیٹھ گیا تھا۔ جیسے ہی وہ لوگ اپنے پسند کردہ شاپنگ مال پہنچے سب سے پہلے نور اتری اور مال کے اندر داخل ہو گئی۔ اس کے پیچھے مائدہ زہرا اور پھر مصطفیٰ۔ وہ تینوں گھوم گھوم کر اپنے لیئے کپڑے پسند کر رہی تھیں اور جب کچھ بھی پسند نہ آیا تو باہر نکل کر دوسرے پلازہ کی ایک ایک شاپ کے اندر جا کے چیک کرنے لگیں، لیکن انہیں کچھ بھی پسند نہیں آرہا

تھا۔

یہ جگہ پشاور میں شاپنگ کی سب سے مین جگہ ہے۔یہ ایک مشہور و معروف بڑی شاہراہ ہے جس کے دونوں اطراف چھوٹے چھوٹے پلازہ ہیں جہاں خریداری کے لیئے بہت سی دوکانیں ہیں۔ قطار در قطار چھوٹے مالز اور پلازہ،جہاں عام دوکانوں سے لے کر پاکستان کے مشہور و معروف برانڈز دستیاب ہیں جہاں آپ کو ہر قسم کے کپڑے،جوتے،جیولری بہت آسانی سے مل سکتی ہے اور سب سے خوبصورت بات جو اس جگہ کی ہے وہ مالز کے باہر لگے چھوٹے چھوٹے فوڈ سٹالز جہاں گول گپے،چنے،بھٹے اور چائے وغیرہ یعنی تمام سٹریٹ فوڈ ملتا ہے۔شاہراہ پر جگہ جگہ ریسٹورنٹس اور فوڈ پوائنٹس بھی بنے ہیں جو یہاں آنے والے تمام خریداروں کو ایک مکمل خریداری کا تجربہ دیتا ہے۔

تینوں گھوم گھوم کر جب تھک گئیں تو سب نے مصطفیٰ کی جانب دیکھا جو تینوں کے ساتھ کب سے گھن چکر بنا ہوا تھا مگر ابھی تک تینوں خالی ہاتھ گھوم رہی تھیں۔

"میں تم تینوں کو ایک مال میں لے کر جا رہا ہوں اور وہیں سے سب کچھ لے لو ورنہ میں

تینوں کو یہیں چھوڑ کر چلا جاؤں گا۔" مصطفیٰ نے انگلی اٹھا کر غصّے سے تینوں کو گھورتے ہوئے کہا جس پر زہرا اور مائدہ نے سر جھکایا جبکہ نور نے نظریں گھمائیں۔

"حد ہے۔ اتنی ضروری میٹنگ تھی میری۔" مصطفیٰ خود سے بڑبڑایا۔ نورالعین جو اس کے قریب ہی تھی اس نے اس کی بڑبڑاہٹ سن لی تھی۔

"تو کیوں آئے؟ بھیج دیتے حمدان کو۔ لیکن نہیں تمہیں تو ابا کے سامنے دیوتا بننا ہے ناں۔" کہتی وہ آگے بڑھ گئی جبکہ پیچھے مصطفیٰ دانت پیستا رہ گیا۔

مال کے اندر داخل ہو کر تینوں نے ادھر ادھر نظریں دوڑائیں۔ کافی اچھے اچھے کپڑے موجود تھے۔ سب سے پہلے مائدہ نے ایک جوڑا پسند کیا جو اب وہ نورالعین کو دکھا رہی تھی۔ زہرا اپنے لئے جوڑے پسند کر رہی تھی۔ نورالعین اپنے لئے جوڑے دیکھ رہی تھی مگر اس کے چہرے کے زاویے بتا رہے تھے اسے کچھ خاص پسند نہیں آ رہا۔ مگر جیسے تیسے کر کے اس نے بھی ایک جوڑا پسند کر ہی لیا۔ شاپ سے نکل کر جیولری وغیرہ لے کر جب وہ لوگ ریسٹورنٹ جانے لگے تو نور کی نظر گول گپے کے اسٹال پر پڑی۔ اس کے منہ

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میں پانی آگیا۔

"مجھے گول گپے کھانے ہیں۔"اس کی نظریں اسٹال پر جمی تھی، جبکہ مصطفیٰ کی اس پر۔

"سامنے ریسٹورنٹ ہے،وہاں کھالینا۔" مصطفیٰ کی آواز پر اس نے اسے ایک نظر دیکھا۔

بس ایک نظر جس میں التجاء تھی۔اسٹال سے گول گپے کھانے کی۔اور مصطفیٰ پگھل گیا۔

"اچھا چلو آؤ۔" مصطفیٰ نے اس کو دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا جس پر اس کا چہرا خوشی سے

چمکنے لگا۔پہلی بار مصطفیٰ نے اس کو اپنے ساتھ مسکراتے ہوئے دیکھا تھا وہ حیران ہوا اس کا

بنتا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"اہم اہم۔ہم کیا کریں؟"زہرا کہ کھنکارنے پر مصطفیٰ نے اس کی جانب دیکھا۔

"اگر تم لوگوں کو بھی کھانے ہیں تو چلو۔"

"نہیں مجھے تو نہیں کھانے۔"مائدہ نے منہ بنایا۔کیونکہ مائدہ کو گول گپے نہیں پسند

تھے۔اس سے نظریں ہٹاتے مصطفیٰ نے زہرا کی جانب دیکھا جس کے تاثرات بھی ویسے ہی

تھے۔

"ان کو چھوڑو مصطفیٰ ہم کھاتے ہیں ناں۔" نور نے دونوں پر ایک نظر ڈالتے ہوئے مصطفیٰ کا ہاتھ پکڑتے ہوئے اپنے ساتھ کینچھا۔ اور وہ اس کے پیچھے کھینچا چلا گیا۔ مصطفیٰ نے پیچھے مڑ کر مائدہ اور زہرا کو دیکھا جو مسکرا رہی تھیں۔ اور پھر وہ دونوں ریسٹورنٹ کے اندر چلی گئیں۔

مصطفیٰ اس کے ساتھ کھڑا تھا یہ اس کی تیسری پلیٹ تھی مگر اس کی بھوک ختم ہی نہیں ہو رہی تھی۔

"بس کرو نور۔ اور کتنی پلیٹ کھاؤ گی باقی کا ریسٹورنٹ میں کھا لینا۔" وہ اس کو دیکھ رہا تھا جو ندیدوں کی طرح کھا رہی تھی۔

"میں ریسٹورنٹ میں کچھ نہیں کھاؤں گی، میں یہی کھاؤں گی۔"

ایک گول گپے کو چٹنی میں ڈبو کر کھاتے ہوئے وہ بھرے منہ کے ساتھ بول رہی تھی اس طرح وہ کوئی چھوٹی بچی لگ رہی تھی۔ مصطفیٰ نے بے اختیار اپنی نظروں کا زاویہ بدل لیا اگر وہ اسے کچھ دیر اور دیکھتا رہتا تو شاید دل کی بات زبان پر آجاتی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ٹھیک ہے کھالو جتنا کھانا ہے۔ لیکن مائدہ اور زہرا کے پاس بھی جانا ہے ناوہ دونوں اکیلی ہیں۔"

مصطفیٰ نظروں کو اس پر سے ہٹاتے ہوئے کہنے لگا جس پر نور نے اس کی جانب نظر اٹھائی۔

"اچھا۔ بس یہ آخری دو کھالوں پھر چلتے ہیں۔"

نور نے پلیٹ میں رکھے ہوئے گول گپوں کی جانب دیکھتے ہوئے بتایا جس پر مصطفیٰ نے بس گردن ہلائی اور ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

"مصطفیٰ چلو۔۔" نور کی آواز پر وہ اس کی جانب متوجہ ہوا۔ جو اس سے چند قدم آگے جا چکی تھی۔ وہ لوگ روڈ کراس کر کے جیسے ہی ریسٹورنٹ داخل ہوئے سامنے ٹیبل پر مائدہ اور زہرا بیٹھی مسکراتے ہوئے باتیں کر رہی تھیں۔ نور مصطفی سے پہلے ان تک پہنچ چکی تھی۔

پشاور کا سب سے بہترین ریسٹورنٹ اور کیفے او ٹیمو جس میں داخل ہوتے ہی آپ کو اُس کے مالک کی آرٹ سے دلچسپی کا پتہ چلتا تھا۔ کیفے کے اندرونی حصہ میں جا بجا ایستھیٹک آرٹ کی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

بہت سی اقسام تھیں۔ کیفے میں اس وقت رش نہ ہونے کے برابر تھا۔ گنتی کے کچھ لوگ موجود تھے۔

" کھالئے گول گپے ؟"زہرانے اس کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا جس پر وہ مسکرائی۔

"ظاہر ہے چھوڑے تھوڑی ہیں۔ "

"مومووہ مینیو دو زرا"مائدہ کی جانب ہاتھ بڑھاتی اس سے مینیو کارڈ مانگنے لگی جو مائدہ کے دائیں ہاتھ کے پاس پڑا ہوا تھا۔مائدہ جو اپنے موبائل میں مصروف تھی اس کی جانب دیکھا مینیو کارڈ اس کو پکڑا دیا۔ اور پھر چند منٹوں میں ہی اس نے اپنے لئے لزانیہ بھی آرڈر کرلیا۔

مصطفیٰ نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔

" کتنا کھاتی ہو تم نورالعین؟"

"جتنا بھی کھاؤں آپ کو کیا؟"

اب وہ ویسی ہی تلخ والی نور بن گئی۔ اس کی جانب گھور کر اسے دیکھتی بولی۔

"مجھے کیا۔ کھاؤ جتنا کھانا ہے، کھاؤ۔"

مصطفیٰ نے جان چھڑائی کیونکہ یہ ریسٹورنٹ تھا اور اگر وہ اس کو چھیڑتا تو وہ لڑنا شروع ہو جاتی اور یہاں وہ جھگڑا افورڈ نہیں کر سکتا تھا۔

"نور العین سامنے دیکھو اس لڑکی کو کیسے عجیب سے کپڑے پہنے ہوئے ہیں۔" وہ بیٹھی ادھر اُدھر دیکھ رہی تھی جب مائدہ اس کے کان کے قریب ہوتے ہوئے بولی۔ نور العین نے اسے ایک نظر دیکھا جیسے کہہ رہی ہو کہ پھر؟

"جیسے بھی پہنے ہوں کپڑے اس کی مرضی۔" وہ دونوں آہستہ بول رہی تھیں اس لئے زہرا تک ان کی آواز نہیں جا رہی تھی۔ وہ لوگ جس ٹیبل پر بیٹھے تھے وہ دیوار کے ساتھ تھا۔ نور اور مائدہ ایک دوسرے کے سامنے بیٹھی تھیں جبکہ زہرا دیوار کے ساتھ ٹیگ لگائے بیٹھی اپنے موبائل میں مصروف تھی اور مصطفیٰ ایک کال اٹینڈ کرنے ابھی باہر گیا تھا۔

"یار میں تو بس بتا رہی ہوں۔" مائدہ نے منہ پھلا کر کہا۔

"نہیں تم بتا نہیں رہی تم جج کر رہی ہو اس کو۔" وہ اس کو دیکھتے ہوئے ویسے ہی بولی جیسے

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ہر دفعہ بولتی تھی۔

"تو تم خود دیکھو ایسے کپڑے پہن کر کوئی باہر آتا ہے؟" اس نے آنکھوں سے اشارہ کرتے ہوئے کہا مگر نورالعین کی نظریں مائدہ پر تھیں ایک منٹ کے لئے بھی اس سے نہیں ہٹیں۔

"مجھے ایک بات بتاو؟" نورالعین اس کی جانب گھومتی گویا ہوئی۔

"کیا؟"

"اس کی قبر میں تم جاؤ گی؟" نورالعین کے سوال پر مائدہ نے ہونقوں کی طرح اسے دیکھا۔

"اس کا کیا مطلب ہوا اب؟"

"دیکھو نا تمہیں اس کی قبر میں جانا ہے نہ اس کے گناہ تمہارے کھاتے میں لکھے جائیں گے اس لئے کسی کو جج کر کے تم محض اپنے لئے گھڑا کھودتی ہو۔" اس کو دیکھتے ہوئے نورالعین بتا رہی تھی۔ "جب کسی کے پیچھے اس کا ذکر کرتے ہیں تو گناہ ان کے کھاتے میں

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

نہیں آپ کے کھاتے میں لکھے جاتے ہیں" اب مائدہ کی نظریں نورالعین کے چہرے پر تھیں۔ "اور جو تم کرتی ہو وہ ججمنٹ ہوتی ہے مائدہ، جس کا گناہ بہت بڑا ہے۔ میں کئی مرتبہ تمہیں بتا چکی ہوں یہ کام مت کیا کرو۔ ہم سب اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں ہمیں حق نہیں کے کسی کو جج کریں، یہ کام اللہ تعالیٰ کا ہیں ہم تو بس خاک کے پتلے ہیں آج خاک کے اوپر کل خاک کے نیچے۔۔ "اپنی بات پوری کر کے اس نے مائدہ کو دیکھا جس نے سر ہلایا تھا۔

"میں آئندہ خیال رکھوں گی۔ "مائدہ آہستہ سے بولی اور مینیو جو ان کے سامنے پڑا تھا اس کو ویسے ہی پڑھنے لگی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"نہیں تم نہیں رکھتی خیال تم ہر دفعہ میری باتیں بھول جاتی ہو۔"

نورالعین اس کے سامنے سے مینیو کارڈ ہٹاتے بولی۔

"اس دفعہ پکا خیال رکھوں گی اور خود کو اس کام سے جتنا ہو سکا منع کروں گی۔"

"تمہیں پتہ ہے مائدہ انسان خود کو بدل سکتا ہے اگر وہ چاہے تو۔ بس اسے خود کی تھوڑی مدد کرنی ہوتی ہیں۔ ہاں کچھ لوگ ہوتے ہیں جو کبھی نہیں بدلتے اور جن کی فطرت ویسی

رہتی ہے کیونکہ وہ بدلنا ہی نہیں چاہتے مگر جو خود کو بدلنا چاہیں وہ بدل سکتے ہیں۔"وہ مسکراتے ہوئے آرام سے بول رہی تھی جب کسی کا ہاتھ زور سے اس کے کندھے کے ساتھ لگا اس کے منہ سے بے اختیار سی کی آواز نکلی۔اس نے دیکھنا چاہا کہ یہ بدتمیز ہے کون مگر نظر اٹھائی تو مصطفیٰ نے کسی لڑکے کو کالر سے پکڑا ہوا تھا۔وہ ہکا بکا اس کا چہرہ دیکھنے لگی جو غصے سے سرخ ہو گیا تھا۔

مصطفیٰ نے اُس لڑکے کا رخ اپنی طرف کر کے زوردار مکا اس کے منہ پر مارا۔ہاتھوں کی رگیں تنی ہوئیں تھی، مٹھیاں بھینچی ہوئیں۔مکے سے اس کا چہرہ دوسری طرف کو لڑھک گیا تھا جب اس نے دوبارہ اس کو اپنی طرف کر کے اس کو کالر سے پکڑ لیا۔لڑکے کی نظریں اس کی غصے سے بھری بھوری آنکھوں سے ٹکرائیں۔

"اگر آئندہ کبھی اِس عورت پر اس طرح ہاتھ ڈالا تو ابھی تو صرف مکا مارا ہے اگلی دفعہ یہ جتنے دانت ہیں نا جنہیں نکال کر ہنس رہے تھے یہ دانت بھی نہیں بچیں گے، سمجھ گئے؟"

اس کا غصہ آسمان کو چھو رہا تھا۔لڑکے نے نورالعین کو دیکھا اور زرا سا گردن ہلا کر اس

Clubb of Quality Content

سے اپنی جان چھڑائی اور دوسری جانب سے نکلتا چلا گیا۔ مگر مڑتے ہوئے اس کی نظریں نورالعین پر تھیں۔ اس کی آنکھیں کہہ رہی تھیں۔

"تمہیں اس کا حساب دینا پڑیگا۔" وہ نہیں جانتی تھی وہ کون تھا مگر اُس کا وہ اشارہ اور انداز، نورالعین کے جسم سے سارا خون نچڑ گیا تھا، چہرہ لٹھے کی مانند سفید ہو گیا۔ زہرا اور مائدہ باقاعدہ کانپ رہی تھیں۔ ریسٹورنٹ میں سنسنی پھیل گئی۔ جسے نظرانداز کر کے مصطفیٰ نے تینوں کو دیکھا ویٹر کو بلا کر سارا بل کلیئر کیا اور تینوں کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتا ہوا وہاں سے نکل گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

☆-----☆-----☆

وہ تینوں جیسے ہی گاڑی میں آکر بیٹھیں مصطفیٰ نے گاڑی سٹارٹ کر کے زن سے آگے بڑھا دی۔ گاڑی میں خاموشی تھی چاروں اپنی اپنی جگہ چپ تھے۔ اور ان تینوں نے تو مصطفیٰ کا یہ روپ پہلی دفعہ دیکھا تھا۔ کہاں آرام اور تحمل سے مسکرا کر بات کرنے والا مصطفیٰ اور کہاں یہ والا تینوں لڑکیاں اپنی اپنی جگہ شاکڈ تھی۔ مصطفیٰ بھی جانتا تھا کہ تینوں کو جھٹکا لگا

ہے۔ سو گلا کھنکار کر بس اتنا ہی کہا۔

"جو بھی ابھی ہوا ہے گھر میں کسی کو بھی پتہ نہیں لگنا چاہیے ورنہ سب کے لئے مسئلہ بن سکتا ہے۔"

"کیوں نہ بتائیں ہاں؟ ابھی جو حرکت تم نے کی ہے میں وہ ابا کو بتاؤں گی میں۔"

نور جو کب سے خاموش تھی یک دم بولی۔ اب اس کی طبیعت بہتر لگ رہی تھی۔ چہرہ بھی کافی حد تک نارمل ہو گیا تھا اور اتنے عرصے بعد کچھ ایسا اس کے ہاتھ لگا تھا جسے وہ استعمال کر کے اس کی پارسائی پاش پاش کر سکتی تھی۔ کیونکہ اس نے بھرے ریسٹورنٹ میں کسی پر ہاتھ اٹھایا تھا اگر وہ ابا کو بتاتی تو وہ اس کو ڈانٹتے اور نور العین کو یہی تو چاہیے تھا۔

"تم ایسا کچھ نہیں کرو گی نور العین ورنہ پچھتاؤ گی۔" مصطفیٰ نے غصے میں آکر کہا ورنہ وہ اس سے آرام سے بات کرتا تھا۔

"اچھا تو کیا مجھ پر بھی ہاتھ اٹھاؤ گے مصطفی کمال۔"

بیک ویو مرر سے اس کی جانب دیکھتی نور طنزیہ لہجے میں پوچھ رہی تھی۔ اس سارے میں

زہرا اور مائدہ چپ بیٹھی تھیں۔ وہ دونوں کبھی مصطفیٰ اور نور العین کی لڑائی میں نہیں بولتی تھیں۔

"اچھا تو کیا بتاؤ گی چچا کو؟ یہ کہ تم ریسٹورنٹ میں بیٹھی کھانا انجوائے کر رہی تھی جب ایک لڑکا آیا اور تمہارے ساتھ زبردستی ٹکرا کر تمہیں آنکھ مارتا ہوا چلا گیا؟؟"

مصطفیٰ کا غصہ آسمان کو چھونے لگا۔ ایک ہاتھ زور سے سٹیرینگ پر مارا تو مائدہ اور زہرا کانپ گئیں۔ جبکہ نور العین ساکت ہو گئی اسے لگا مصطفیٰ نے اس کے کانوں میں زہر انڈیلا ہے اس کا پورا جسم سنسنا اٹھا۔ اس نے بے اختیار مصطفیٰ کی جانب دیکھا۔ تو کیا مصطفیٰ نے اسے بچایا تھا؟ فلحال وہ مصطفیٰ کمال کے آگے لاجواب ہو گئی تھی۔ اس لئے خاموشی سے کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی۔

اور سوچنے لگی کہ واقعی اگر وہ باپ کو مصطفیٰ کی شکایت لگائے تو کس بات پر لگائے یہ سب بتا کر جو ابھی مصطفیٰ نے کہا؟ نہیں۔ آہستگی سے اس نے سر جھٹک دیا۔ باقی پورا راستہ اس نے خیالوں میں کاٹا تھا۔ جب گاڑی رکی تو وہ خیالوں سے جاگی۔ سامنے دیکھا تو گھر کا دروازہ

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

نظر آیا اور اس کی جان میں جان آئی۔

"اپنا گھر اپنا ہوتا ہے۔"

وہ گاڑی سے نیچے اتری بنا کسی سے بات کئے گھر کا دروازہ عبور کر گئی۔ سامنے اماں لاونج میں ٹی وی دیکھ رہی تھیں وہ ان کو نظر انداز کرتی آگے بڑھنے لگی جب ان کی آواز پر اسے رکنا پڑا۔

"کہاں جا رہی ہو نور مجھے کپڑے تو دکھاتی جاؤ۔"

سیدہ بیگم نے ٹی وی کا والیوم آہستہ کرتے ہوئے کہا۔

"امی تھکی ہوئی ہوں اور سر میں بھی درد ہے زہرا آپی دکھا دیں گی آپ کو شاپنگ۔"

کہتے ہوئے وہ سیڑھیوں پر چڑھنے لگی اور اپنے کمرے کی اور بڑھ گئی۔

نیچے سے زہرا اور اس کی ماں کی باتوں کی آوازیں آ رہی تھیں زہرا انہیں شاپنگ کی چیزیں دیکھا رہی تھی سیدہ بیگم تعریفیں کر رہی تھیں۔

اس کے سر میں درد تھا، رونا آ رہا تھا۔ رہ رہ کہ ریسٹورنٹ والی بات یاد آ رہی تھی مصطفیٰ کا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

رویہ یاد آرہا تھا۔

اس نے اپنے سائیڈ ٹیبل کے دراز میں رکھی ہوئی سر درد کی گولی لی اور سو گئی۔ اور ان سب خیالوں سے نکلنے کا بس ایک ہی راستہ ایک ہی فرار ہوتا ہے۔

"نیند"

ایک پر سکون نیند۔ راہ فرار۔

☆-----☆-----☆

اس واقعے کو گزرے کئی دن ہو گئے تھے مگر وہ ابھی تک خوفزدہ تھی باہر جانے سے جس کی وجہ سے وہ کئی دن کالج بھی نہیں گئی تھی اور آج بھی گھر پر ہی تھی اتوار کا دن تھا۔ زہرا اور امی تائی کے ساتھ شاپنگ پر گئی تھیں۔ وہ اوپر اپنے کمرے میں پڑھنے میں مصروف تھی جب گھر کی ڈور بیل بجی وہ حیران ہوئی کے اس وقت کون آیا ہو گا مگر پھر مائدہ کا سوچتی صوفے پر پڑا دوپٹہ اٹھاتی دروازے کی جانب بڑھی۔ گھر پر ابا موجود تھے مگر وہ بھی اوپر سٹڈی میں تھے۔

وہ نیچے آئی دروازہ کھولا تو سامنے مصطفیٰ کھڑا تھا وہ اسے دیکھ کر حیران ہوئی مگر جب نظر اس کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی چیز پر پڑی تو وہ ساکت ہو گئی۔ کیا وہ ہوش میں تھا؟

"مصطفیٰ۔۔۔؟" وہ اس کے نام کو لمبا کر کے تھوڑا اونچی آواز میں بولی اور اس کے ہاتھوں میں پکڑی ہوئی سفید بلی کو اس کے ہاتھ سے لیا۔ "کہاں سے ملی یہ۔۔؟ کس کی ہے۔۔؟" وہ دروازے کے باہر کھڑا تھا اور وہ دروازے کے سامنے کھڑی بلی کو ہاتھوں سے اٹھائے اس کو دیکھنے میں مصروف تھی۔

"میں نے اس کو خریدا ہے۔" وہ دروازا کھولتے ہوئے اندر آیا اور اس کو بھی اندر جانے کا اشارہ کیا وہ بنا چوں چرا کئے اندر آ گئی۔ اس سے اختلافات بھلائے وہ بلی کو گود میں لئے داخلی دروازے سے لاؤنج میں آئی۔ فلحال اس کے ہاتھ میں بلی تھی تو ہر اختلاف نظر انداز۔۔

"یہ کتنی پیاری ہے۔۔" بلی اس کے گود میں سکون سے بیٹھی تھی نور العین اس کے سر پر ہاتھ پھیر رہی تھی۔

"ہاں بہت پیاری ہے۔!" مصطفیٰ کی آواز پر اس نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا اور بے اختیار

وہ چونکی اس کو کیا ضرورت پڑی مجھے بلی دینے کی؟

"یہ میرے لئے لائے ہو؟"اس نے نیلی آنکھیں اس پر ٹکاتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔کل میں گیا تھا کہیں وہی پر نظر آئی تو لے لی۔ تمہیں بلیاں پسند ہیں ناں؟" مصطفیٰ مسکراتے ہوئے بتا رہا تھا۔ نورالعین نے پہلے اسے اور پھر بلی کو دیکھا۔

"تمہیں کیا ضرورت پڑی میرے لئے بلی لینے کی؟"اس کو ابھی تک یقین نہیں آیا تھا۔

"کہا تو ہے،بس نظر آئی میں نے لے لی۔۔مجھے تو لگا تھا تم نہیں لوگی اس کو۔" مصطفیٰ جو صوفے پر بیٹھا تھا آخری بات ہلکی آواز میں بولا مگر نورالعین نے سن لی تھی۔

"تم سے اختلافات اپنی جگہ مگر یہ بلی تو میں مر کر بھی واپس نا کروں۔"

وہ بلی کو اٹھاتے اٹھی اور جانے لگی جب مصطفیٰ کی آواز پر رکی۔

"کہاں جا رہی ہو؟"

"کچن۔۔اپنے لئے چائے بنانے۔۔" کہتے ہوئے وہ مڑی۔

"میرے لئے بھی ایک کپ بنا دو۔"وہ اس کی آواز پر حیران ہوئی اور دوبارہ مڑی گود

میں پکڑی بلی بڑی بڑی سبز آنکھوں سے ان دونوں کو دیکھنے میں مصروف تھی۔

"زہر ملادوں اس میں۔۔؟"وہ چہرے پر مسکراہٹ سجائے معصومیت سے بولی۔وہ چہرہ جھکا کر ہلکا سا مسکرایا بولا کچھ نہیں مگر جانتا تھا اس کا کوئی ارادہ نہیں تھا اس کے لئے چائے بنانے کا اس لئے وہ اٹھ کر جانے لگا تھا جب زمان صاحب کو سیڑھیاں اترتے دیکھا۔وہ انہیں دیکھ کر ٹھہر گیا انہوں نے بھی اسے دیکھ لیا تھا۔

"کیسے ہو مصطفیٰ، خیر سے آنا ہوا؟"وہ اس کے قریب آچکے تھے اور اب اسی کے ساتھ صوفوں پر بیٹھ گئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ٹھیک ٹھاک چاچا بس نورالعین کو بلی دینے آیا تھا۔"وہ ان کو دیکھتے ہوئے بولا جس پر زمان صاحب نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔

"کس کی بلی؟"زمان صاحب نے حیرانی سے پوچھا۔"اور یہ نور کہاں ہے؟"

"میں نے کل لی تھی بلی،اس کو پسند ہے ناں اس لئے۔اور وہ کچن گئی ہے میرے اور اپنے لئے چائے بنانے۔" مصطفیٰ نے آخری جملہ اونچی آواز میں بولا تا کہ وہ سن لے اور کچن

میں کھڑی نور العین چائے کپوں میں ڈالتی سلگ گئی۔ اس نے سوچ لیا تھا وہ اس کو چائے دے کر اس کا شکریہ ادا کرے گی مگر اب تو اس کا پارہ ہی چڑھ گیا اس کی بات پر۔

"اچھا اچھا۔ نور العین بچے میرے لئے بھی ایک کپ چائے لے آؤ!" زمان صاحب کی آواز پر وہ کچن سے نکلی اب اس کے ہاتھ میں ٹرے تھی جس میں تین چائے کے کپس رکھے ہوئے تھے اور اس کی وہی بلی اس کے پیچھے پیچھے آ رہی تھی۔ قریب آ کر اس نے چائے صوفوں کے درمیان میں رکھی میز پر رکھی اور مسکرا کر باپ کو دیکھتی ایک کپ انہیں پکڑایا اور دوسرا مصطفیٰ کو اس نے مسکرا کر حیرانی سے لے لیا۔ اس کو نور کا اپنے ساتھ اتنا اچھا ہونا کھٹک رہا تھا مگر نظر انداز کر دیا۔ گرم چائے سے دھواں اٹھ رہا تھا۔ وہ باپ کے دائیں جانب بیٹھی تھی، مصطفیٰ کے بلکل سیدھ میں۔

وہ حیران ہوا مگر نظر انداز کر کے چائے سے پہلا گھونٹ لیا تو بے اختیار اچھو لگا مگر خود پر قابو پایا زمان صاحب نے حیرانی سے اسے دیکھا۔

"کیا ہوا؟" زمان صاحب کے سوال پر ان کو مسکرا کر دیکھا۔

"کچھ نہیں چاچا چائے بے حد اچھی بناتی ہیں نور العین۔۔" کہتے ہوئے اس نے نور العین

کی جانب دیکھا جو اپنی مسکراہٹ ضبط کرنے کے چکر میں تھی۔اس نے چینی کے بجائے

چائے میں مرچیں ڈال دی تھیں۔ جس سے مصطفیٰ کا رنگ سرخ انار جیسا ہو گیا تھا۔اور وہ

ضبط کے کڑے مراحل سے گزر رہا تھا۔

"اچھا ابا میں جا رہی ہوں پڑھنے۔۔"باپ کو دیکھتی وہ اٹھی اور ساتھ میں بلی کو بھی گود میں

اٹھایا۔"اور ہاں مصطفیٰ تمہارا شکریہ اس کے لئے۔"بلی کو گود میں لئے وہ مسکرا کر بولی اور

سیڑھیاں چڑھ گئی۔ مصطفیٰ پیچھے کھانستا رہ گیا مگر چائے نہیں چھوڑی۔

وہ اوپر آئی تو بلی کو گود میں اٹھائے بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"ویسے میں اس کی شکر گزار ہوں مگر کبھی نا کہوں اسے یہ۔"وہ بلی کو چہرے کے قریب

کرتے ہوئے بولی جس پر بلی نے میاؤں کیا اور وہ ایک بار پھر زور سے ہنسی۔

نیچے بیٹھا مصطفیٰ چند لمحے ہی وہاں ٹھہر سکا اور جب واپس آیا تو کچن میں جا کر اس نے

ٹھنڈے پانی میں چینی گھول کر پی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اس کے کانوں سے دھواں نکل رہا تھا مگر چہرے پر مسکراہٹ تھی۔

چلو اس نے بلی تو لے لی تھی۔

☆-----☆-----☆

اور پھر آہستہ آہستہ وہ روٹین کے ساتھ ٹھیک ہو گئی۔ کچھ اس بلی کی صحبت کا اثر تھا جس کے ساتھ وہ ہر وقت مصروف ہوتی۔ مائدہ اور زہرا کو جب پتہ چلا کہ یہ مصطفیٰ نے اسے دی ہے تو چند لمحے کو تو دونوں کو یقین نہیں آیا تھا مگر پھر وہ دونوں بھی اس کے ساتھ گھل مل گئی تھیں۔ شادی کی شاپنگ پر اب بھی کبھی امی اور زہرا جاتے کبھی امی اور اس کی تائی جاتیں۔ شادی کی تیاریاں عروج پر تھیں۔ ہوٹلز بھی بک ہو چکے تھے۔ شادی میں بس ایک ہفتہ رہ گیا تھا۔ اور اب بس زہرا کی کچھ شاپنگ رہ گئی تھی، نور کے دو جوڑے اور کچھ ضروری چیزیں۔ آج بھی اس کی امی اور زہرا جا رہی تھیں اور سیدہ بیگم اس کو اپنے ساتھ جانے کا کہہ

رہی تھیں مگر اس کا بلکل دل نہیں چاہ رہا تھا گھر سے نکلنے کا۔

"امی میں نہیں جا سکتی ناں۔ تھکی ہوئی ہوں۔ بس آپ کو جو کپڑے پسند آجائیں میرے لئے لے آئیے گا۔ میں اپنی مائلو کے ساتھ خوش ہوں۔"

نور نے باقاعدہ ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا مائلو اس کی بلی کا نام تھا وہی جو مصطفیٰ نے اسے دی تھی۔

"لو تم کب سے میری پسند کہ کپڑے پہننے لگی۔ اور ایک تو تمہاری بلی میں بہت تنگ ہوں اس سے۔" سیدہ بیگم نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا ساتھ میں اس کی بلی کو سا۔

"امی میں واقعی پہن لونگی اور پسند بھی آئیں گے بس آپ لے آئیں اور میری مائلو کو بلی نا کہیں اسے اس کے نام سے پکارا کریں۔"

اس نے جان چھڑاتے ہوئے کہا اور ساتھ میں اپنی مائلو کو بلی کہنے سے روکا۔

"ارے بلی کو بلی ہی کہوں گی تم نے اس کا نام مائلو رکھا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس کا جنس بدل گیا۔"

نالز کلب
Clubb of Quality Content

وہ بھی اسی کی ماں تھیں ڈپٹ کر بولیں۔ زہرا جو نیچے جا رہی تھی تیار ہو کر اُنکی باتیں سُن کر بمشکل اپنی مسکراہٹ ضبط کرنے لگی۔

"امی چلیں؟" اس نے لمبی شلوار قمیض کے ساتھ بڑی شال اوڑھ رکھی تھی۔

"ہاں چلو۔ اور نور العین میں پھر تمہارے کپڑے تبدیل نہیں کرونگی اگر تمہیں پسند نا آئے میں کہہ رہی ہوں۔" سیدہ بیگم نے آخری بار کہا اور اپنی چادر خود پر اچھی طرح درست کر کے اس کے کمرے سے نکل گئیں۔

وہ تھکی ہوئی نہیں تھی بس ڈری ہوئی تھی کہ کہیں پھر سے ایسا کچھ نا ہو جو اس دن ہوا تھا۔ اور اب وہ اپنے کمرے میں بیٹھی اس واقع کو سوچ رہی تھی وہ ایسی ہی تھی، چیزیں آسانی سے نہیں بھول سکتی تھی ایک واقعہ ذہن میں بیٹھ جائے تو اس کے بارے میں بار بار سوچنا، بار بار اس واقع کو اپنے ذہن میں دہرانا، ذہن پہ زور ڈالنا، اوور تھنکنگ کرنا۔

اگر اس وقت مصطفیٰ نا دیکھتا اور وہاں آ کے اس لڑکے نے کوئی دوسری حرکت کی ہوتی۔ اس کی سوچ یہیں سے شروع ہوتی اور یہیں پر ختم ہوتی اس کا سر درد سے پھٹنے لگتا۔ سوچ

سوچ کہ وہ پاگل ہو گئی تھی لیکن ہاں اس نے مائدہ اور زہرا کو مطمئن کر دیا تھا کہ وہ بھول چکی ہے کیونکہ وہ دونوں جانتی تھیں وہ حادثوں کو اتنی جلدی نہیں بھولتی۔

"اور جن لوگوں کو باتیں اور حادثے نہیں بھولتے وہ لوگ سب سے زیادہ اذیت میں رہتے ہیں۔"

اور یہ اذیت اب نورالعین محسوس کر رہی تھی۔ مصطفیٰ کو لگا تھا وہ اس کو مائلو دے کر اس کا دھیان بٹا دے گا۔ مگر ایسا نہیں تھا وہ اتنی آسان نہیں تھی جتنا اسے لوگ سمجھتے تھے۔ وقتی طور پر وہ مائلو کے ساتھ مصروف ہو گئی تھی مگر جب بھی کوئی کہیں باہر شاپنگ جانے کی بات کرتا اس کی آنکھوں کے سامنے وہ واقعہ آجاتا اور اس کا دل ہر چیز سے اٹھ جاتا۔ ایک واقعہ محض ایک واقعہ کسی کی پوری زندگی پر کیا اثرات چھوڑتا ہیں کوئی نہیں جانتا بس وہی جانتا ہے جو اس تکلیف سے گزرتا ہے۔

وہ یہی سوچ رہی تھی جب مائلو آکر اس کے ساتھ بیٹھی اور اپنا سر اس کے بازوؤں کے ساتھ رگڑنے لگی۔ وہ بے اختیار اس کو دونوں ہاتھوں میں اٹھاتی مسکرائی اور اٹھ بیٹھی۔

"چلو موموکے پاس جاتے ہیں۔!" مائلو کو بٹھا کر وہ بستر سے نکلی اور واشروم میں گھس گئی تیار ہو کر باہر آئی لمبی گھٹنوں سے نیچے تک جاتی نیوی بلیو قمیض کے ساتھ سفید بڑے بڑے پائنچوں والا شلوار پہنے بڑی چادر اوڑھے مائلو کو گود میں اٹھاتی وہ تائی کہ گھر کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے مائدہ کو اپنے آنے کے بارے میں میسج کر دیا تھا۔ جیسے ہی وہ اپنے دروازے سے نکلی اپنے گھر کے دروازے میں مصطفیٰ کھڑا تھا۔

"یہ کیا کر رہا ہے۔۔؟" نور العین خود کے ساتھ بڑبڑائی اور مصطفیٰ کی طرف بڑھ گئی جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

وہ جیسے ہی اس کے قریب پہنچی مصطفیٰ دروازے سے زرا سا ہٹتا اسے راستہ دیتے ہوئے خود بھی اس کے پیچھے اندر آیا۔ معمول سے ہٹ کر سفید شلوار قمیض کے ساتھ چادر اوڑھے وہ اچھا لگ رہا تھا لیکن نور العین نے ایک بھی نظر نہیں ڈالی اس پر۔

"خیر تو ہے مصطفیٰ صاحب کہیں پی کر تو نہیں بیٹھے ہوئے گھر میں پہلے سے بتا دو تا کہ میں چلی جاؤں واپس۔"

اس کا لہجہ تلخ تھا مصطفیٰ کے ساتھ اس کا لہجہ تلخ ہی ہوتا تھا۔ مصطفیٰ کے چہرے پر ایک سایہ لہرایا مگر جلدی سے اس نے خود کو سنبھال لیا۔

"نہیں بلکل بھی نہیں نورالعین صاحبہ آپ بلکل محفوظ ہیں۔" اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔ جو ہمیشہ ہوتی تھی۔

"تمہارے انداز اور باتوں سے تو نہیں لگ رہا۔ ارادے بہت ہی خطرناک لگ رہے ہیں۔"

نورالعین نے ایک اور وار کیا مانو ایک بار پھر ان کی لڑائی کو دیکھنے میں مصروف تھی۔ اب کی بار وہ ہلکا سا قہقہہ لگا گیا۔ اور اس کی طرف جھک کر اس کے کان میں سرگوشی کی۔

"میرے ارادے کیا ہیں یہ تو وقت بتائے گا۔" اور اسے لگا وہ ہل نہیں پائے گی۔ اسے لگا ٹھنڈ زیادہ ہے اس لئے فریز ہو گئی ہوں مگر نہیں اس کے لہجے نے اس کو فریز کر دیا تھا۔

"اور اندازے لگانے والی تم کون ہوتی ہو نورالعین زمان؟؟" اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سوال کیا گیا۔ وہ اس کے لہجے پر حیران تو ہو رہی تھی مگر اپنی جگہ پر ٹک کے

کھڑی تھی۔

"آئندہ ایسی فضول بکواس کرنے سے پہلے دس دفعہ سوچنا۔ کیونکہ جان تو تم مجھے گئ ہو ریسٹورنٹ والے واقع کے بعد۔" اس کے کانوں میں زہر انڈیل کر وہ اس سے دور ہوا جو سن ہوئی کھڑی تھی۔ اس کے دور ہونے سے ہی وہ ہوش میں آئی اور اسے دیکھتے ہوئے غصے سے بولی۔

"آئندہ میرے قریب بھی آئے تو میں لحاظ نہیں کرونگی مصطفیٰ۔"

وہ مائلو کا سر سہلاتی غصے سے بولی۔

"اچھا تو تم بھی اپنی زبان کو قابو میں رکھا کرو۔" ایڑھی پر گھومتا ہوا وہ گویا ہوا۔ چہرے پر اب مسکراہٹ کا شائبہ تک نہیں تھا مگر چہرے کے زاویے ٹھیک ہو گئے تھے۔

"اور اگر میں نہ رکھوں تو؟" اسی کے انداز میں پوچھا گیا۔

"تو مجھے اچھے طریقے سے لڑکیوں کی زبان کو قابو میں رکھنا آتا ہے۔" بڑا آیا۔۔

"اچھا واقعی آپ کو لگتا ہے آپ میری زبان قابو میں کر سکتے ہیں؟"

مسکراتے ہوئے طنزیہ پوچھا گیا۔

"میں تو تمہیں بھی قابو میں کر سکتا ہوں۔"وہ جس انداز میں بولا نورالعین کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا مگر نظر انداز کر گئی۔اور ابھی جواب دیتی کہ مائدہ نیچے آگئی۔ان دونوں کو دیکھتی وہ ان کے قریب آئی۔

"کیا ہوا ہے؟؟"

"کچھ نہیں ہوا بچے۔میں جا رہا ہوں تم دونوں اپنا خیال رکھنا۔اور حمدان اپنے کمرے میں ہے اوپر۔کچھ چاہیے ہو تو اس سے کہنا اللہ حافظ۔"دونوں پر ایک نظر ڈالتا ہوا وہ چلا گیا اور مائدہ آکر نور کے ساتھ لپٹ گئی۔

"تم ٹھیک ہو میری جان دن کیسا گزرا؟؟"مائدہ نے اسے گلے لگاتے ہوئے پوچھا۔"اوہ مائلو۔۔اسے مجھے دو۔"۔مائدہ مائلو کو اس سے لیتی بولی۔

"ٹھیک ہوں اور جس دن تمہارے بھائی سے سامنہ ہو وہ دن کب اچھا ہوتا ہے؟؟"

دونوں اندر کی جانب بڑھتے ہوئے باتیں کر رہی تھی۔

Clubb of Quality Content

"اچھا اچھا اب شروع نہ ہو جانا چلو اب اتنی پیاری بلی دی ہے میرے لالا نے مگر نہیں۔

"۔

مائدہ اس کی باتوں کو نظر انداز کرتی گھر کا داخلی دروازہ کھولتی اندر کی طرف لے گئی۔

"ہاں تو بلی ہی تو دی ہے میری پُشتوں پر احسان نہیں کیا۔" وہ بھی غصے سے بولی۔

"یار کیوں ہر وقت مرچیں چباتی ہو دیکھو مائلو کیسے دیکھ رہی ہے تمہیں۔۔"

مائدہ نے اس کا دھیان مائلو کی جانب کیا جو اپنی بڑی بڑی سبز آنکھوں سے اسے گھور رہی تھی۔ نورالعین نے اس کے سوال کا کوئی جواب نہیں دیا بس مسکرا کر مائدہ کے کمرے کا دروازا کھولا اور دونوں اندر داخل ہو گئیں۔

☆-----☆-----☆

شام میں جب تائی گھر آئیں تو وہ بھی اپنے گھر آ گئی۔ گھر میں داخل ہو کر اس کی نظر لاؤنج کی طرف گئی تھی جہاں سیدہ بیگم اور زہرا شاپنگ دیکھ رہی تھیں وہ بھی مائلو کو گود میں اٹھائے وہیں آ گئی۔ سیدہ بیگم اس کو کپڑے دکھا رہی تھیں یکبارگی اس کی نظر سفید نکاح کے

جوڑے پر پڑی۔ وہ حیران ہوئی۔

"امی یہ سفید غراراہ کیوں ؟ یہ تو نکاح کا جوڑا ہے نا اور آپی کے نکاح کا جوڑا تو پہلے ہی ممانی لوگ بھیج چکے ہے۔" ماں کو سوالیہ نظروں سے دیکھتی وہ پوچھنے لگی۔ "اور میرا نہیں خیال کہ یہ جوڑا میرے لئے صحیح ہے" نکاح والا جوڑا اٹھا کر ماں کی آنکھوں کے سامنے کیا۔

"یہ تمہارا ہی ہے تمہاری صائمہ تائی نے تمہارے لئے لیا ہے نا کیونکہ نکاح کا جوڑا تو سسرال سے ہی آتا ہے جیسے زہرا کا آیا ہوا ہے۔"

سیدہ بیگم نے اس کو خفیف نظروں سے دیکھ کر کہا اور نور کھٹک گئی کیونکہ کچھ تو تھا جس سے وہ ابھی تک بے خبر تھی۔

"میرے لئے تائی نے نکاح کا جوڑا لیا ہے ؟؟؟ لیکن کیوں میرا نکاح تو نہیں ہو رہا۔

"اس نے بے چینی سے پوچھا سمجھ نہیں آرہا تھا ہو کیا رہا ہیں۔

"زہرا کے ساتھ تمہارا بھی نکاح ہے اس جمعہ کو۔" لو نکل آئی بات تھیلے سے۔ اس کو لگا

اس نے غلط سنا ہے۔

"کیا مطلب امی۔ میرا نکاح؟؟ آپ مزاق کر رہی ہیں۔؟"اس نے مزاق اڑانے والے انداز میں اپنی ماں کو دیکھا جو اس کو ہی دیکھ رہی تھیں۔

سیدہ بیگم نے ہلکا سا سر ہلا کر اسے سچائی کا یقین دلایا۔

"نور امی سچ کہہ رہی ہیں تمہارا ابھی نکاح ہے۔"اور زہرا کے بات کی تصدیق کرنے سے اس کا دماغ بھک سے اڑا۔ مائلو کو گود سے اتارتی ماں کو شاکی نظروں سے دیکھنے لگی۔ آنکھوں میں کئی سوال تھے۔

"مصطفیٰ۔۔"

سیدہ بیگم نے فقط نام لیا تھا اور نور سن ہو گئی۔ اس کی زندگی میں یہ آخری شخص بھی ہوتا تو وہ اسے قبول نہ کرتی۔

"امی۔۔!! آپ ایسا کیسے کہہ سکتی ہیں؟؟ آپ مذاق کر رہیں ہیں نا؟"اس نے بے یقینی سے سر دائیں بائیں ہلایا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"مصطفیٰ؟؟ آپ کو پتہ بھی ہے میں اسے پسند نہیں کرتی۔۔ آپ میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتی ہیں۔"

یک دم وہ چیخی اور ساتھ باقاعدہ رونے لگی۔ مائلو جو اس کے ساتھ ہی نیچے تھی بے اختیار اس کے پیروں کے ساتھ اپنا سر سہلانے لگی۔

"میں نے نہیں کیا یہ فیصلہ میرے بچے تمہارے ابا نے کیا ہے۔ اور تمہیں اعتراض کس بات پر ہے؟ وہ اچھا لڑکا ہے تمہارا خیال رکھے گا یقین رکھو۔" سیدہ بیگم نے اسے ٹھنڈا کرنا چاہا۔

"بھاڑ میں جائے اس کا اچھا پن۔ مجھے نہیں کرنی۔ میں بتا رہی ہوں۔ مر جاؤں گی مگر اس کو قبول نہیں کروں گی۔" نور نے نکاح کا جوڑا اٹھا کر زمین پر پھینک دیا۔ مائلو کو پرے دھکیلا جو یک دم زور زور سے میاؤں میاؤں کرنے لگی تھی۔

"اگر تمہیں اعتراض ہے تو تم اپنے ابا سے کہہ سکتی ہو۔" اس نے بھری بھری آنسوؤں والی آنکھوں کو اٹھا کر ماں کی جانب دیکھا۔

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟" بے بسی سے اس نے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ رکھی تھی۔

سیدہ بیگم نے اس کو اپنے قریب کرنا چاہا جسے اس نے جھٹک دیا۔ اس کا دماغ سُن ہو گیا تھا اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آرہا تھا۔ وہ بس رو رہی تھی۔

کیونکہ وہ جانتی تھی کہ یہ فیصلہ اس کے ابا نے کیا ہے اب یہ فیصلہ نہیں بدلے گا کیونکہ ابا کے فیصلے پتھر پر لکیر ہوتے ہے۔

"زہرا میرے بچے تم اسے سمجھاؤ میری نہیں سن رہی۔۔"

زہرا جو امی کے لئے چائے بنانے گئی ہوئی تھی اب واپس آئی۔

اس نے کچن میں سب سن لیا تھا۔ امی کو ان کی چائے دے کر انہیں آرام کرنے کو ان کے کمرے میں بھیج دیا اور سارا شاپنگ کا سامان سمیٹ کر اپنی اپنی جگہوں پر سیٹ کر کے رکھ دیا۔ اس سب میں وہ نور کا رونا نظر انداز کر رہی تھی اور اب اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کو اپنے کمرے میں لے کر آگئی۔ کیونکہ زہرا جانتی تھی یہ سب اس کے لئے ناقابلِ یقین ہے۔

نور خاموشی سے اس کے پیچھے آرہی تھی۔ جیسے ہی وہ دونوں زہرا کے کمرے میں پہنچی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

زہرا نے اس کو بیڈ پہ بیٹھایا اور خود بھی اس کے ساتھ بیٹھ گئ۔ ان کے پیچھے پیچھے مائلو بھی آئی تھی اور اب نور کے گود میں زبردستی اپنی جگہ بنا چکی تھی۔

"تمہیں اعتراض کس بات پر ہے نور العین؟؟"

زہرا نے اس کے دونوں ہاتھوں کو پکڑ کے آرام سے تھاما اور سہلانے لگی جو ابھی تک سرد سرد کر رہی تھی۔

"تم سب مجھ سے یہ کیوں پوچھ رہے ہو کہ مجھے کس بات پر اعتراض ہے کیا تم لوگ نہیں جانتے؟"

اس نے اپنے ہاتھ زہرا کی گرفت سے نکال لئے۔

"ہم جانتے ہیں۔ مگر دیکھو وہ بہت اچھا ہیں۔ ہماری فیملی ہے۔ بچپن سے ہم ایک ساتھ ہیں۔"

"اگر اتنا اچھا ہے تو آپ کر لیں نا اس سے شادی۔"

نور نے بے ساختہ کہا اور زہرا کی جانب دیکھا جو غصے سے اس کو دیکھ رہی تھی۔

"پاگل ہو گئی ہو؟ یا دماغ بلکل کام نہیں کر رہا۔ دوں ایک تھپڑ منہ پر تا کہ ہوش میں آجاؤ؟"

زہرا کے کہنے پر وہ بے چارگی سے سر اٹھاتی دوبارہ گویا ہوئی۔

"اچھا اگر بچپن سے ہم ایک ساتھ ہیں تو اس کا یہ مطلب ہے کہ میں اس سے شادی کر لوں؟"

ڈرتے ڈرتے زہرا کی جانب نظر اٹھاتی بولی۔ اس کی گود میں بیٹھی مائلو کبھی ایک طرف دیکھتی کبھی دوسری جیسے آج اسے یقین نہیں آرہا تھا کے اس کی لڑائی مصطفیٰ کے بجائے زہرا کے ساتھ ہے۔

"کوئی ایک بات بتاؤ اس کی جو بری ہو۔ جس پر تمہیں اعتراض ہو۔"

زہرا نے دوبارہ سے اس کے ہاتھوں کو پکڑ کر پوچھا۔ اس کو حوصلہ ملا۔

"کسی ایک بات پر ہو تو بتاؤں آخر مصطفیٰ ہی کیوں کیا صرف وہی بچا ہے میرے لئے؟"

Clubb of Quality Content!

گیلی آنکھیں زہرا پر گاڑھے اس نے پھولے ہوئے چہرے کے ساتھ کہا۔

"میں اسے پسند نہیں کرتی آپی۔ وہ بھی مجھے پسند نہیں کرتا ہماری زندگی تباہ ہو جائے گی اور مجھے آگے پڑھنا ہے۔ یہ سب شادی۔ یہ سب کہاں سے آ گیا۔ مجھے سمجھ نہیں آ رہی ابا یہ سب کیوں کر رہے ہیں۔"

کہتے کہتے وہ ایک بار پھر سے رونے لگ گئی تھی۔ مائلو اب اس کے ہاتھوں کے ساتھ اپنا سر سہلا رہی تھی۔

"دیکھو نور ہر کام میں اللہ کی بہتری ہوتی ہے۔ اور تمہیں کس نے کہا وہ تمہیں پسند نہیں کرتا؟؟ تمہیں پڑھنے کی فکر ہے نا تو رخصتی تو ابھی نہیں ہو رہی۔ رخصتی میں وقت ہے۔ اور ابا یہ سب نہیں کر رہے اللہ کروا رہا ہے ابا سے اس میں تمہاری بہتری ہے اور تم دونوں اچھے لائف پارٹنر بنو گے اچھی زندگی گزرے گی تم دونوں کی۔"

زہرا اسے آرام سے سمجھا رہی تھی۔

"ایسا صرف آپ کو لگتا ہے کہ ہماری زندگی اچھی گزرے گی اور ہم اچھے پارٹنرز بنیں

گے سوچ ہے آپ کی، میں اس سے نفرت کرتی ہوں۔ میں اسے مرتے دم تک قبول نہیں

کرونگی۔ یہ سن لیں آپ بھی اور باقی لوگوں کو بھی بتا دیں۔"

زہرا کو دیکھتی وہ تیز لہجے میں بولی۔

"باقی آپ لوگوں کی مرضی جو چاہے کریں لیکن میں یہ شادی یا نکاح جو بھی ہے کبھی قبول

نہیں کرونگی۔"

نور نے باقاعدہ غصے اور بدتمیزی سے کہا اور یہ پہلی دفعہ تھا جو وہ زہرا کے ساتھ اتنی تیز

اور ترش لہجے میں بات کر رہی تھی۔

"اور آپ۔ آپ کو سب پتا تھا اور آپ نے مجھ سے چھپایا۔ کیوں؟" آخر میں اس کا لہجہ

کافی تیز ہو گیا۔

"ہاں مجھے پتا تھا۔ میں نے اس لئے چھپایا کیونکہ میں جانتی تھی تم اسی طرح ہائپر ہو جاؤ گی۔

کسی کی کوئی بات نہیں سنو گی تو سب نے کہا کہ نکاح سے کچھ دن پہلے تمہیں بتا دیں گے۔"

زہرا بھی اتنا ہی غصے سے بولی جتنا وہ بول رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہاں چاہے اس میں میری زندگی تباہ ہو جائے، چاہے اس میں میری عزت کا جنازہ نکل جائے۔ میری سیلف ریسپکٹ کو ختم کر دیا آپ لوگوں نے۔"

نور اب باقاعدہ چیخ رہی تھی۔ مائلو اب اس کے گود سے اتر چکی تھی۔

"تمہاری زندگی تباہ ہو گی؟؟ تمہیں لگتا ہے مصطفیٰ تمہاری زندگی تباہ کرے گا؟؟"

زہرا کے لہجے میں باقاعدہ سوال تھا۔ جسے نور نے نظر انداز کر دیا۔

"نور ہم یہ تمہارے لئے کر رہے ہیں۔ تم فطرتاً بہت لاابالی سی ہو۔ بات کو سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنے سے پہلے اُس پر رد عمل دے کر نقصان ہی اُٹھاتی ہو۔ تم اب بھی یہ ہی کر رہی ہو، میں نے مانا کہ آپ کو اپنا شریکِ حیات چننے کا پورا حق ہونا چاہیئے لیکن اچھے رشتے کو محض اپنی ضد کی وجہ سے ٹُھکرا دینا کہاں کی عقلمندی ہے؟ جہاں بچے اپنے لیئے ٹھیک فیصلہ نہ لے سکیں وہاں ظاہر ہے ماں باپ ہی اولاد کے فیصلہ کرتے ہیں اور اِس بات کا یقین رکھو کے ماں باپ کا فیصلہ بہترین ہوتا ہے کیونکہ اُس میں اللّٰہ کی رضا شامل ہوتی ہے۔ اور پھر تم دیکھو کہ مصطفیٰ تمہیں پسند کرتا ہے وہ خوش رکھے گا تمہیں میرا یقین کرو۔"

نول کلب
Clubb of Quality Content!

زہرا اسے سمجھا رہی تھی لیکن وہ نہیں سن رہی تھی۔

"یہ سب کب طے ہوا تھا؟؟"

زہرا کی طرف دیکھتی وہ اسی انداز میں پوچھنے لگی۔

"یہ سب اس دن طے ہوا تھا جس دن میری شادی کی تاریخ رکھی گئی تھی ہاں بات بہت پہلے سے چل رہی تھی۔ اور اب بات طے ہو چکی ہے نکاح کے بارے میں سب خاندان والوں کو پتہ لگ چکا ہے سب انوائیٹیڈ ہیں اور تم انکار نہیں کر سکتی کیونکہ یہ ابا کا فیصلہ ہے اور تم انہیں اچھے طریقے سے جانتی ہو وہ اپنے فیصلے سے نہیں پھرتے۔"

زہرا نے اسے یہ ساری بات آرام سے سمجھائی اور پھر اٹھ کر غسل خانے کی جانب چلی گئی اسے ابھی نماز بھی پڑھنی تھی۔

زہرا کے جانے کے بعد نور کچھ دیر بے یقینی سے بیٹھی رہی اور پھر زہرا کے کمرے سے نکل گئی۔ اپنے کمرے کی جانب جاتے ہوئے اس نے سوچا۔ تو اتنے دن پہلے بات طے ہوئی ہے اور اس کو آج پتہ چل رہا ہے اس کو ایک دم سے مصطفیٰ کی وہ بات یاد آ گئی جو اس

نے اس کے کان میں کہی تھی کیونکہ وہ اتنی بے وقوف بھی نہیں تھی۔ اور وہ بات یاد آتے ہی اس کا خون کھول اٹھا۔ اس کو مائلو یاد آئی۔ اس کو کیا پڑی تھی اسے بلی دینے کی؟ مطلب وہ جانتا تھا۔۔ غلیظ انسان، بد تمیز یکبارگی سے اس کے منہ سے مصطفیٰ کے لئے کئی گالیاں نکلیں۔ کمرے میں داخل ہوئی تو مائلو بھی اس کے پیچھے آئی تھی۔ اسے دیکھتے ہی اس کا خون کھول گیا۔

اس کو اٹھاتی زہرا کے کمرے میں لے آئی جو اب جائے نماز بچھا رہی تھی۔

"اسے واپس کر دینا اس کو، نہیں چاہئے مجھے۔" وہ باقاعدہ مائلو کو اس کے سامنے پٹختی کمرے سے نکل آئی پیچھے شاید زہرا اس پر غصہ ہوئی تھی مگر اس وقت اسے اپنا غم ہر چیز سے بڑا الگ رہا تھا۔

☆-----☆-----☆

(یہ زہرا کی شادی کی تاریخ رکھنے والی رات کا قصہ ہے)

مصطفیٰ جیسے ہی چچا کے سٹڈی روم میں داخل ہوا اپنے باپ کو پہلے سے وہاں موجود دیکھ

کر اسے کوئی حیرت نہیں ہوئی۔ اس نے سلام کیا اور خالی پڑی کرسی پر آرام سے بیٹھ کر

پہلے اپنے باپ اور پھر چچا کو دیکھا جیسے پوچھنا چاہتا ہو کہ کیا بات ہے۔

"تو تم نے کیا سوچا ہے؟؟"

پوچھنے والے اس کے باپ تھے۔

"کس بارے میں؟؟"

مصطفیٰ حیران ہوا۔

"تمہارے اور نور العین کے رشتے کے بارے میں۔"

کمال صاحب آرام سے اس کی طرف دیکھ کر بولے اور یکبارگی اسے اپنے باپ سے

ہونے والی چند دن پہلے کی گفتگو یاد آ گئی۔

اس نے باپ کو دیکھا اور اطمینان سے گویا ہوا۔

"نور العین نہیں مانے گی اگر میں مان بھی گیا۔"

"تم راضی ہو؟؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اب کی بار پوچھنے والے زمان صاحب تھے۔

"اگر میں راضی ہو بھی گیا تو اسے کیسے منائیں گے؟ وہ مجھے پسند نہیں کرتی اور۔"

اس کا جملہ پورا ہوتا کہ بیچ میں زمان صاحب بول پڑے۔

"اگر تم راضی ہو تو نور کو مجھ پر چھوڑ دو۔"

"لیکن چچا آپ اس کے ساتھ زیادتی نہیں کریں گے، وہ جیسا چاہے گی ویسا ہی ہو گا۔"

اس نے چچا کو خبردار کیا۔

"میں اس کا باپ ہوں تم سے بہتر اسے جانتا ہوں۔"

زمان صاحب نے آہستگی سے کہا۔ جس پر اس نے بس سر ہلایا۔

"تو تم راضی ہو؟؟" آخری بار اس کے باپ نے اس سے پوچھا۔

"میں راضی ہوں۔۔ اگر نور راضی ہوئی تو بس صحیح ہے پھر جیسے آپ لوگ چاہے۔"

اس کے کہنے پہ دونوں بھائیوں کے چہروں پر مسکراہٹ دوڑ گئی تھی اور سب سے پہلے

زمان صاحب نے اسے گلے سے لگایا تھا۔ اور پھر کچھ دیر بیٹھنے کے بعد وہ سٹڈی سے نکل گیا۔

☆-----☆-----☆

ہر صبح کی طرح آج بھی وہ لیٹ اٹھی تھی کالج سے چھٹی کی ہوئی تھی۔ واشروم جا کر ہاتھ منہ دھو کر جیسے ہی نیچے آئی زہرا لاونج میں بیٹھی اپنے فون پر کچھ دیکھ رہی تھی ساتھ گود میں مائلو بھی بیٹھی تھی قدموں کی آہٹ پر اس نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا۔

ہلکے گلابی رنگ کے شرٹ جو گھٹنوں تک آرہا تھا کے ساتھ کھلی جینز پہنے بالوں کا جوڑا بنائے وہ نیچے آرہی تھی۔ نور آ کر زہرا کے ساتھ بیٹھ گئی لیکن دھیان کہیں اور تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"نور؟؟"

زہرا نے اس کو ہلکا سا ہلا کر پکارا تو وہ خیالوں سے نکلی۔

"ہاں۔"

وہ زہرا کی جانب مڑی۔

"کیسی ہو؟؟"

"کیسی لگ رہی ہوں؟؟"

جواب کے بجائے سوال کیا۔

"الجھی ہوئی۔۔"

زہرا نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔"

نور نے نیلی آنکھیں اٹھا کر اپنی بہن کو دیکھا اور ہلکا سا مسکرائی۔

زہرا بھی جواب میں ہلکا سا مسکرائی۔

"دیکھو نور جمعہ کو ہم دونوں کا نکاح ہے پلیز کچھ گڑبڑ نہیں کرنا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

زہرا بے چارگی سے بولی۔

"جو گڑبڑ ہونی تھی، وہ تو ہو چکی ہے اب میں اور کیا گڑبڑ کر سکتی ہوں؟؟"

اس کی آواز آہستہ تھی۔

"میں تمہارے لئے ناشتہ بنانے جا رہی ہوں اگر تم ابا سے بات کرنا چاہتی ہو تو جا کر کر لو وہ سٹڈی میں موجود ہیں۔ اور ہاں پلیز مائلو سے صلح کر لو اس کا تو کوئی قصور ہی نہیں۔"

زہرا نے اسے دیکھتے ہوئے کہا اور مائلو کو اس کی جانب بڑھایا اس نے اسے گود میں لیا اور اس کا سر چوما۔ زہرا اٹھ کر کچن کی طرف بڑھ گئی۔ وہ مائلو کے ساتھ چند منٹ باتیں کرتی رہی مگر مائلو اسے نظر انداز کر رہی تھی۔ وہ اس کی حرکتوں پر مسکرائی۔

"اچھا ناں اب معاف کر دو۔۔!" نور العین نے اسے ہاتھوں میں اٹھا کر کہا جس پر بلی نے میاؤں کی آواز نکالی اور وہ بے ساختہ مسکرائی۔

"نور العین تمہارا ناشتہ۔!" زہرا اسکے لئے چائے ساتھ میں پراٹھا لے آئی۔ وہ ناشتے کو چند لمحے دیکھتی رہی پھر چھوٹے چھوٹے نوالے لے کر کھانے لگی۔ ناشتے سے فارغ ہوئی تو مائلو کو زہرا کی جانب بڑھاتی اٹھی اور اپنے کمرے میں جا کر دوپٹہ اچھی طرح اوڑھ کر ابا کی سٹڈی روم کی طرف بڑھ گئی وہ ایک کوشش کرنا چاہتی تھی کیا پتہ ابا اپنا فیصلہ بدل لیں۔ جیسے ہی وہ سٹڈی میں داخل ہوئی۔ لمبی لمبی الماریوں میں پڑی ہوئی کتابوں نے اس کی جانب دیکھا تھا۔ کتابوں کی خوشبو کو اپنے اندر اتارتی وہ ابا کی جانب بڑھی جو کسی کتاب کے مطالع میں غرق تھے جیسے ہی نور پر نظر پڑی کتاب کو سائیڈ پہ رکھ کر کرسی کی طرف اشارہ کیا اور

بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ جیسے وہ جانتے تھے کہ وہ آئے گی۔

وہ خاموشی سے بیٹھ گئی اپنے باپ کو دیکھا۔ جو اسے ہی دیکھ رہے تھے۔

" کیسا ہے میرا بچہ؟؟"

زمان صاحب کے لہجے میں باپ کی محبت جھلک رہی تھی۔

"میں ٹھیک ہوں۔"

اس نے مختصر جواب دیا تھا کیونکہ وہ اپنے باپ سے اتنا قریب نہیں تھی بس کام کی بات ہی کرتی تھی۔ مگر وہ جانتی تھی کہ زمان صاحب کو اس سے بے پناہ محبت ہے۔

"چلو شکر ہے۔" زمان صاحب ہلکی آواز میں بولے۔ اور اسے دیکھا جیسے کہہ رہے ہوں وہ بات کرو جو کرنے آئی ہو۔

"ابا آپ کو پتہ تھا میں اسے پسند نہیں کرتی پھر بھی آپ نے میرا رشتہ اسی سے کیا۔"

آخر کار اس نے کہہ ہی دیا۔ نا چاہتے ہوئے بھی اس کی آواز رندھ گئی رونا آ رہا تھا اسے بہت سارا رونا۔

"نور میرے بچے یہ رشتہ میری اور تمہاری امی کی مرضی سے ہوا ہے۔ میں لمبی لمبی باتیں نہیں کروں گا کیونکہ میں جانتا ہوں اور مجھے پتہ ہے مصطفیٰ کیسا لڑکا ہے میں اس کی رگ رگ سے واقف ہوں۔ اور میں یہ اس لئے نہیں کہہ رہا کہ وہ میرا بھتیجا ہے۔ میں یہ اس لئے کہہ رہا ہوں کہ میں نے اسے اپنے ہاتھوں سے بڑا کیا ہے۔ میں نے اس کی تربیت کی ہے۔ کیا اب بھی تم کہو گی کے وہ تمہارے لئے صحیح نہیں ہے اور میں نے غلط فیصلہ کیا ہے؟"

زمان صاحب نے بہت آرام اور تحمل سے اس کی جانب دیکھتے ایک ایک لفظ محبت سے کہا تھا۔ اُنکی سوالیہ نظریں اب اس پر تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میں یہ نہیں کہہ رہی ابا کہ وہ اچھا نہیں ہے وہ اچھا ہو گا لیکن میرے لئے نہیں ہے۔۔"

نظریں اُٹھاتے ہوئے اس نے کمزور آواز میں کہا۔

"وہ تمہارے لئے ہی اچھا ہے بچے۔"

"ابا مجھے ابھی آگے پڑھنا ہے۔"اس نے ایک اور جواز پیش کیا۔

"تو ابھی رخصتی نہیں ہو رہی تم جب تک چاہے پڑھ سکتی ہو اور ویسے بھی مصطفیٰ کو کوئی

اعتراض نہیں تمہارے پڑھنے پر۔"

زمان صاحب نے بھی وہی جواب دیا جو زہرا نے دیا تھا اسے اور رونا آنے لگا۔

"لیکن ہم ایک دوسرے کو پسند نہیں کرتے ابا۔ آپ بے شک اس سے پوچھ لیں۔"

اسے سمجھ نہیں آرہی تھی ایسی کیا بات کہے جس سے یہ رشتہ ختم ہو جائے۔

"بیٹے پسند ناپسند یہ سب بعد کی چیزیں ہیں نکاح ہوتے ہی انسان کے جذبات بدل جاتے ہیں۔"

زمان صاحب کے لہجے میں زمانے کو پرکھنے کی شناسائی تھی۔ نور کا سر جھک گیا۔ جب اس نے دوبارہ زمان صاحب کی آواز سنی۔

"اور مصطفیٰ سے پوچھ کر ہی یہ سب ہو رہا ہے نور بچے تمہیں لگتا ہے ہم اس سے بنا پوچھے یہ سب کر رہے ہیں۔"

نور نے بے ساختہ نظریں اٹھائیں۔ گود میں رکھے ہاتھوں کو ایک دوسرے کے ساتھ باہم پیوست کیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"لیکن مجھ سے تو پوچھے بغیر کر رہے ہیں نا؟"اُس کے لہجے میں ٹوٹے مان کی کرچیاں تھیں کہیں نا کہیں دل اپنے گھر والوں کی اِس بے رُخی پر دُکھا تھا کہ اُس کی زندگی کا اتنا بڑا فیصلہ اُس سے بغیر پوچھے کر لیا گیا ہے۔"آخر کیوں نہیں سمجھ رہے آپ لوگ؟ مجھے نہیں کرنی مصطفیٰ سے شادی۔ ابا وہ اس دنیا کا آخری مرد بھی بچے میرے لئے میں تب بھی اس سے شادی نہیں کرونگی۔ پلیز آپ رکوائیں یہ نکاح ابا آپ رکوا سکتے ہیں۔"

اس نے باقاعدہ روتے ہوئے ایک آخری کوشش کی تھی اس نکاح کو رکوانے کی۔ غصہ بھی آرہا تھا رونا بھی، بے بسی سی بے بسی تھی۔

"لیکن وہ نہیں جانتی تھی کہ جنکا ملن اوپر والے نے لکھا ہوتا ہے وہ مل کر ہی رہتے ہے۔

"

"نور تمہیں پتہ ہے بچے ایک بار ہمارے ہاں جو بات پکی ہو جائے وہ پھر نہیں ٹوٹتی۔"

زمان صاحب نے دھیمے لہجے میں اسے دیکھتے ہوئے کہا ان کے لہجے میں اب کے پشیمانی کی جھلک تھی شاید اندر کہیں انہیں اِس بات پر افسوس ہوا تھا کہ انہوں نے ایک بار اُس سے

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اُسکی مرضی نہیں پوچھی لیکن پھر مصطفیٰ کے ساتھ نور کا بہترین مستقبل سوچتے ہی دل میں اُٹھتے تمام وسوسوں کو سُلادیا۔ نورالعین نے نظریں اٹھائیں۔

"اور نہ ہی یہ نکاح رُک سکتا ہے کیونکہ ہم سب کو دعوت دے چکے ہیں اور اس جمعہ کو تم دونوں کا نکاح ہے۔ اب اس بارے میں اور کوئی بات نہیں ہوگی۔ جاؤ اور تیاری کرو نکاح کی، میں اور کوئی رونا دھونا نا دیکھوں نہ کچھ سنوں۔ بس بات ختم۔" اب کے زمان صاحب کا لہجہ سخت تھا وہ اُنکی آنکھوں میں غصہ بھی دیکھ سکتی تھی۔

زمان صاحب بات ختم کر کے جا چکے تھے اور وہ تنہا بیٹھی رہ گئی تھی۔ سب کچھ اس کے ہاتھ سے پھسلتا جارہا تھا اور وہ کچھ بھی نہیں کر سکتی تھی۔۔ سٹڈی کی کتابوں نے آرام سے اپنی نظریں پھیر لی تھیں اور یکبارگی اسے سٹڈی میں گھٹن ہونے لگی سانس لینے میں دشواری ہونے لگی۔ اسے لگا ہوا نہیں آرہی سانس لینے کے لئے تو اس نے خاموشی سے کرسی چھوڑی اور سٹڈی کے دروازے کی طرف بڑھ گئی پھر سیدھا اپنے کمرے میں گئی اور پھر پورے دن اور رات نا خود کمرے سے نکلی نہ مائلو کو کمرے میں آنے دیا۔

☆۔۔۔۔۔☆۔۔۔۔۔☆

اگلی صبح اس کی آنکھ زہرا کے اٹھانے سے کھلی تھی زہرا کو نظر انداز کر کے وہ واشروم گئی۔ جب باہر آئی تو زہرا کمرے میں نہیں تھی۔ وہ نیچے آئی، ناشتہ کیا۔ اور دوبارہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔ اور پھر سے اپنے کمرے میں بند ہو گئی۔ پھر جب رات کے کھانے پر اس کے پیچھے زہرا آئی تو اس نے اسے نظر انداز کر دیا اور آنے سے انکار کر دیا۔ مگر پھر کچھ ہی دیر میں اماں خود اس کے پیچھے آئی تھیں اور وہ انہیں نظر انداز نہیں کر سکی۔ سیدہ بیگم آکر اس کے ساتھ بیٹھ گئیں اور اسے دیکھنے لگیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"نورالعین کب تک ایسے ہی بیٹھی رہو گی کھانا نہیں کھانا؟" سیدہ بیگم نے کہتے ہوئے اس کے بال کان کے پیچھے کئے تھے۔

"مجھے بھوک نہیں ہے امی۔" اس نے کہتے ہوئے مائلو کا سر سہلایا۔ سیدہ بیگم چند لمحے اسے دیکھتی رہیں اور جب بولیں تو ان کی آواز آہستہ اور پرسکون تھی، منانے والی آواز۔

"دیکھو نورالعین ماں باپ ہمیشہ اولاد کے لئے صحیح فیصلہ کرتے ہیں اچھا ہی سوچتے

ہیں۔ماں باپ کی محبت وہ محبت ہوتی ہے جو ہر مکر سے صاف شفاف ہوتی ہے ان کی محبت ہر محبت پر بھاری ہوتی ہیں۔ہم جانتے ہیں کہ ہم نے تمہارے ساتھ غلط کیا تمہیں نا بتا کر ہمیں تمہیں بتانا چاہئے تھا مگر جب ماں باپ کو یہ لگے کہ اولاد اپنا اچھا برا نہیں سوچ سکتی یا وہ ٹھیک سے فیصلہ نہیں کر سکتی تو ماں باپ ساری ذمہ داری اپنے کندھوں پر لے لیتے ہیں۔

" کہتے ہوئے ان کی نظریں نورالعین پر تھیں اور نورالعین خاموشی سے سن رہی تھی۔"

تمہارے ابا بھی بہت پریشان ہیں اس دن سے تمہاری باتیں سن کر کہ واقعی انہیں تم سے پوچھنا چاہیے تھا کہ کہیں انہوں نے تم سے نہ پوچھ کر تمہارے ساتھ زیادتی تو نہیں کر دی۔"

بات مکمل کر کے آخر میں انہوں نے اسے دیکھا جو ان کے آخری جملوں پر سر نفی میں ہلا رہی تھی۔

"زیادتی کا نہیں پتہ امی۔۔۔ مگر آپ لوگوں کو مجھ سے پوچھنا چاہیے تھا میری پوری زندگی کا سوال تھا۔مگر خیر۔۔"نورالعین نے ماں کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لئے اور ان کو مسکرا کر دیکھا۔

"جو فیصلہ ہونا تھا وہ ہو گیا آپ سب نے کیا ہے تو اچھا ہی ہو گا باقی میں وقت کے ساتھ خود کو اس کے ساتھ ایڈ جسٹ کرنے کی کوشش کروں گی۔" بولتے ہوئے اس نے ماں کے چہرے کو دیکھا جو اب خوشی سے چمک رہا تھا۔ اس نے نظریں جھکائیں اور مصطفیٰ کے ساتھ بعد میں دیکھوں گی کا سوچتی ماں کے ساتھ کھانا کھانے نیچے آ گئی۔ ٹیبل پر ابا نے بھی اسے سمجھایا تھا جس پر وہ بس سر ہلاتی رہی اور کچھ دیر میں ٹھیک بھی ہو گئی۔

کھانے کہ بعد سب لاؤنج میں بیٹھے تھے اس کی گود میں مائلو بیٹھی اس سے لاڈ اٹھوا رہی تھی جب دروازے پر دستک ہوئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میں دیکھتا ہوں۔"

زمان صاحب اٹھنے ہی لگے تھے کہ نور انہیں بیٹھنے کا کہہ کر خود دیکھنے گئی۔

جیسے ہی اس نے دروازہ کھولا سامنے مصطفیٰ کھڑا تھا۔ اور مصطفیٰ کو دیکھ کر نورالعین کا دل کیا اس کا یہ خوبصورت چہرہ بگاڑ دے تا کہ کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہ رہے۔

"آئیں مصطفیٰ کمال صاحب، بہت سے حساب نکلتے ہیں میرے آپ کی طرف۔۔" اس

نے مصطفیٰ کو راستہ دیتے ہوئے تلخی سے کہا۔ جیسے ہی وہ اندر آیا وہ اس کے سامنے کھڑی ہو گئی۔ زرد رنگ کا کرتا پہنے سفید رنگ کے شلوار کے ساتھ بالوں کو کیچر میں باندھے وہ اس کے سامنے کھڑی تھی گود میں اسی کی دی ہوئی مائلو کو پکڑے۔

"جی بتائیں نورالعین صاحبہ تاکہ میں آپ کے سارے حساب سود سمیت چکتا کر دوں۔۔"

(مصطفیٰ کو بھی زہرا نے بتادیا تھا کہ نور کو پتہ چل چکا ہے آگے سے مصطفیٰ نے آرام سے اسے کہا تھا۔ "اسے پتہ تو چلنا تھا زہرا ساری عمر تھوڑی چھپا سکتے تھے ہم اس سے" اور اب وہ تیار تھا اس کی گولہ باری کے لئے۔

"تو تمہیں پتہ تھا اس سارے میس کہ بارے میں؟؟" نورالعین نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا۔ ایک تو وہ اتنا لمبا تھا بے چاری سر اٹھا کر اسے دیکھ رہی تھی۔

"ہاں میں جانتا تھا۔"

اس نے آرام سے جواب دیا۔ ہاتھوں کو سینے پر باندھے وہ اس کی جانب جھک گیا۔

"تم نے منع کیوں نہیں کیا؟؟"

نیلی آنکھوں میں بے پناہ غصہ تھا۔ جبکہ بھوری آنکھیں مسکرا رہی تھی۔

"کیوں منع کرتا میں؟؟" جھکے ہوئے کندھے اچکا کر پوچھا گیا۔

"کیونکہ میں تمہیں پسند نہیں کرتی اور نہ تم مجھے پسند کرتے ہو۔ کیا یہ وجہ کافی نہیں؟"

اب کی بار وہ بے بسی سے بولی۔

"مجھے پتہ ہے تم مجھے پسند نہیں کرتی۔ لیکن تم سے کس نے کہا کہ میں تمہیں پسند نہیں کرتا؟؟"

چہرے پر جھولتی لٹ کو کھینچ کر مصطفیٰ نے کہا۔ اور نور العین کا دل کیا سامنے کھڑے آدمی کا منہ توڑ دے۔

"مصطفیٰ کمال میرا صبر مت آزماؤ اور یہ نکاح رکواؤ۔"

نیلی آنکھوں نے آخری وارننگ دی تھی شاید وہ روک دے نکاح کو مگر آثار نظر نہیں آرہے تھے۔

"اگر اتنا ہی یہ نکاح رکوانے کا شوق ہے تو تم رکواؤ مجھے تو کوئی اعتراض نہیں محترمہ۔"

اس کا سکون ابھی تک ویسا ہی تھا بے سکون تو نیلی آنکھیں تھیں۔

"میں نے کیا تھا ابا کو انکار وہ نہیں مان رہے میری بات۔ تمہاری بات مان لیں گے مجھ سے زیادہ وہ تمہیں پسند کرتے ہیں۔۔"

اس نے بے بسی سے کہا۔

"لیکن مجھے کوئی اعتراض نہیں تو میں کیوں انکار کروں ڈیئر نورالعین؟"

نیلی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا گیا۔

"مصطفیٰ کمال میں تمہاری زندگی جہنم بنا دوں گی۔"

وہ آنکھوں میں بے تحاشہ غصہ لیئے اس کی جانب دیکھتے بولی مائلو کو نیچے اتارا اور بے اختیار ہاتھ کا مکا بنایا۔ جیسے مصطفیٰ کی نظروں نے دیکھ لیا اور بے اختیار مسکرایا۔ اور پھر اس کے اور اپنے بیچ وہ تھوڑا فاصلہ بھی ختم کرتے ہوئے اس کے کان کے قریب ہوا۔

"تمہارے ساتھ تو جہنم میں بھی رہ لونگا نورالعین زمان۔" یہ آخری بات مصطفیٰ نے بہت سنجیدگی اور عجیب انداز میں کہی تھی۔ نورالعین اپنی جگہ سن ہو گئی۔ مصطفیٰ نے اس کے شاکڈ

Clubb of Quality Content

چہرے کو دیکھا اور ہلکا سا مسکرا کر اس کے ساتھ سے نکل کر گھر کے اندر داخل ہو گیا۔

پیچھے نور ویسے ہی کھڑی تھی اور جب ہوش میں آئی تو بہت سارا غصہ دباتی اندر کی طرف بڑھ گئی۔

☆-----☆-----☆

نکاح سے دو دن پہلے مائدہ اس سے ملنے آئی تھی اور اب وہ نور کے سامنے سر جھکائے بیٹھی تھی کیونکہ جو بھی تھا خبر تو مائدہ نے بھی چھپائی تھی اس سے۔

"دیکھو نور سب نے کہا تھا کہ اسی میں تمہاری بہتری ہے کہ تمہیں نہ بتائیں اور پھر سہی وقت آنے پر بتا دیں ورنہ میں تمہیں بتانا چاہتی تھی کب سے لیکن سب نے کہا تھا کہ نا بتاؤ۔

"

مائدہ اسے ڈرتے ڈرتے بتا رہی تھی۔ کیونکہ اگر نور پھٹ پڑتی اس پر تو اس کی موت پکی تھی۔ مگر نور کی نظریں چپ چاپ اس کے چہرے کے گرد طواف کر رہی تھیں۔

"بہتری کا میں نے اچار ڈالنا ہے؟؟" اس نے یک دم اس کی جانب دیکھتے غصے سے کہا

جس پر مائدہ پیچھے ہوئی تھی۔ "تم نے بہت غلط کیا۔ تمہیں مجھے بتانا چاہئے تھا اگر مجھے پہلے پتا ہوتا تو اب تک میں یہ سب رکوا چکی ہوتی۔"

اب کی بار اس نے بے بسی سے بہت آہستگی سے کسی ہارے ہوئے انسان کی طرح دکھتے کہا۔ جس پر مائدہ کا سر جھک گیا۔

"آئی ایم سوری۔۔"

اس نے جھکے ہوئے سر کے ساتھ کہا۔

"کوئی بات نہیں تم کیوں معافی مانگ رہی ہو۔"

اس نے کہا تو یہی تھا مگر بہت اندر کہیں کچھ ٹوٹ گیا تھا۔

"لیکن اب جو ہونا تھا وہ تو ہو گیا اور تمہارے بھائی کو تو شوق ہے نا میرے ساتھ جہنم میں بھی رہنے کا۔ تو اب اسے پتا لگے گا کہ نورالعین زمان ہے کیا چیز اسے نہیں پتہ وہ کس دلدل میں خود کو دھکیل رہا ہے۔"

یکبارگی اس کا لہجہ بدل گیا اور مائدہ حیرانی سے اس کو دیکھنے لگی۔ ایسے بدلتے موسم اس

نے بس نورالعین کے ہی دیکھے تھے۔ وہ ایک ایک لفظ چبا چبا کر بول رہی تھی۔ اور اس کے ساتھ ہی کمرے سے نکل گئی۔ مائدہ بھی جلدی سے اس کے پیچھے بھاگی۔

☆-----☆-----☆

کل نکاح تھا اس کا۔ اس وقت گھر مہمانوں سے بھرا ہوا تھا۔ زہرا اور مائدہ دونوں کمرے میں تھیں جب کہ وہ گھر کے پچھلے حصے میں آئی ہوئی تھی جہاں پر زیادہ لوگ نہیں آتے تھے۔ اس کی گود میں آج بھی مائلو ہی تھی۔ اور ان کے خاندان والوں کا کہنا تھا کہ اس حصے میں جنات کا سایہ ہیں۔ مگر نورالعین نے تو کب کا جناتوں سے ڈرنا چھوڑ دیا تھا اس کی نظر میں اصل جن تو انسان تھے۔ رات کے دس بجے کا وقت تھا۔ اس نے اتنی ٹھنڈ میں بھی بس ایک کرتا اور اس کے ساتھ شلوار زیب تن کی ہوئی تھی۔ کاندھوں پر بس ایک چھوٹا سا اسٹالر۔ مگر اسے سردی نہیں لگ رہی تھی۔ وہ کسی اور جہاں میں پہنچی ہوئی تھی۔ اس کا چہرہ ہر قسم کے میک اپ سے عاری تھا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا مگر ہنوز خاموشی۔ اتنی خاموشی کے اب کانوں میں جیسے کسی کے چلنے کی آوازیں آنے لگی۔ اسے لگا کوئی چل رہا ہے۔ مگر

نہیں وہاں کون آسکتا ہے اس وقت؟ مگر اس کا خیال غلط ثابت ہوا۔

"اتنی سردی میں یہاں کیا کر رہی ہو؟" مصطفیٰ کی آواز پر وہ اچھلی مگر جلد ہی خود کو سنبھال لیا۔

"نظر نہیں آرہا؟ کھڑی ہوں۔ اپنے بخت کو کوس رہی ہوں۔" وہ تلخی سے بولتی رخ موڑ گئی۔ وہ اس کے قریب آیا۔ کالے رنگ کے شلوار قمیض کے ساتھ کالے رنگ کی ہی شال جو اس نے گلے میں پہنی ہوئی تھی۔

"اتنا خوبصورت بخت تو ہے تمہارا اسے کیوں کوس رہی ہو؟" نورالعین کو لگا وہ مسکرایا ہے۔ اسے اس وقت وہ یہاں کھڑا ازہر لگ رہا تھا۔ وہ کچھ دیر اکیلے رہنا چاہتی تھی۔

"بندہ اتنا خوش فہم بھی نہ ہو۔" سر جھٹکتی وہ بولی۔ سردی سے اس کے دانت بجنے لگے تھے اب مگر وہ ویسے ہی کھڑی رہی۔ اپنی جگہ سے ہلی تک نہیں۔

"آپ کی صحبت کا اثر ہو گیا ہے شاید۔" وہ اپنا شال اتارتا ہوا بولا جس پر نورالعین نے حیرانی سے اسے دیکھا۔

نالز کلب
Clubb of Quality Content

وہ اس کی بات پر حیران نہیں ہوئی تھی اس کی حرکت پر ہوئی تھی۔ اور اب کی بار تو وہ ساکت ہو گئی تھی۔ وہ اسے اپنی شال اوڑھا رہا تھا۔ اور پھر اس نے شال اس کے شانوں کے ارد گرد اچھے سے پھیلا کر مسکرا کر اسے دیکھا جبکہ وہ ویسی ہی کھڑی تھی۔ شل، ساکت، حیران۔۔

"مائلو دیکھو کیا کہہ رہی ہے تمہاری ماں۔!" وہ اس کی نظروں کو نظر انداز کرتا ہوا مائلو کو اس کی گود سے اٹھاتے ہوئے بولا جس پر وہ ہوش میں آئی مگر ہنوز خاموش رہی۔ وہ ویسے ہی مائلو سے باتیں کرنے میں مصروف تھا۔

"طبعیت ٹھیک ہے؟" مائلو کو گود میں اٹھائے وہ بنا اس کی جانب دیکھے پوچھنے لگا۔

"بلکل ٹھیک ہے!" وہ روکھا سا جواب دیتی رخ مڑ گئی۔ شال کو ابھی تک ہاتھ نہیں لگایا تھا۔

"مائلو زیادہ تنگ تو نہیں کرتی؟" کچھ اور نہ سوجھا تو یہی پوچھ لیا۔

"نہیں مگر مائلو کے صاحب سے تنگ آگئی ہوں!" وہ بے رخی سے بولی جس پر اس نے

سر جھکا کر مسکراہٹ چھپائی تھی۔

" کتنی؟؟" وہ شاید بات کو طول دینا چاہتا تھا۔

"بہت زیادہ!" وہ دونوں نہیں جانتے تھے کیوں وہ اس وقت یہاں بیٹھے بے تکی باتیں کر رہے تھے۔

"اگر تم چاہتے تو تم یہ سب رکوا سکتے تھے۔۔!" چند لمحوں بعد نورالعین کی آواز پر وہ خیالوں سے جاگا تھا اور اس کی بات پر غور کیا۔ مائلو کو دیکھا جو آرام سے اس کی گود میں بیٹھی تھی۔

"سارا مسئلہ اس چاہ کا ہی تو تھا وہ چاہتا ہی تو نہیں تھا کہ یہ نکاح رک جائے اسے تو کب سے اسی کی چاہ تھی۔"

اس نے بے اختیار مائلو کو دیکھا اس نے اسی لئے تو مائلو بھی اس کو گفٹ کی تھی کہ وہ اس حادثے کو بھلا دے۔ اسے اس کی پرواہ تھی وہ اسے ہر دکھ ہر تکلیف سے بچانا چاہتا تھا اس کی ہر تکلیف اپنے سر لینا چاہتا تھا۔

"ابھی تک یہاں کیوں بیٹھے ہو؟" اس کو خیالوں سے نورالعین کی آواز نے آزاد کرایا۔

نویلز کلب
Clubb of Quality Content!

"جب تک تم بیٹھی ہو تب تک میں بھی بیٹھا ہوں!" وہ آرام سے بولا نورالعین نے سلگ کر اسے دیکھا۔ مگر پھر بنا کچھ کہے اسے نظر انداز کر کے اٹھی مائلو کو اس کی گود سے لیا اور بے دھیانی میں اس کا شال اپنے کندھے پر درست کرتی اندر کی جانب بڑھی۔ جب پیچھے سے اس نے اس کی آواز سنی۔

"خود کو تھکاؤ نہیں۔ جاؤ اور جا کر آرام کرنا۔" اس کا لہجہ میٹھا تھا۔ مگر وہ آگے بڑھتی گئی۔ جبکہ پیچھے وہ مسکرایا تھا۔

وہ کمرے کے اندر داخل ہوئی تو سانس چڑھی ہوئی تھی۔ زہرا اور مائدہ نے حیرانی سے اسے دیکھا۔

"کیا ہوا؟ سانس کیوں پھولی ہوئی ہے؟" زہرا کی بات پوری ہونے سے پہلے مائدہ کی بات پر نورالعین کو کرنٹ لگا تھا۔

"ارے۔۔یہ تو مصطفیٰ لالا کی شال ہے۔ تمہارے پاس کہاں سے آگئی؟؟" اس نے نظریں دونوں پر گاڑھیں جب کے الفاظ گم ہو گئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"وہ۔۔میں۔۔ہاں میں گئی تھی۔۔" بمشکل بات پوری کرتی وہ ان دونوں کی جانب دیکھنے لگی۔ زہرا نے اسے دیکھا اور اپنے پاس بلایا۔

"ادھر آؤ۔ بیٹھو۔ مائدہ پانی لاؤ۔۔" مائدہ کو کہتی وہ اس کا ہاتھ سہلانے لگی۔ حالانکہ وہ بلکل ٹھیک تھی مگر گھبرا گئی تھی۔

"یہ لو پیو۔" مائدہ نے پانی کا گلاس اس کے آگے کرتے ہوئے کہا۔ اس نے ایک ہی سانس میں پورا گلاس ختم کر دیا۔ اور پھر دونوں کو دیکھا۔

"کیا ہوا؟"

"یہ تو تم بتاؤ کیا ہوا؟" زہرا نے اس کے سوال پر سوال کیا۔

"میں بیک سائیڈ پر گئی تھی وہاں سردی تھی۔۔" اس نے دونوں کو دیکھتے ہوئے بات شروع کی وہ دونوں غور سے سن رہی تھی۔ مگر مائدہ کی نظریں اپنے لالا کے چادر پر تھیں۔" تو وہاں پتہ نہیں مصطفیٰ کہاں سے آگیا۔۔۔" آخری بات بتاتے ہوئے نجانے کیوں اس کی زبان لڑکھڑا گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"ہاں پھر؟"مائدہ کے پوچھنے پر اس نے ایک خونخوار نظر اس پر ڈالی۔

"بتا رہی ہوں ناں۔۔"

"تو جلدی بتاؤ۔ سسپنس کیوں پھیلا رہی ہو۔۔"مائدہ سے صبر نہیں ہو رہا تھا۔

"چپ کرو دونوں۔ نور بتاؤ کیا ہوا میرا دل گھبرا رہا ہے۔"زہرا نے دونوں کو خاموش کروا کر پوچھا۔

"کچھ نہیں ہوا۔۔اس نے بس۔۔بس یہ شال مجھے پہنائی کیوں کہ مجھے سردی لگ رہی تھی۔اور پھر میں آگئی۔"اس نے بات مکمل کر کے دونوں کو دیکھا۔مائدہ کا چہرہ ہنسی ضبط کرنے کی وجہ سے سرخ ہو گیا تھا جبکہ زہرا کے چہرے پر نا چاہتے ہوئے بھی مسکراہٹ آئی تھی۔وہ جزبز ہوئی تھی۔مائلو اس کی گود میں ہی لیٹی تھی۔

"ہاں تو۔۔کیا ہوا۔۔؟"اس نے بے اختیار خود کو دلاسہ دیا۔

"کچھ نہیں۔ہم نے تو کچھ نہیں کہا۔"مائدہ نے اپنی ہنسی کا گلا گھونٹتے ہوئے بمشکل کہا۔

"کچھ کہنا بھی نہیں۔۔"اس نے غصے سے کہا اور اٹھی۔اٹھتے ساتھ ہی اس کو یاد آیا اس

نے ابھی تک شال ویسے ہی اوڑھی ہوئی ہے۔ اس نے بے اختیار شال اتاری اور مائدہ کے سامنے رکھی۔

"یہ اپنے لالا کو دے دینا۔ اور اسے کہنا مجھے ضرورت نہیں ہے۔" کہتی وہ اپنے بیڈ کی جانب بڑھی اور کمبل سر تک تان لی۔

اس کے چہرہ چھپانے کے ساتھ ہی زہرا اور مائدہ کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

"مہندی تو لگوا لو نور العین۔۔" مائدہ قہقہے کے درمیاں بولی۔

"نہیں لگانی مجھے مہندی۔۔" کمبل کے اندر سے زور و شور سے آواز آئی۔ جس پر زہرا اور مائدہ کے لئے اب ہنسی ضبط کرنا مشکل ہو گیا تھا۔

☆-----☆-----☆

اور پھر آخر کار نکاح کا دن بھی آن پہنچا۔

نور العین اور زہرا دونوں پارلر میں تھیں ان کے ساتھ مائدہ بھی موجود تھی۔ جیسے ہی زہرا کا میک اپ مکمل ہوا وہ نور کی طرف مڑی جو پہلے سے تیار ہوئی بیٹھی تھی۔

"ماشاءاللہ نور تم تو بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔"

Clubb of Quality Content

سفید نکاح کا جوڑا جس پہ ہلکا گولڈن کام ہوا تھا ہلکا سا میک اپ اور نازک جیولری پہنے ہاتھوں پہ مہندی لگائے

(جو مائدہ نے اسے رات کو ہی زبردستی لگائی تھی ورنہ وہ تو جب بستر میں گھسی تو نکلنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی) بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

"آپ بھی کم نہیں لگ رہی ہیں آپی۔"

نور نے خود کی تعریف کو نظر انداز کر کے زہرا کو دیکھا جس پہ آج الگ ہی روپ آیا تھا۔

دونوں بہنوں کو نظر بھر کر دیکھتی مائدہ آگے آئی اور دونوں کو گلے لگا کر ساتھ لگا لیا۔

"میں آپ دونوں سے بہت پیار کرتی ہوں۔" مائدہ نے کہتے ہوئے زہرا اور نور کے گرد گھیرا تنگ کیا۔

تینوں جیسے ہی الگ ہوئیں مائدہ کے فون پر حمدان کی کال آنے لگی جو کہہ رہا تھا کہ اگر وہ لوگ تیار ہیں تو باہر آجائیں کیونکہ وہ آچکا تھا۔

جب وہ تینوں باہر آئیں تو حمدان نے ان کو دیکھ کر گاڑی کے دروازے کھولے اور خود

بھی ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔

"ماشاءاللہ۔ تینوں بہت پیاری لگ رہی ہو۔" اس نے تینوں کی کھلے دل سے تعریف کی تھی اور گاڑی گھر کی طرف موڑ دی۔ کیونکہ نکاح کا فنکشن چھوٹا سا تھا اتنے لوگ نہیں تھے بس خاندان والے ہی مدعو تھے۔ اس لئے نکاح کا فنکشن گھر میں ہی رکھا گیا تھا۔

"تم بھی بہت پیارے لگ رہے ہو پارٹنر۔"

نور نے اسے مسکرا کر دیکھتے کہا۔ جو نیلے رنگ کی شلوار قمیض میں واقعی پیارا لگ رہا تھا۔

"میں کب پیارا نہیں لگتا پارٹنر؟؟" حمدان نے ڈرائیو کرتے ہوئے زرا سا رخ موڑ کر کہا جس پر نورالعین کے چہرے پر بھی مسکراہٹ پھیل گئی۔

اب وہ لوگ ہلکی پھلکی گفتگو کر رہے تھے کیونکہ ان کا گھر پارلر سے زرا فاصلے پر تھا تو راستہ لمبا تھا۔ نور ان سے بات تو کر رہی تھی لیکن اس کا دماغ آج کے فنکشن کی وجہ سے الجھا ہوا تھا۔ بے دھیانی میں وہ کسی سوال کا جواب دیتی اور کسی کا بلکل دیتی ہی نہیں۔

جیسے ہی گاڑی گھر کے پاس آ کر رکی سب سے پہلے مائدہ اتری تھی پھر نور اور اس کے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بعد زہرا۔ دروازے میں ہی سیدہ بیگم اور باقی لوگ کھڑے تھے ان کے استقبال کے لئے۔

ان دونوں کو اندر لایا گیا اور لان کی طرف لے گئے جہاں سارے انتظامات کیے گئے تھے نکاح کے فنکشن کے مطابق ہلکا سا سفید پھولوں کا ڈیکوریشن بہت پیارا الگ رہا تھا۔ دونوں کو سٹیج پر بیٹھایا گیا تو کئی لوگوں کے منہ سے بے ساختہ ماشاءاللہ نکلا تھا بہت سارے لوگوں نے مصطفیٰ اور ارتضیٰ کی قسمت پہ رشک کیا تھا۔ وہ دونوں لگ ہی اتنی پیاری رہی تھیں۔

سیدہ بیگم دونوں کے قریب آئیں اور ان کے ماتھے چوم کر ان کو دعائیں دے کر سٹیج سے نیچے اتر آئیں۔

کمال صاحب کی فیملی آچکی تھی عورتیں ساری لان میں تھیں جبکہ مردوں کے لئے حجرے میں الگ سے انتظام کیا گیا تھا۔

اب بس زہرا کی سسرال والوں کا انتظار تھا جو راستے میں ہی تھے۔ اور ان کے بعد نکاح کا فریضہ انجام دیا جانے والا تھا۔

☆-----☆-----☆

کچھ دیر بعد زہرا کے سسرال والے بھی آ گئے تھے اور نکاح کی تیاری ہو رہی تھی پہلے زہرا کا نکاح تھا اس کے بعد نورالعین کا۔

کچھ دیر میں مرد اندر آ گئے زہرا کے نکاح کے لئے۔

اور اس کی دائیں جانب بیٹھی نور تھر تھر کانپ رہی تھی، کہ جس سے وہ ساری زندگی چڑتی رہی، جس سے نفرت کرتی رہی، اب ساری زندگی اسی کے نام کرنے جا رہی تھی۔

زہرا کا نکاح ہو چکا تو اس نے لوگوں کی نظریں خود پر محسوس کیں۔ اور پھر جیسے ہی مولوی نے اس سے اس کے حقوق کسی اور کے نام کرنے کا پوچھا، اسے اپنے جسم سے ساری توانائی نکلتی محسوس ہوئی، اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی۔ ایسے لگا جیسے مولوی نے اس سے اس کی ساری توانائی اپنے ان کچھ لفظوں سے چوس لی ہو۔ اس کا دماغ کہیں اور تھا جب کسی نے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کہ تسلی دی تھی۔ مولوی صاحب نے دوبارہ پوچھا تھا۔

"نورالعین زمان ولد زمان عالم آپ کا نکاح مصطفیٰ کمال کے ساتھ حق مہر ایک لاکھ روپے سکہ رائج الوقت طے کیا جاتا ہے کیا آپ کو قبول ہے؟"

"قبول ہے۔"

اس نے آہستگی سے کہا۔ اور اپنے کہے الفاظ اس کے کانوں میں گونجنے لگے۔

"اگر میرے لئے وہ آخری شخص بھی ہوا تب بھی میں اس پر تھوکوں گی بھی نہیں"

مولوی صاحب نے دوبارہ پوچھا۔ اس نے دوبارہ وہی جواب دیا۔

اپنا آپ اس شخص سے منسوب کر دیا تھا۔ جس سے اس نے ساری زندگی پناہ مانگی تھی

جس کے وہ منہ بھی نہیں لگنا چاہتی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اور اب مولوی صاحب نے آخری دفعہ پوچھا اور اس نے

"قبول ہے۔"

کہا تھا اور ایسا لگا جیسے جسم سے آج صحیح معنوں میں جان نکلی ہو۔ جیسے اسے آج پتا چلا ہو

کہ بے بسی صحیح معنوں میں کیا ہوتی ہے اس پر قیامت گزری تھی اور اس نے سہہ لی تھی

اسے لگا تھا کہ اگر خود کو مصطفیٰ کے نام سے منسوب ہو کر بھی کچھ نہیں ہوا تو آگے اور بہت

بڑے کارناموں سے بھی لڑ لیگی۔

اور پھر اس نے نظر اٹھا کر اپنے بائیں جانب ساتھ کھڑے باپ کو دیکھا جو شکر گزار نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا اپنی ماں کو دیکھا جو مسکرا کر اسے اپنی آنکھوں سے چوم رہی تھی۔

اپنے ساتھ بیٹھی زہرا کو دیکھا جو اس کو گلے سے لگا کر پیار کر رہی تھی دعا دے رہی تھی۔

تب اس نے سوچا کہ اب اس کا امتحان شروع ہوا ہے۔

کیونکہ وہ ایسے انسان سے منسوب ہو گئی تھی جس سے اس نے سب سے زیادہ نفرت کی تھی اور اب تو اس کا چہرہ بھی نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مگر ہمارے چاہنے یا نا چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ ہوتا وہی ہے جو اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں اور بھلائی بھی اسی میں ہوتی ہے۔ اور پھر جب اس کی نظر اٹھی تو سامنے منظر کو دیکھ کر ٹھہر گئی۔

مصطفیٰ اور ارتضیٰ دونوں اندر آ گئے تھے۔ ان کا رخ سٹیج کی طرف تھا۔ نور العین نے مصطفیٰ کو دیکھا جو سفید شلوار قمیض پہنے ساتھ کالی چادر کندھوں پر ڈالے سامنے سے آ رہا تھا۔

مسکرا کر ارتضیٰ سے کچھ کہتا ہوا، آج کچھ بدلا بدلا لگ رہا تھا۔ یا شاید اس کی نظر بدل گئی تھی۔

اور پھر جب وہ اس کے سامنے آیا اور اس کے سنگ بیٹھ گیا۔ تو اس کا دل اچھل کر حلق میں آ گیا۔ مگر لوگوں کو لگا اب منظر مکمل ہو گیا ہے۔

مصطفیٰ نے زرا سا رخ موڑ کر نور العین کو دیکھا۔ اور اس کو لگا جیسے اگر اس نے نظریں نہیں ہٹائیں تو وہ اس کے دل کے سارے راز جان لیگی اور وہ تھا بھی کھلی کتاب۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آج تو بجلیاں گرا رہی ہو محترمہ۔"

وہ اس کی جانب جھکتا اس کے کان میں بولا اور وہ سن ہو گئی۔ ایک تو اتنا قریب بیٹھا تھا بدتمیز۔۔ اوپر سے اس کی باتیں۔

"اف مصطفیٰ مجھ سے دور رہو نہیں تو بہت برا پیش آؤنگی تم ابھی مجھے جانتے نہیں۔"

اس کی آواز ہلکی تھی مگر اس میں غصہ جھلک رہا تھا۔ اس سے اونچا وہ بول نہیں سکتی تھی کیونکہ آس پاس لوگ موجود تھے۔

"اچھا اب تو مجھے پرمٹ مل چکا ہے تمہارے قریب رہنے کا اب تو تم کچھ نہیں کہہ سکتی۔ میری عورت ہو گئی ہو اب۔"

وہ ہنوز ویسے ہی بیٹھا ہلکی سی آواز میں کہہ رہا تھا حالانکہ اس کی نظریں سامنے لوگوں پر جمی تھیں۔

اور مسکراہٹ تو اس کے لبوں سے جدا نہیں ہو رہی تھی ایسا لگ رہا تھا جیسے پوری کائنات پا لی ہو اس نے۔ نورالعین کو بے اختیار اس پر غصہ آیا۔

"تمہیں کیا لگ رہا ہے یہ سب کہتے ہوئے تم اچھے لگ رہے ہو ہاں؟" وہ اسے دیکھتے ہوئے اس پر طنز کر رہی تھی۔ "قسم سے اتنے چیپ لگ رہے ہو کہ میں تمہیں بتا نہیں سکتی۔ اسی لئے تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ تم چپ رہو۔"

"اور آئندہ مجھ پر رعب ڈالنے کی کوشش کی تو اچھا نہیں ہو گا تمہارے لئے۔"

وہ غرا کر اسے دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی اور یکبارگی سے اس نے بھی اس کی جانب دیکھا۔ دونوں کی نظریں ملیں۔ مصطفیٰ کی نظریں جیسے کچھ کہہ رہی تھیں۔ جیسے کہہ رہی ہوں کہ

مجھے پڑھو نورالعین۔ جانو کہ تم میرے لئے کیا ہو۔ نورالعین نے بے ساختہ نظریں پھیر لیں اور سامنے دیکھنے لگی۔ کچھ بھی ہو وہ فلحال اپنے مقصد سے نہیں ہٹ سکتی تھی اور نہ اس کی باتوں میں آنے والی تھی۔ لوگ آجا رہے تھے مبارکباد دے رہے تھے دونوں جوڑوں کو سراہ رہے تھے تعریف کر رہے تھے۔ کچھ دیر بعد کھانا کھل جانے کی خبر آئی تھی تو لوگ کھانا کھانے چلے گئے جس کا انتظام الگ سے کیا گیا تھا۔ اب صرف گنتی کہ کچھ ہی لوگ لان میں رہ گئے تھے۔ مائدہ کبھی ادھر بھاگ رہی تھی تو کبھی ادھر۔ زہرا ارتضیٰ کی کسی بات پر جھینپ کر مسکرا رہی تھی جو اب اسے ایک خوبصورت انگھوٹھی پہنا رہا تھا۔

"اب تم اسے کبھی نہیں اتارو گی میری محبت کی نشانی ہے یہ۔" ارتضیٰ مسکرا کہ اسے بتا رہا تھا، جتا رہا تھ وہ مسکرا کر سر ہلا رہی تھی۔

"تمہارے لئے کچھ لایا ہوں محترمہ۔۔" مصطفیٰ نے نور کی جانب مڑتے ہوئے کہا۔

"مجھے نہیں چاہیے۔۔" وہ ناک کی سیدھ میں دیکھتے ہوئے بولی۔

"دیکھ تو لو میڈم۔۔" وہ بضد ہوا۔

Clubb of Quality Content

"نہیں دیکھنا مجھے۔"وہ بھی نورالعین تھی۔

"لیکن میں نے تمہارے لئے لیا ہے۔۔" مصطفیٰ کی آواز آہستہ تھی۔

"میں نے کہا تھا؟؟"نورالعین اس کی جانب مڑتی بولی۔

"نہیں تم نے نہیں کہا تھا میں نے تمہارے لئے اپنی مرضی سے لیا ہے۔"

"اور میں کب سے تمہاری مرضی کی چیزیں پہننے لگی؟؟"

وہ طنزیہ لہجے میں پوچھنے لگی۔ مصطفیٰ نے بے اختیار گہری سانس لی۔

"لیکن تمہیں لینا ہو گا چاہے تم پہننا چاہو یا نہیں۔"اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے کہا اور جیب سے ایک خوبصورت بریسلٹ نکالا جس پر انفینٹی کا سائن بنا تھا۔اس سائن کے ساتھ ایک خوبصورت سوان بھی لٹک رہا تھا۔اس نے وہ بریسلٹ اس کے ہاتھ پر رکھا اور اسے دیکھنے لگا۔

"ایک بار کہہ دیا نہیں چاہیے تو نہیں چاہیے نا میرا دماغ کیوں کھا رہے ہو؟؟"نورالعین نے بریسلٹ دوبارہ اس کے ہاتھ پر رکھ دیا۔

"تم اسے پہننا نہیں چاہتی مجھے پتا ہے لیکن رکھ لو ہو سکتا ہے کسی دن تمہارا اسے پہننے کا دل کرے۔"اس کی آواز پہلے سے بھی آہستہ ہو گئی۔

"اور جس دن تم نے اسے پہنا اس دن مجھے یقین ہو جائے گا کہ جس سفر پر میں نکلا ہوں اس پر میں اکیلا نہیں ہوں نورالعین زمان میرے ساتھ ہے۔"

مصطفیٰ نے بریسلٹ اس کی گود میں رکھتے کہا اور چہرہ دوسری جانب کیا۔اب وہ بریسلٹ نورالعین کے گود میں رکھا ہوا تھا اس نے لے لیا تھا لیکن یہ طے تھا وہ یہ بریسلٹ نہیں پہننے والی تھی اس زندگی میں تو کبھی نہیں۔

شام ہو چکی تھی اندھیرا چھا چکا تھا کچھ لوگ جا چکے تھے کچھ ابھی تک موجود تھے وہ لوگ بھی لان سے اندر آ گئے تھے نکاح کا فنکشن اختتام کو پہنچ چکا تھا۔زہرا کے سسرال والے جا چکے تھے کیونکہ کل بارات تھی اور سب نے تیاری کرنی تھی۔اب صرف کمال صاحب کی فیملی تھی نور لوگوں کے گھر اور کچھ خاندان والے جو زہرا کی شادی اٹینڈ کرنے آئے تھے۔

مائدہ نورالعین کے ساتھ بیٹھی تھی اس نے نکاح کا جوڑا بدل لیا تھا اور اس وقت گھر کے سادہ

Clubb of Quality Content

سے کپڑوں میں ملبوس تھی۔ وہ دونوں ایک ہی صوفے پر بیٹھی تھیں۔ نورالعین کے ذہن میں بہت کچھ چل رہا تھا سب کے سوالوں کے جوابات ہوں،ہاں میں دے رہی تھی۔

اکثر ہماری زندگی میں ایسے فیصلے ہو جاتے ہیں جن کے بارے میں ہم نے سوچا بھی نہیں ہوتا ہم چاہے جتنا بھی ان فیصلوں کو روکنے کی کوشش کریں انہیں روک نہیں پاتے کیونکہ وہ فیصلے پہلے سے لکھے ہوتے ہے ہم چاہیں بھی تو نہیں بدل سکتے۔

"نور تم ٹھیک ہو؟؟"

مائدہ نے اس کا کندھا ہلایا تو وہ ہوش میں آئی اور اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"میں پوچھ رہی تھی تم ٹھیک ہو؟؟اگر تھکی ہوئی ہو تو چلو ویسے بھی بہت لیٹ ہو گیا ہے سونے چلتے ہے۔"

نور نے اسے دیکھا اور پھر ہاں میں سر ہلا کے وہ دونوں نور کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

آج کا دن بہت بھاری تھا بہت زیادہ۔

وہ دونوں کمرے میں آ کر نور کے بیڈ پر بیٹھ گئیں۔

"اب کیا ہو گا مائدہ؟"

نور نے اسے دیکھتے عجیب انداز میں پوچھا۔

"کچھ نہیں ہو گا جو ہونا تھا ہو گیا۔ مصطفیٰ لالا بہت اچھے ہیں تم سے پیار کریں گے بے فکر ہو جاؤ۔"

مائدہ بستر پھیلاتے ہوئے کندھوں کو ہلا کر بولی۔

"بدتمیز۔۔"نور العین اس کی جانب تکیہ اچھالتے بولی۔

"مائدہ تمہیں پتہ ہے لوگ کہتے ہیں نکاح کے بعد لڑکیوں کے دل بدل جاتے ہے چاہے شادی ان کی پسند سے ہو یا نا ہو لیکن بعد میں انہیں اپنے شوہر سے محبت ہو جاتی ہے۔۔ تو کیا مجھے بھی تمہارے لالا سے۔۔۔۔"

کچھ دیر بعد جب وہ دونوں بستر پر لیٹیں تو مائدہ کو اس کی آواز سُنائی دی۔ اس نے بات شروع کر کے کہاں پر ختم کی تھی۔

"تو تمہیں کیا لگتا ہے؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

مائدہ نے بستر پر لیٹتے ہوئے اس کی جانب مڑ کر پوچھا۔

"مجھے نہیں پتہ۔"

نورالعین سیدھی لیٹی تھی آنکھیں چھت پر ٹکی ہوئی تھیں۔ مگر اس کی آواز آہستہ تھی۔

بہت آہستہ جو بمشکل مائدہ سن سکی۔

"تمہیں ڈر لگ رہا ہے نورالعین زمان کہ کہیں تمہیں مصطفیٰ کمال سے محبت نہ ہو جائے۔"

مائدہ نے اس کا رخ اپنی جانب کرتے ہوئے کہا۔

"تم چاہے ساری دنیا کے لئے ایک پہیلی ہو نورالعین لیکن میرے لئے نہیں میں تمہیں جانتی ہوں آنکھیں بند کر کے تمہارا چہرہ پڑھ سکتی ہوں۔ تمہیں کیا لگتا ہے مجھے نہیں معلوم تمہارے دماغ میں کیا چل رہا ہے۔" مائدہ آہستہ آواز میں اسے بتا رہی تھی۔ اور وہ ساکت بس سن رہی تھی نظریں ہنوز چھت پر ٹکی تھی۔

"مجھے سب پتہ ہے نور کیونکہ میں صرف مائدہ، مصطفیٰ کمال کی بہن نہیں ہوں۔" ہلکا سا

سانس اندر کھینچ کر مائدہ دوبارہ گویا ہوئی۔

"میں تمہاری دوست ہوں تمہاری بچپن کی دوست تمہاری ساتھی، تمہاری ہمراز، ہمارا بچپن ایک ساتھ گزرا ہے، ایک ہی گھر میں ہم دونوں بڑی ہوئی ہیں، میں تمہارا ہر قدم پہچانتی ہوں۔ بس میں تمہیں یہی کہوں گی کہ جو جیسے ہو رہا ہے اسے ویسے ہی ہونے دو سب کچھ وقت اور حالات پر چھوڑ دو۔"

مائدہ نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے کہا۔

"وقت سب صحیح کر دیتا ہے ہر گھاؤ بھر دیتا ہے ہر چیز بدل دیتا ہے جزبات، تعلقات، رشتے، خود کو وقت کے اور اللہ کے حوالے کر و اپنے ہر فیصلے پر خوش ہو جاؤ اور پھر دیکھنا سب ٹھیک ہو جائے گا۔"

مائدہ نے اسے بہت کچھ سمجھایا تھا اور وہ سنتی رہی سر ہلاتی رہی۔ بہت دیر تک وہ دونوں باتیں کرتی رہیں اور پھر نور کو پتا نہیں چلا کب وہ سو گئی۔ ہاں اس کو مائدہ کی بس آخری بات یاد تھی جو اس نے کہی تھی۔

"یہ نکاح لالا کی پسند اور رضامندی سے ہوا ہے نور اور وہ ہمیشہ تمہارا خیال رکھیں گے بس انکا دل نہیں دکھانا۔"

☆------☆------☆

اس کی آنکھ مائدہ کے اٹھانے پر کھلی تھی۔

"تم نے تیار نہیں ہونا نور کیا کرتی ہو یار اٹھو بارات ہے آج کیا بھول گئی ہو؟؟بارہ بج چکے ہے اور تم ہو کہ اُٹھ ہی نہیں رہی۔"

مائدہ غصے سے اس کو گھورتے ہوئے بول رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہاں ہاں اٹھ رہی ہوں میری ماں۔"

نور نے کسمسا کر آنکھیں کھولیں اور بستر سے نکلی۔ جیسے ہی وہ واشروم کی طرف بڑھی۔

"یہ کپڑے تو لے لو پاگل عورت۔"

مائدہ نے اس کے کپڑوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ جس پر اس نے سر ہلایا اور کپڑے اٹھا کر واشروم کی طرف بڑھ گئی۔

پیچھے مائدہ پوری طرح تیار ہو کر اب کانوں میں ٹاپس ڈال رہی تھی اور جب وہ اپنا دوپٹہ سیٹ کر رہی تھی تب نور العین واشروم سے باہر نکلی۔ ہلکے گلابی رنگ کا ٹخنوں تک آتا فراک، چوڑی دار پاجامہ پہنے اس کی طرف دیکھ کر مسکرائی۔

"مائدہ بیگم تم تو تیار بھی ہو گئی ہو۔"

نور العین نے اسے چھیڑتے ہوئے کہا۔

"ہاں اب تم بھی شرم کر کے تیار ہو جاؤ سب ہال کے لئے نکل چکے ہیں۔"

مائدہ نے اسے شرم دلانے والی مسکراہٹ سے دیکھتے ہوئے کہا جس پر وہ آنکھوں کو گھماتی سنگار میز کی طرف بڑھی۔

"اچھا میں بس ابھی ریڈی ہو جاتی ہوں۔۔ مائلو کدھر ہیں میں اسے کل سے نہیں دیکھا۔" وہ مائدہ کو کہتی پوچھنے لگی۔

"وہ نیچے ہیں میں نے اسے دیکھا ابھی جب میں ناشتہ کر رہی تھی۔" مائدہ نے اسے بتایا۔" تم تیار ہو جاؤ میں تمہارے لئے کھانے کو کچھ لاتی ہوں۔ اور ہلکا میک اپ نہیں کرنا تم بھی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ایک دن کی دلہن ہو۔ مصطفیٰ لالا کے بھی کچھ ارمان ہوں گے۔"

باہر نکلتی مائدہ نے اس سے کہا اور بھاگ گئی۔ مصطفیٰ کے یاد آتے ہی اس کے حلق میں گرہیں پڑنے لگی تھیں جیسے حلق میں کچھ تلخ اٹک گیا ہو۔

مائدہ جا چکی تھی اور وہ اب تیار بھی نہیں ہونا چاہتی تھی لیکن تیار تو ہونا تھا۔ آنکھوں پر ہلکا گلابی شیڈ لگا کر آئی لائنر لگایا اور اس کے ساتھ مسکارا، ہلکی براؤن لپ سٹک، گالوں پہ ہلکا سا بلش لگا کے تقریباً پندرہ منٹ میں وہ تیار ہو چکی تھی اور اتنی سی تیاری میں بھی وہ کوئی اپسرا لگ رہی تھی اس کی نیلی آنکھیں چمک رہی تھیں۔ جیسے گہرا سمندر۔ مائدہ نے نیچے سے اسے پکارا تو وہ ہیل پہن کر نیچے چلی آئی۔ مائلو مائدہ کی گود میں تھی۔ اور اس وقت تقریباً سب لوگ جا چکے تھے کچھ بزرگ عورتیں رہ گئی تھیں جو جانا نہیں چاہتی تھیں۔ وہ کچن میں کھڑی سینڈوچ اور چائے لے رہی تھی جب مصطفیٰ اندر آیا اور اسے دیکھ کر ٹھہر گیا۔

گلابی فراک، ہاتھوں پہ لگی مہندی، بال کھلے چھوڑے کچھ پیچھے ڈال رکھے تھے اور کچھ آگے تھے اور کانوں میں پیارے جھمکے ڈالے وہ کوئی اور ہی نور العین لگ رہی تھی۔ اس نے

ہلکا سا کھنکار کر اسے متوجہ کیا نور العین نے اسے دیکھا جو کالی شلوار قمیض پہ کالی چادر کندھوں پہ ڈالے،بال جیل سے پیچھے جمائے بڑا ڈیشنگ لگ رہا تھا(ہونہہ مجھے کیا جیسے بھی لگے)اس نے نظر انداز کر دیا اور اپنے ناشتے کی طرف متوجہ ہوئی۔

'لالا ہم تیار ہیں بس نور العین ناشتہ کر لے۔"مائدہ جو ابھی اندر آئی تھی مصطفیٰ کو دیکھتی فوراً بولی۔

"چلو ٹھیک ہے میں گاڑی میں دونوں کا انتظار کر رہا ہوں جلدی آنا۔" مصطفیٰ نے مائدہ کی طرف دیکھا اور کچن سے باہر نکل گیا۔

پانچ منٹ کے بعد وہ دونوں گھر کے گیٹ سے باہر نکلتی ہوئی دیکھائی دیں۔نور مائدہ کی کسی بات پہ مسکرا رہی تھی اس کی گود میں مائلو تھی۔ مصطفیٰ نے اسے نظر بھر کر دیکھا۔وہ جیسے ہی گاڑی کے نزدیک آئی مائدہ نے اسے آگے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"نہیں۔مائدہ بلکل نہیں۔"

نور نے اس کی نفی کی تھی ابھی وہ پیچھے بیٹھتی کہ مصطفیٰ کی بات پر ٹھر گئی۔جو کھڑکی سے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس کی جانب دیکھتے ہوئے بول رہا تھا۔

"محترمہ آپ میرے ساتھ آگے بیٹھ سکتی ہیں۔۔ یقین کریں میری کمپنی کافی اچھی ہے آپ انجوائے کریں گی۔"

"میں تمہارے ساتھ کسی سیر سپاٹوں پر نہیں جا رہی جو میں تمہاری کمپنی کو انجوائے کرونگی۔" جواب دے کر وہ مڑتی دوسری جانب بیٹھنے لگی جب دوبارہ سے اس کی بات پر رکی۔

"تو بس پھر تو واقعی ٹھیک ہے دس منٹ کا راستہ ہے جلدی کٹ جائے گا۔" وہ ہنوز مسکرا رہا تھا۔

"تمہارے ساتھ تو پانچ منٹ بھی نہ گزاروں میں۔" اس کی زباں گولے برسا رہی تھی۔

مائلو اس کے ساتھ گود میں تھی اور ان کی لڑائی بغور دیکھ رہی تھی۔

"لیکن اب تو پوری زندگی میرے ساتھ، میرے نام کر چکی ہو۔"

مصطفیٰ کی بات نے اس کو ساکن کر دیا۔ وہ تو بھول گئی تھی۔

"کیا ہے لالا مڑا آپ لوگ بیچ سڑک پر بچوں کی طرح لڑ رہے ہیں۔"

مائدہ کی آواز پر وہ خیالوں سے جاگی۔

"میں تو نہیں لڑ رہا تمہاری بھابھی اور میری بیوی لڑ رہی ہے۔"

نور اسے دیکھ کر رہ گئی کس استحقاق سے وہ میری بیوی کہہ رہا تھا اللہ اُس کے گال یک دم لال ہو گئے شرم سے نظریں جھکائیں اور یہاں اس کی بس ہو گئی۔

آگے والی سیٹ کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گئی اور دروازہ زور سے اپنے پیچھے بند کیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مائلو نے بے اختیار میاؤں کیا تھا۔ (آؤچ)

مصطفیٰ ہلکا سا مسکرایا اور مائدہ کے بیٹھنے کے ساتھ ہی گاڑی سٹارٹ کر دی۔ باقی کے راستے میں کوئی کچھ نہیں بولا۔ جیسے ہی وہ ہال پہنچے سب سے پہلے اترنے والی نور العین تھی۔ اور جب مائدہ اترنے لگی تو مصطفیٰ نے اس کو زرا مسکرا کر دیکھا اور اس کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے ساتھ ہی مائدہ بھی اندر کی طرف بڑھ گئی۔ دونوں کے اترنے کے بعد مصطفیٰ گاڑی پارک کر کے مردوں والی جگہ کی طرف بڑھ گیا۔

☆------☆------☆

ہال میں داخل ہوتے ہی وہ مائدہ پر برس پڑی کہ کیوں اسے آگے بٹھا دیا مائدہ اسے سمجھایا بھی مگر وہ سمجھ ہی نہیں رہی تھی۔

"تم خود بیٹھ جاتی آگے مجھے کیوں بٹھایا؟"

"دیکھو میں جب آگے بیٹھتی ہوں تو میرا دل خراب ہو جاتا ہے اور کیا اچھا لگتا اگر میں آگے اور تم۔ میرا مطلب ان کی بیوی پیچھے بیٹھتی۔"

مائدہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر ہلکا سا دبایا۔

"او بہن جھوٹ کیوں بول رہی ہو؟ پہلے بھی تو تم بیٹھتی ہو آگے۔"

نور العین نے اس کے ہاتھوں سے اپنے ہاتھ نکالے اور گلاس کے بلاکس سے بنے رستے پر چل کر لال گلابوں اور گلاس کے مختلف آرٹ پیسز سے سجے سٹیج کی اور بڑھ گئی جہاں ہلکے گولڈن رنگ کے صوفے پر لال جوڑے میں سجی زہرا دلہن بنی بیٹھی تھی۔ جیسے ہی وہ دونوں سٹیج پر پہنچیں زہرا پر نظر پڑتے ہی دونوں کے منہ سے بے ساختہ "ماشاءاللہ" نکلا۔

سرخ لباس میں دلہن کے روپ میں وہ بہت حسین لگ رہی تھی۔ سب کچھ بھولتی نور العین زہرا کے گلے لگی اور اس کی تعریف کرنے لگی۔

"آپی آپ تو بہت پیاری لگ رہی ہیں۔۔"

"تم بھی تو بہت پیاری لگ رہی ہو اور اتنی دیر سے کیوں آئی؟؟"زہرا نے تعریف کے ساتھ ساتھ دیر سے آنے کی وجہ بھی پوچھی۔

"زہرا آپی یہ سو رہی تھی میں نے کئی بار اس کو جگایا لیکن آگے سے کہتی پانچ منٹ اور ۔۔اور پھر سے سو جاتی تھی۔"نور کے کچھ بولنے سے پہلے ہی مائدہ بول پڑی۔

"ہاں یہ تو ہے ہی نیند کی عاشق۔ مجھے لگتا ہیں اپنی شادی والے دن بھی اس کا یہی حال ہو گا۔"زہرا نے مسکرا کر کہا جس پر مائدہ کا قہقہہ بے ساختہ تھا جبکہ نور خون کے آنسوں پیتی رہ گئی۔

"اچھا چھوڑو بتاؤ کس کے ساتھ آئی ہو دونوں؟ حمدان کے ساتھ؟؟"

زہرا نے مائدہ کو آنکھیں دکھا کر اسے چپ رہنے کا کہا اور بات بدل لی۔

"نہیں مصطفیٰ لالا کے ساتھ۔"مائدہ نے مسکرا کر بتایا۔

"اچھا چلو اچھا کیا۔مائلو دو مجھے زرا۔"زہرا کہتی مائلو کو اس کی گود سے لینے لگی۔نورالعین نے ابھی کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کے آمنہ بیگم آ گئیں۔

"ماشاءاللہ!ماشاءاللہ!تینوں بہت پیاری لگ رہی ہو اور میری نور بچی پر تو نکاح کے بعد الگ ہی نور آیا ہے ماشاءاللہ۔اللہ بری نظر سے بچائے۔"

انہوں نے خلوصِ دل سے دعا دی اور پھر زہرا اور ان دونوں کے سر سے کچھ نوٹ وار کر قریب سے گزرتی ایک مشروب بانٹتی لڑکی کو دیئے۔

"شکریہ ممانی۔میں زرا امی سے مل کر آتی ہوں۔"

نور نے آمنہ بیگم کا شکریہ ادا کرتے ہوئے دور سے ماں کو دیکھا جو اس کے باپ کے ساتھ کھڑی تھیں اور کسی عورت اور ایک لڑکی کو کرسیوں کی طرف شاید بیٹھنے کا اشارہ کر رہی تھیں، لڑکی کی شکل دیکھ کر وہ ٹھٹکی تھی اور پھر اُن کے پاس جانے کا ارادہ ملتوی کر کے حال کی سجاوٹ دیکھنے لگی۔اُس نے حال کی سجاوٹ کو ستائشی نظروں سے دیکھا جہاں جگہ جگہ میزوں

کے اوپر لال گلابوں سے بھرے بڑے بڑے گلدان رکھے تھے اور پورے ہال میں لال اور ہلکے گولڈن رنگ کی سجاوٹ کی گئی تھی۔اُس کی نظر اپنی جانب متوجہ ماں باپ پر پڑی تو وہ چند سیکنڈز میں ہی وہاں پہنچ گئی۔

"السلام و علیکم۔"

نور نے دونوں کو مسکرا کر مشترکہ سلام کیا۔

ماں نے اسے دیکھ کر بلائیں لیں اور باپ نے اسے سینے سے لگا کر ہلکا سا سر تھپتھپا کر خود سے الگ کیا۔

"کیسا ہے میرا بچہ؟؟"

زمان صاحب نے اس سے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"میں ٹھیک ہوں"اُس نے مُسکرا کر جواب دیا"اور یہ آپ دونوں کے ساتھ عورت اور لڑکی کون تھی؟"

"کون سی؟"اس کی امی نے پیچھے مُڑ کر دیکھا جہاں وہ اشارہ کر رہی تھی اور پھر

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

بولیں”اوہ۔۔وہ تمہارے ابّا کے کسی کاروباری دوست کی بیوی اور بیٹی ہیں“

”سہی سہی“اُس نے کسی خیال کو جھٹکا اور پھر اپنے ابّو کی طرف رُخ کرکے پوچھنے لگی”ابا

آپ کیسے ہے؟؟"

نورالعین نے مسکرا کر ان کی خیریت پوچھی۔ناراض نورالعین اب کہیں غائب ہو گئی

تھی۔وہ ایسی ہی تھی زیادہ دیر کسی سے ناراض نہیں رہ سکتی تھی۔لیکن ایک دفعہ کسی سے

ناراض ہو جائے تو ان کو پھر کبھی دیکھتی تک نہیں تھی

"میں بھی ٹھیک میرے بچے بلکہ خوش ہوں دونوں بیٹیوں کو اتنی اچھی جگہوں پر دیکھ

کر اَب اگر موت آبھی جائے تو کوئی غم نہیں ہو گا۔"

زمان صاحب نے لمبی سانس کھینچ کر خدا کا شکر ادا کیا۔

"اللّٰہ نہ کرے۔کیسی باتیں کرتے ہیں،آپ بھی نا۔۔"

سیدہ بیگم نے جلدی سے کہا نور تو ہول کر رہ گئی۔

"اللّٰہ نہ کرے ابا۔"

ابھی وہ کچھ کہتی کہ زمان صاحب کو کسی نے باہر سے بلاوا بھیجا۔ وہ چلے گئے تو نور بھی امی کے ساتھ آ گئی اور ایک ٹیبل کے گرد بیٹھی جو چکور تھی اور اس کے ساتھ آٹھ کرسیاں رکھی گئی تھیں۔ یہاں سے وہ سٹیج پر بیٹھی زہرا کو دیکھنے میں مصروف تھی جو بہت خوش تھی۔ اس نے دل سے اپنی بہن کے لئے دعا کی۔ مائدہ بھی اس کے ساتھ آ کر بیٹھ گئی۔

"نور وہ دیکھو سامنے سفینہ بھی آئی ہوئی ہے۔" مائدہ جو اس کے ساتھ بیٹھی تھی آہستہ آواز میں ایک لڑکی کی جانب اشارہ کرتے ہوئے بولی جو ان دونوں کے ساتھ کالج میں پڑھتی تھی۔

"ہاں میں نے دیکھا ہے اسے ابھی کچھ دیر پہلے ہی۔" نور العین نے بالوں کو کانوں کے پیچھے کرتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔۔ مگر ان کو کس نے مدعوع کیا ہے؟" مائدہ نے حیرانگی سے پوچھا۔

"ابا نے۔۔ سفینہ کے بابا، ابا کے کوئی نئے کاروباری دوست ہیں۔ مجھے بھی ابھی ہی معلوم ہوا جب ابا اور امی کو ان سے ملتے دیکھ کر پوچھا۔" نور العین نے لمبا جواب دیا اور خاموش

ہوئی تو پیچھے کچھ عورتیں جو ان کے ساتھ دائیں جانب بیٹھی ہوئی تھیں جو عام گھریلو باتیں

کررہی تھیں اور ان میں وہ نورالعین کے نکاح کے بارے میں بھی باتیں کررہی تھیں (اُس

نے سوچا یہ مشرقی عورتوں کو بھی کسی کی چُغلی کیئے بغیر کھانا ہضم نہیں ہوتا) اُن کی باتوں کی

وجہ سے وہ کوفت میں مبتلا ہورہی تھی پہلے تو سوچا کہ چار باتیں سُنا ہی دے پھر جب سامنے سے

سفینہ کو اپنی اور بڑھتے دیکھا تو مائدہ کو وہاں سے اٹھنے کا اشارہ کرتی وہ دونوں سٹیج پر آ گئیں

اور زہرا کے ساتھ باتوں میں مصروف ہو گئیں۔اور پھر کچھ ہی دیر میں کھانا لگ گیا اور اس

کے بعد رخصتی کا شور۔نور زہرا کے گلے لگی ہوئی رو رہی تھی۔مائدہ نے نور کو زبردستی زہرا

سے الگ کیا تو سیدہ بیگم اور پھر مائدہ کی ماں سب باری باری زہرا کے گلے لگے اور اسے

سب کی دعاؤں میں رخصت کیا گیا۔کچھ ہی دیر میں ہال بلکل خالی ہو گیا تھا۔

زمان صاحب اور سیدہ بیگم بھی اپنی گاڑی کی طرف بڑھے اور انہی کے پیچھے نور تھی۔

اور پھر سب اپنی اپنی گاڑیوں میں گھر کی طرف بڑھ چکے تھے۔

جیسے ہی نور گھر پہنچی امی ابا کو شب بخیر کہتی ہوئی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی کیونکہ

ناول کلب
Clubb of Quality Content

بدن دکھ رہا تھا، تھکن سے برا حال ہو گیا تھا۔ منہ دھونے واشروم بھی نہیں جا سکتی تھی۔

اس وقت وہ بس سونا چاہتی تھی

اپنے کمرے میں آ کر سب سے پہلے اس نے اپنے لئے الارم لگایا کیونکہ صبح جلدی اٹھنا تھا زہرا کے لئے ناشتہ لے کر جانا تھا اس نے اور مائدہ نے۔ اور پھر اپنے پیر جوتوں سے آزاد کروائے جھمکے اتار کر بالوں کی چٹیا بنا کر اپنے بیڈ پہ اوندھے منہ لیٹ گئی اور تھوڑی دیر میں ہی وہ سو چکی تھی۔

☆-----☆-----☆

دوبارہ اس کی آنکھ الارم کے بجنے سے کھلی تھی۔ نظریں کھڑکی کی طرف گئیں تو ہلکی پھلکی سورج کی کرنیں نکلی ہوئی تھیں۔

جلدی سے بیڈ سے پیر نکال کر واشروم گئی منہ ہاتھ دھو کر نیچے کی طرف بھاگی ابھی تک کل والے فراک میں گھوم رہی تھی۔ جیسے ہی نیچے آئی سامنے سے مائدہ لاونج میں داخل ہوتی ہوئی نظر آئی مائدہ سے مل کر وہ دونوں کچن میں آئی۔

"آج تو بڑی جلدی اٹھ گئی ہو۔ معجزہ ہی لگ رہا ہے۔"مائدہ نے اس کو چھیڑا تھا جس پر نورالعین نے اس کے کاندھے پر ہاتھ مارا تھا۔

مہمان ناشتہ کر رہے تھے جو جلدی اٹھے تھے ورنہ بہت سے ابھی تک سو رہے تھے۔

"امی زہرا آپی کا ناشتہ۔۔"

نورالعین نے کچن میں قدم رکھتے ہی ماں کو مخاطب کر کے کہا جو کچن میں کھڑی برتن دھونے میں مصروف تھیں۔

"ہاں تیار ہے تم جا کر کپڑے بدلو پھر آجانا۔"

"ٹھیک ہے امی۔"

وہ کہتی ہوئی کچن سے نکلی اور مائدہ کو پانچ منٹ میں آتی ہوں کہہ کہ اوپر چلی آئی۔

جب دوبارہ وہ نیچے آئی تو سیدہ بیگم نے سارا ناشتہ گاڑی میں رکھوا دیا تھا۔ وہ ان کے پیچھے گئی باہر آئی تو حمدان آگے بیٹھا ہوا تھا اور مائدہ اس کے ساتھ اگلی سیٹ پر۔

"شکر ہے مصطفیٰ نہیں ہیں۔۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

خود کے ساتھ بڑبڑاتی وہ گاڑی کی پچھلی سائیڈ پر جیسے ہی بیٹھی حمدان گاڑی کو تیزی سے مین روڈ پر لے آیا۔

"ہاں تو بھابی آئی مین نور کیسی ہو؟؟ نکاح فائیڈ ہو کر کیسا فیل کر رہی ہو؟"

گاڑی کی خاموشی کو حمدان کی آواز نے توڑا۔

"سب سے پہلے مجھے بھابی نا بولو نور ہی ٹھیک ہے اور ویسا ہی فیل ہو رہا ہے جیسا پہلے فیل ہوتا تھا کیونکہ مجھے لگ ہی نہیں رہا میرا نکاح ہوا ہے۔" نور نے بے نیازی سے کہا۔

"تم مان لو تمہیں خود پتہ چل جائے گا۔" مائدہ نے درمیان میں کہا۔

"جو بھی ہو مجھے کچھ بھی فیل نہیں ہوتا مجھے ابھی بھی ایسا ہی لگتا ہے جیسے میں نور العین زمان ہی ہوں ابھی تک۔" اس نے شانے اچکاتے ہوئے کہا۔

"تمہیں ایسا اس لئے فیل نہیں ہوتا کیونکہ تم ماننا ہی نہیں چاہتی کہ تم اب نور العین مصطفیٰ بن چکی ہو۔" حمدان نے بیک ویو مرر میں اس کی جانب دیکھتے کہا۔

"جو بھی ہو میں نے پہلے ہی کہا تھا میں اسے قبول نہیں کروں گی۔ اور نہ ہی میری

نظروں میں اس کی اہمیت ہوگی۔"وہ بے نیازی سے بولی۔

"تو کب تک قبول کرنے کا ارادہ ہے آپ کا؟؟"مائدہ اس کی طرف دیکھتی پوچھنے لگی۔

"اس جنم میں تو مجھے ناممکن ہی لگ رہا ہے کیونکہ جیسے اس کے تیور لگ رہے ہیں ناں۔

"حمدان نے ایک ہاتھ کی مٹھی بناتے ہوئے منہ پر رکھی اور مسکراہٹ ضبط کی۔

" کتنا سمجھتے ہو نا تم مجھے حمدان۔"وہ چہرہ گھماتی دوبارہ سے اس کی جانب دیکھتے بولی تو

حمدان زرا سا سر خم کرکے داد وصول کرنے لگا۔

"اچھا زیادہ بولو نہیں تم دونوں جلدی چلو لیٹ ہو رہے ہیں۔"

مائدہ نے دونوں کو ٹوک دیا تھا۔کیونکہ وہ حمدان سے زیادہ مصطفیٰ کے قریب تھی اور

اس کے خلاف کچھ نہیں سن سکتی تھی۔

"ہاں بس پہنچنے والے ہیں۔"

حمدان نے کہتے ہوئے گاڑی ایک گلی میں موڑی جہاں زہرا کا گھر تھا۔

جیسے ہی وہ دونوں اتریں حمدان نے گاڑی سائیڈ پر کھڑی کردی اور خود حجرے کے اندر

Clubb of Quality Content

چلا گیا۔ وہ دونوں اندر آئیں تو گھر میں ہل چل تھی سب ولیمے کی تیاری کر رہے تھے۔ کسی کا دوپٹہ نہیں مل رہا تھا تو کسی کے کپڑے استری نہیں ہوئے تھے۔ کسی کو کنگھی چاہیئے تھی تو کسی کا ایک جھمکا نہیں مل رہا تھا۔ ہر طرف ہڑ بونگ مچی تھی نور جلدی سے اپنی ممانی کی طرف گئی اس کے پیچھے مائدہ بھی تھی۔

"اسلام علیکم ممانی۔"

نور نے ان کے قریب پہنچ کر انہیں سلام کیا۔۔مائدہ نے بھی سلام کیا۔

"وعلیکم السلام میری بچیاں کیسی ہو؟ کس کے ساتھ آئی ہو؟"

"ہم ٹھیک ہیں ممانی اور حمدان کے ساتھ آئے ہیں وہ حجرے کے اندر چلا گیا۔ وہ سارا ناشتے کا سامان گاڑی میں ہے آپ کسی کو بھیجیں تاکہ وہ اندر لے آئے۔"

نور نے سلام دعا کہ بعد پوری بات انہیں بتا دی۔

"اچھا ٹھیک ہے میں ملازمہ کو بھیجتی ہوں تم دونوں جاؤ زہرا سے مل لو۔ وہ جاگ گئی ہے ،بیوٹیشن اس کا میک اپ کر رہی ہے۔"

آمنہ بیگم نے ان دونوں کو کہا تھا اور خود ملازمہ کو آواز دے کر ناشتہ نکلوانے باہر کی طرف چلی گئیں۔

وہ دونوں جیسے ہی اندر آئیں زہرا کو بیوٹیشن تیار کر رہی تھی۔۔سلور کلر کا ڈریس پہنے وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔

"آپی!!!!!"دونوں ایک ساتھ چیخیں۔

"نور،مائدہ تم دونوں۔"زہرا ان دونوں سے زیادہ خوش ہوئی اور دونوں کو گلے لگا کر پیار کیا۔اور ان سے گھر والوں کا حال احوال پوچھنے لگی۔

":امی ابا کیسے تھے؟ گھر میں سب ٹھیک ہیں ناں؟ سب خیریت سے ہیں ناں؟ چچا لوگ سب کیسے تھے؟؟"

دونوں سے ایک ساتھ کئی سوالات کئے تھے اس نے۔

"سب ٹھیک تھے آپی آپ کیسی ہیں؟"

اب کی بار مائدہ اس کو دیکھتی پوچھنے لگی۔

"میں بھی ٹھیک تم لوگوں کے سامنے ہوں اور بہت خوش ہوں۔"

"اللہ کا شکر ہے۔ ہم ناشتہ لے کر آئے تھے اب جانا ہے۔ حمدان بھی باہر کھڑا ہمارا انتظار کر رہا ہو گا کیونکہ اس کو بھی کسی کام سے جانا ہے۔ اور ہم نے پھر ریڈی بھی ہونا ہے۔"

نور نے زہرا کے گلے لگتے ہوئے کہا اور پھر مائدہ بھی اس کے گلے لگتے ہوئے خدا حافظ کہہ کر نکل گئی۔

وہ دونوں باہر آ کر گاڑی میں بیٹھیں تو مائدہ نے حمدان کو کال کر کے باہر آنے کا کہا۔ اور پھر حمدان کے آتے ہی وہ لوگ واپس گھر کی طرف روانہ ہو گئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

☆-----☆-----☆

جیسے ہی وہ دونوں گھر پہنچیں سیدہ بیگم سے مل کر زہرا کا حال بتا کر وہ دونوں نور کے کمرے کی طرف بھاگیں۔

کیونکہ وہاں پر ان دونوں نے اپنے کپڑے اور جیولری وغیرہ سب جانے سے پہلے ہی سیٹ کیا ہوا تھا۔ نور اپنے واشروم میں چلی گئی کپڑے چینج کرنے جبکہ مائدہ نے زہرا کہ

کمرے والے واشروم کا رُخ کیا۔ نور جیسے ہی واشروم سے نکلی مائدہ شیشے کے سامنے کھڑی اپنا میک اپ کرنے میں مصروف تھی۔ نور بھی آکر اس کے دائیں جانب کھڑی ہو گئی اور اپنا میک اپ کرنے لگی۔ وہ دونوں جلدی جلدی تیار ہو کر نیچے آئیں کیونکہ سیدہ بیگم دونوں کو کب سے آوازیں دے رہی تھیں۔

"ماشاءاللّٰہ! تم دونوں تو پہچاننے میں ہی نہیں آرہی۔" سیدہ بیگم نے دونوں کو دیکھ کر بے ساختہ کہا۔

نور ہلکے آسمانی رنگ کے لمبی شرٹ پہنے جس پر ہلکا ہلکا گولڈن کام ہوا تھا اور ساتھ میں کھلا اسی رنگ کا ٹراؤزر زیب تن کئے ہوئی تھی۔ جبکہ بال کرل کر کے کندھوں پر پھیلائے تھے۔ اور آنکھوں پر آج مسکارا اور آئی لائنز سے لکیر کینچھی تھی۔ ہلکا براؤن لپ شیڈ لگائے وہ بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔ صائمہ تائی نے دونوں کو دیکھ کہ ماشاءاللہ کہا۔

"ماشاءاللہ! مائدہ کو تو دیکھو کتنی پیاری لگ رہی ہے۔" سیدہ بیگم نے مائدہ کو دیکھ کر کہا۔

جس نے سفید رنگ کے فراک کے ساتھ کھسے پہنے تھے۔ نور کی نسبت اس کے بال سٹریٹ تھے۔ چہرے پر ہلکا گلابی میک اپ اسے خوبصورت بنا رہا تھا۔

"امی چلیں گی بھی یا اب آپ ہمیں ہی دیکھتی رہیں گی اور مائلو کہاں ہے؟"

نور نے سیدہ بیگم کو مسکرا کر مخاطب کیا اور ساتھ میں مائلو کے بارے میں پوچھا۔

"ہاں ہاں چلو چلتے ہے اور مائلو کو۔ مصطفیٰ اپنے ساتھ لے گیا۔" سیدہ بیگم نے کہا جس پر نورالعین کا منہ بنا مگر بولی کچھ نہیں اور اپنی ماں کے پیچھے چل پڑی جو باہر جا چکی تھیں۔

☆-----☆-----☆

ہال پہنچتے ہی لڑکے والے ان کے استقبال کے لئے کھڑے تھے۔ نورالعین سب سے آخر میں تھی اور مائدہ اس سے دو چار قدم آگے۔

ابھی وہ آگے جاتی کہ کسی نے اس کا ہاتھ پکڑ کے اس کا رخ اپنی جانب کیا۔

"ہم دونوں کو ایک ساتھ اندر جانا چاہئے، کیا کہتی ہو محترمہ؟"

مصطفیٰ کو دیکھ کر اس کا خون کھول گیا جس نے اس کا ہاتھ پکڑا تھا اور ایک ساتھ اندر

جانے کا بول رہا تھا جبکہ مائلو اب مائدہ کے پاس تھی۔

"مصطفیٰ میرا ہاتھ چھوڑو اور دور کھڑے ہو میرے سے ورنہ۔"

"ورنہ کیا محترمہ؟؟"

"ورنہ میں یہاں سب کو بتا دوں گی کہ تم میرے ساتھ بدتمیزی کر رہے ہو۔"

وہ غرا کر بولی مگر سامنے والے پر رتی برابر اثر نہیں ہوا۔

"اچھا سب کو بتاؤ گی کے مصطفیٰ کمال یعنی میں تمہارا شوہر تمہارے ساتھ بدتمیزی کر رہا ہے واہ نور العین صاحبہ واہ۔ کتنی عقلمند خاتون ہیں آپ۔" وہ اس کا مذاق اڑاتے ہوئے اسے چھیڑ رہا تھا۔ لیکن اس کا ہاتھ ابھی تک مصطفیٰ کے ہاتھ میں تھا جسے وہ چھڑانے کی کوشش میں ہلکان ہو رہی تھی۔

"مصطفیٰ میں آخری دفعہ کہہ رہی ہوں میرا ہاتھ چھوڑو۔"

اس کی نیلی آنکھوں میں غصہ صاف دکھ رہا تھا۔ غصے اور شرم سے دہکتے اُس کے گال مصطفیٰ کو اُسے مزید تنگ کرنے پر اُکسا رہے تھے۔ اُس نے ایک جھٹکے سے اُس کا ہاتھ اپنی

اور کھینچا جس سے بیچ کا فاصلہ بہت کم رہ گیا اور اُس کی آنکھوں میں جھانکتے کان کے پاس دھیمی آواز میں سرگوشی کی

"یہ نیلی آنکھوں والے لوگ، جب ساحلِ سمندر جاتے ہیں

تو چیخ کر لہریں کہتی ہیں، لو آج سمندر ڈوب گیا"

ناول کلب
Clubb of Quality Content

نورالعین کی آنکھیں صدمے سے پھیل گئیں اُس نے تو کبھی خواب میں بھی مصطفیٰ سے ایسی کسی حرکت کی توقع نہیں کی تھی لوگ اندر کی جانب بڑھ رہے تھے اس لئے کوئی ان دونوں کی جانب متوجہ نہیں تھا۔

ابھی مصطفیٰ اُن گہری نیلی آنکھوں میں ڈوب کر مزید دل کا حال بیان کرتا کہ مائدہ ان دونوں کی طرف متوجہ ہوئی۔

"اہم اہم! یہاں کیا ہو رہا ہے۔"

"تمہارا لالا میرے ساتھ بد تمیزی کر رہا ہے دیکھ نہیں رہی یا اندھی ہو گئی ہو۔"

اس نے سارا غصہ مائدہ پر نکال دیا۔اور مصطفیٰ کی جانب دیکھا جو مسکراہٹ دبانے کی کوشش میں ناکام ہو رہا تھا۔

"ہائے اللہ نور کیا کہہ رہی ہو۔۔اگر یاد نہیں تو میں یاد کرواؤں یہ صرف میرے لالا نہیں تمہارے شوہر بھی ہیں۔"

مائدہ نے نور کو خفیف نظروں سے دیکھ کر ہلکی آواز میں کہا اور ان دونوں کو ویسے ہی چھوڑ کہ اندر کی طرف چل گئی۔

"چلیں محترمہ۔۔"

مصطفیٰ نے اسے دیکھا اور اس کا ہاتھ چھوڑتا ہوا اندر کی جانب بڑھتے ہوئے اسے آگے چلنے کا اشارہ کیا جو غصے سے اسے کھا جانے والی نظروں سے گھور رہی تھی۔اور کہا تو بس اتنا

۔

"آئندہ میرے ساتھ یہ بد تمیزی مت کرنا مصطفیٰ ورنہ بہت برا ہو گا۔"

"جتنا برا میرے ساتھ کرتی ہو اس زیادہ مزید بُرا اور کیا کرو گی محترمہ؟"

مصطفیٰ اس کے پیچھے چلتے ہوئی دھیمی آواز میں بڑبڑایا۔

★۔۔۔۔۔۔★۔۔۔۔۔۔★

وہ لوگ ہال کے اندر داخل ہوئے تو ہر طرف روشنیوں میں رنگ برنگے لباس پہنے تیار لوگ تیار لوگ نظر آرہے تھے۔ہال کی ڈیکوریشن سِلور اور آسمانی رنگ کی تھی اور پھول بھی سفید اور ہلکے نیلے رنگ کے ہی استعمال ہوئے تھے۔ ہر کوئی اپنے آپ میں مست نظر آتا تھا۔ عورتیں اپنی اپنی دوستوں یا خاندان والوں کے ساتھ بیٹھی باتوں میں مصروف تھیں۔ بچے اِدھر اُدھر بھاگ رہے تھے اور لڑکے لڑکیاں ٹولیوں میں کھڑے تصویریں بنانے میں مصروف تھے۔

نورالعین پورے ہال پر نظر ڈال کے اسٹیج کی طرف آئی مائدہ پیچھے کسی عورت سے مل رہی تھی۔ نور آکر زہرا سے ملی جو آج بھی حسین لگ رہی تھی۔ کچھ دیر بعد سیدہ بیگم بھی آکر سٹیج پہ زہرا کے ساتھ بیٹھ چکی تھیں۔حال احوال پوچھا،باتیں ہوئیں۔ سیدہ بیگم تھوڑی دیر

بیٹھی رہیں پھر سٹیج سے اتر کر خاندان کی دوسری عورتوں سے ملنے لگیں۔اب سٹیج پر صرف نورالعین جس کی گود میں مائلو اور زہرا بیٹھی ہوئی تھیں۔

ارتضیٰ سٹیج پر آکر زہرا کے دائیں جانب بیٹھا جبکہ نورالعین زہرا کے بائیں جانب بیٹھی تھی اور اب وہ دونوں بہنیں آہستہ آواز میں باتیں کرنے میں مصروف تھیں۔

"نور تم نے آگے کا کیا سوچا ہے؟؟"

زہرا نے کچھ دیر بعد اس سے آہستہ آواز میں پوچھا۔

"کیا مطلب کیا سوچا ہے؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نور بھی اسی طرح آہستہ آواز میں آنکھوں کو گھما کر بولی ایک ہاتھ سے مائلو کا سر سہلا رہی تھی۔شور بہت زیادہ تھا اور دونوں اتنی آہستہ آواز میں بات کر رہی تھیں کہ دائیں جانب بیٹھا ارتضیٰ بھی نہیں سن پا رہا تھا۔

"مطلب آگے کیا کرو گی؟؟"

'کرنا کیا ہے پڑھنا ہے ابھی تین ماہ بعد میرے پیپر ز ہیں اس کی تیاری کروں گی اور

بس۔"

نورالعین جان بوجھ کر وہ سوال نظرانداز کر رہی تھی جو زہرا پوچھنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"اور اس کے بعد؟؟"

زہرا نے کریدا۔

"اس کے بعد جو ہو گا دیکھا جائے گا وقت اور حالات بتائیں گے میں نے خود کو وقت اور حالات پر چھوڑ دیا ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

نورالعین بے نیازی سے بولی۔

"نورالعین زمان کب سے خود کو حالات پر چھوڑنے لگی؟"

زہرا نے کچھ حیران ہو کر پوچھا۔

"جب سے اس نے اللہ کے فیصلوں کو قبول کیا ہے اور مان لیا ہے کہ اب جو ہو گا دیکھا جائے گا اللہ بہتر جانتا ہے ہم کچھ نہیں جانتے۔"

زہرا ہنوز حیران ہو کر اسے دیکھ رہی تھی۔

"میں تمہیں کبھی سمجھ نہیں سکتی نور لیکن چلو شکر ہے تم نے مان لیا کہ جو ہوتا ہے ہمارے بھلے کے لئے ہی ہوتا ہے۔اور آگے بھی جو ہو گا سب بہتر ہو گا۔"

زہرا نے مسکرا کر اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا اور تسلی دینے والے انداز میں مسکرا دی۔

اب ان کے ساتھ مائدہ بھی شامل ہو گئی اور سائیڈ والی کرسی پر بیٹھ کر ان کے ساتھ باتوں میں شامل ہو گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تم بدل گئی ہو مائدہ۔"

مائدہ کو دیکھتی نور ہلکی آواز میں بولی۔

"لو جی اب میں نے کیا کیا ہے نور العین بیگم؟؟"مائدہ نے حیران ہو کر پوچھا۔

"اپنے لالا کی طرف داری کرنے لگی ہو آج کل۔"

"اچھا واقعی مجھے ایسا نہیں لگتا۔"اس کی طرف دیکھتی مائدہ مسکرا کر بولی۔

"پوچھوں گی میں تم سے صبر کرو ذرا بس یہ شادی گزر جائے۔"

نور نے بھی مسکرا کر کہا۔

جب کچھ ہی دیر میں کھانا کھل گیا تو لوگ کھانا کھانے میں مصروف ہو گئے۔ ولیمے کا سیٹ الگ الگ تھا عورتوں کے لئے الگ جگہیں تھیں جبکہ مردوں کے لئے الگ۔ نور کی نظریں ہال میں موجود تمام لوگوں کو سکین کر رہی تھیں۔ نورالعین نے اِدھر اُدھر بھاگتے شرارتی بچوں کو دیکھ کر کوفت سے سر ہلایا۔ جب مائدہ کی اس پر نظر پڑی۔

" تمہیں کیا ہوا؟" مائدہ کے پوچھنے پر زہرا نے بھی اس کی جانب دیکھا۔

"کچھ نہیں، بس ان بچوں پر نظر پڑ گئی تھی۔" نور نے منہ کو ٹیڑھا میڑھا کر کے کہا۔ وہی پرانا انداز۔

" کیوں تمہیں بچے نہیں پسند؟" مائدہ نے حیرانی سے پوچھا۔ کیوں کہ جہاں تک اسے یاد تھا اسے بچے کافی پسند تھے۔ "لیکن تم نے تو مجھے کہا تھا تمہیں بچے پسند ہیں۔"

"ہاں پسند ہیں لیکن ایسے نہیں۔ دیکھو کتنے بد تمیز ہیں یہ سارے۔" نور نے بچوں کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ جس پر زہرا نے اس کی جانب مسکرا کر دیکھا۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content

"تمہیں پتہ ہے نور، مصطفیٰ نے مجھے ایک دن کیا کہا تھا؟" زہرا آہستگی سے گویا ہوئی۔

نظریں ہنوز نور پر جمی تھیں۔ جبکہ مائدہ غور سے سن رہی تھی۔

"کیا؟؟" اس کے گلے سے پھنسی پھنسی آواز نکلی۔

"اس نے کہا تھا کہ اس کو بچے بے حد پسند ہیں۔" بولتے ہوئے زہرا مسکرا رہی تھی جبکہ نور کا چہرہ دیکھنے لائق تھا۔

"اور وہ والے بچے نہیں جو تمہیں پسند ہیں۔ اُسے شرارتی بچے پسند ہیں، حد سے زیادہ شرارتی۔ تاکہ اس کے بچے اور وہ خود مل کر اس کی بیوی اور اپنی ماں کو خوب تنگ کریں۔" نور کی شکل دیکھ کر زہرا نے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ کر اپنی مسکراہٹ کا گلہ گھونٹا تھا ۔جبکہ مائدہ کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

"یہ اس نے آپ سے خود کہا تھا؟" نور نے بے ساختہ ڈرتے ڈرتے پوچھا۔

"ہاں ظاہر ہے خود کہا تھا۔"

"کہتا رہے مجھے کیا۔" نور نے اپنی گھبراہٹ پر قابو پاتے ایک ہاتھ سے بالوں کو

کندھے سے ہٹایا جو اس کو تنگ کر رہے تھے اور سامنے دیکھنے لگی۔ جبکہ اس کا چہرہ انار کی طرح سرخ ہو گیا تھا۔

"کتنا بد تمیز ہے۔" ہونٹوں کو گول کر کے بڑبڑائی۔

اور پھر کچھ ہی دیر میں کھانا کھانے کے بعد لوگ جانے لگے۔ بہت سارے خاندان والے بھی نکل گئے تھے۔

اب کچھ ہی لوگ تھے ہال میں نور اور اس کی فیملی بھی جانے کی تیاریوں میں تھی۔ عصر کا وقت نکل چکا تھا شام اپنا ڈیرا جما چکی تھی۔ اور اب سب اپنی اپنی گاڑیوں میں اپنے اپنے گھروں کی جانب روانہ ہو گئے تھے۔

نور جیسے ہی زہرا سے مل کر ہال سے نکلی سامنے مصطفیٰ اپنی گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا تھا۔ ہاتھ سینے پر باندھے اس کے بال ماتھے پر گر رہے تھے۔ دور سے اسے آتا دیکھ کر وہ ہلکا سا مسکرایا۔ نور کو کچھ دیر پہلے والی زہرا کی باتیں یاد آئیں اس نے بے اختیار نظریں جھکائیں اور اس کی جانب قدم بڑھائے۔ قریب پہنچ کر وہ اس کے سامنے کھڑی ہو گئی ایسے

Clubb of Quality Content!

کے پیچھے کا سارا منظر بلاک ہو گیا۔

"باقی سب کہاں ہے ؟؟" نور نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"بہت دیر کر دی آنے میں محترمہ۔" ٹیک چھوڑ کر ہاتھوں کو کھولتے ہوئے بولا۔

" مصطفیٰ باقی سب کہاں ہیں!" نور نے بے بسی سے دوبارہ پوچھا۔ ایک تو زہرا کی باتیں دوسری تھکاوٹ تیسرا صبح جلدی اٹھنے کی وجہ۔ اب اس کا سر گھوم رہا تھا نیند کی وجہ سے۔

"وہ سب نکل چکے ہیں راستہ لمبا ہے اسی لئے جلدی نکل گئے۔ چچا نے کہا میں تمہیں لے آؤں اپنے ساتھ، تو چلیں ؟؟"

مصطفیٰ نے اس کے چہرے پر نظر ڈالی اس کے تاثرات دیکھے جو شاید نہیں یقیناً تھکی ہوئی تھی اور آنکھیں بھی نیند کی وجہ سے لال ہو رہی تھیں۔ اس لئے مزید چھیڑنے کے بجائے آرام سے اسے ساری بات بتا دی۔

"ہاں چلو۔" نور نے بنا کوئی اور بات کئے گاڑی کا دروازہ کھولا اور اندر بیٹھ گئی۔ مصطفیٰ کو جھٹکا لگا۔ اس نے کوئی اعتراض نہیں کیا اوہ خدایا وہ بنا لڑے بنا اس کے ساتھ بحث کئے راضی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہو گئی تھی۔ نور نے اس کو حیران کھڑے دیکھ کر آواز دی۔

"چلنا ہے یا نہیں مصطفیٰ؟؟"

اس کے دماغ میں چلتی باتوں کو نور العین کی آواز نے خاموش کروایا۔ سب باتوں کو نظر انداز کرتا ہوا وہ آکر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا اور گاڑی مین روڈ پر لایا۔

"یہاں سے گھر کافی فاصلے پر ہے نور العین اگر سونا چاہتی ہو تو سو جاؤ۔"

مصطفیٰ نے اس کو دیکھا سیٹ سے پشت لگائے وہ خاموش بیٹھی تھی۔

"ہاں فاصلہ تو کافی زیادہ ہے دو گھنٹوں کا راستہ ہے۔"

نور کی آواز کافی ہلکی تھی۔ مصطفیٰ نے پہلی بار اس کو اتنے ہلکی آواز میں بات کرتے ہوئے سنا تھا۔ ورنہ وہ ہر وقت اس کے ساتھ لڑتی، چیختی چلاتی تھی۔

"تو سو جاؤ کوئی مسلئہ نہیں" مصطفیٰ نے اس دفعہ مسکرا کر کہا تھا اور توجہ ڈرائیونگ پر مرکوز کر دی۔

"میں نے کب کہا مسئلہ ہے؟؟" وہ یکدم منہ اس کی جانب موڑتی سپاٹ انداز میں بولی۔

"اچھا جیسے تمہیں ٹھیک لگے محترمہ۔"

مصطفیٰ کی سٹیرینگ ویل پر ہاتھوں کی گرفت سخت ہو گئی۔ مگر نظریں ہنوز سامنے تھیں

۔

"میں تم سے اچھے طریقے سے بات کر رہی ہوں اس کا یہ مطلب نہیں کہ میں نے تمہیں

معاف کیا یا قبول کر لیا ہے میں بس تھکی ہوئی ہوں۔"

نور نے صفائی دینا ضروری سمجھا۔

"تمہارا مجھے قبول کرنے کا ارادہ کب تک کا ہے؟" مصطفیٰ نے ڈائریکٹ اسے دیکھتے

ہوئے پوچھا۔ اور نورالعین کے الفاظ گم ہو گئے۔

"اور تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے میں تمہیں قبول کر لونگی؟" جب کچھ سیکنڈز بعد ہوش میں

آئی تو غصے سے پوچھا۔

"تو کیا تم مجھے کبھی قبول نہیں کرنے والی؟" وہ سامنے دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

"پتہ نہیں۔" وہ بے نیازی سے بولی اور کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"سیریسلی؟؟؟پتہ نہیں۔۔۔نورالعین؟؟؟؟"

مصطفیٰ کو یہ دوسرا جھٹکا لگا۔اتنی بڑی بات کے جواب میں وہ کہہ رہی تھی پتہ نہیں۔یہ صرف سوال نہیں تھا۔ان کی زندگی تھی۔مگر اس کے دائیں جانب بیٹھی لڑکی کو کون سمجھائے۔

نور نے اسے دیکھا اور ہلکا سا مسکرائی اور دوبارہ سے رخ کھڑکی کی جانب موڑ گئی۔مگر مصطفیٰ کو اپنا دل اس کی مسکراہٹ میں کہیں کھوتا ہوا محسوس ہوا اس کا دل بے اختیار کر لایا تھا۔اس نے چہرہ کیوں موڑا وہ اسے تھوڑی دیر اور دیکھنا چاہتا تھا اس کی مسکراہٹ اور اس کی آنکھیں حفظ کرنا چاہتا تھا۔

مگر پھر مصطفیٰ نے چہرہ موڑ لیا کیونکہ سامنے اور بھی منظر تھے۔اسے فلحال مرنا نہیں تھا۔ باقی کا راستہ خاموشی سے کٹا دونوں میں سے کوئی بھی کچھ نہیں بولا تھا۔

راستے میں ایک جگہ رک کر مصطفیٰ نے اس کے لئے سر درد کی گولی اور پانی کی بوتل لی تھی کیونکہ وہ مسلسل سر کو اپنے ہاتھوں سے دبا رہی تھی۔اور اس کو اس طرح مصطفیٰ نہیں

Clubb of Quality Content

دیکھ سکتا تھا۔

اس نے خاموشی سے گولی لے کر پانی کے ساتھ نگل لی مگر بولی کچھ نہیں۔ گھر پہنچتے ہی وہ گاڑی سے اتر کر سیدھا اندر کی جانب بڑھ گئی۔

تو مصطفیٰ نے بھی گاڑی اپنے گھر کے سامنے کھڑی کر دی اور گھر کی جانب بڑھ گیا۔

اندر داخل ہوتے ہی اس نے ماں کو آواز دی جو اپنے کمرے میں تھیں۔

"ہاں کیا ہوا میرے بچے؟؟"

صائمہ بیگم کمرے سے نکل کر پوچھ رہی تھی۔

"امی ایک کپ چائے ملے گی؟؟ بہت تھکا ہوا ہوں۔"

وہ واقعی تھکا ہوا تھا ذہنی طور پر بھی اور جسمانی بھی۔

"ہاں بیٹے کیوں نہیں میں ابھی بنا کے دیتی ہوں تم اپنے کمرے میں جاؤ اور نور کو چھوڑ دیا گھر؟؟"

انہوں نے کچن کی طرف جاتے ہوئے پوچھا۔

"جی امی چھوڑ دیا ہے اسے گھر۔"

اس نے مختصر جواب دیا اور اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

☆۔۔۔۔۔☆۔۔۔۔۔☆

نور جیسے ہی گھر میں داخل ہوئی اس کی امی کچھ عورتوں سے گھر کی صفائی کروا رہی تھیں

اس پر نظر پڑتے ہی وہ نور کے پاس آئیں۔

"کیا ہوا نور بچے طبیعت ٹھیک ہے؟؟"ماں کے لہجے میں محبت تھی۔بے لوث محبت۔

"جی امی ٹھیک ہے بس تھکی ہوئی ہوں بہت زیادہ۔۔سونا چاہتی ہوں۔"

"چائے بنا دوں؟پیئو گی؟"سیدہ بیگم نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھ میں لے کر پوچھا۔

"نہیں امی،بس آرام کرنا چاہتی ہوں۔"

اس نے ماں کے ہاتھوں کو پکڑ کر مسکراتے ہوئے کہا اور اپنے کمرے کی جانب بڑھ

گئی۔سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اس کا دل عجیب سا ہو رہا تھا۔ مصطفیٰ کی آنکھیں اور چہرہ بار بار

سامنے آرہا تھا۔اس کے بات کرنے کا انداز۔وہ کمرے میں داخل ہوئی جوتے

اتارے، اور بال باندھتے ہوئے واشروم چلی گئی۔ باہر نکلی تو ہلکے پھلکے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ سیدھا بیڈ کی جانب آئی اور گرنے کے سے انداز میں لیٹ گئی۔

آنکھیں بند کیں تو چھن سے مصطفیٰ کا مسکراتا چہرہ سامنے آیا تھا۔ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھتا ہوا، اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتا ہوا، ایک ساتھ اندر کی جانب بڑھنے کی بات کرتا ہوا۔ اس نے پٹ سے آنکھیں کھول دیں، دل کی دھڑکن یونہی بے ترتیب ہو کر شور مچانے لگی تھی۔

"دغاباز دل"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"اللہ!! مجھے کیا ہو گیا ہے اب میں اس بد تمیز کو خوابوں میں بھی دیکھوں گی؟ استغفر اللہ

"۔

اس نے بے اختیار کانوں کو ہاتھ لگایا۔ اور دوبارہ سے آنکھیں بند کر کے سکون سے نیند کی دعا پڑھ کر سونے کی کوشش کرنے لگی۔

اور پھر کچھ ہی دیر میں وہ سکون سے سو چکی تھی۔

☆-----☆-----☆

یہ ولیمے کے گزر جانے کے کچھ دنوں کے بعد کا ذکر ہے مائدہ اور نور دونوں کالج پھر سے جانا شروع ہو چکی تھیں ابھی وہ دونوں کینٹین میں بیٹھی ہوئی باتیں کر رہی تھیں کہ ان کی وہی کلاس فیلو سفینہ آ کر دونوں کے ساتھ بیٹھ گئی۔

دونوں نے سوالیہ نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر سفینہ کو جو دونوں کو مسکرا کر دیکھ رہی تھی۔ نورالعین کو یہ لڑکی شروع سے اچھی نہیں لگتی تھی۔ ہر وقت عجیب طریقے سے مُسکرا کر اُسے دیکھتی رہتی تھی اب بھی جب وہ اِن دونوں کے پاس آئی تو نورالعین نے بھنویں اچکا کر اسے دیکھا اور پوچھا "جی فرمائیں ہم آپ کی کیا مدد کر سکتے ہیں؟؟"

"فلحال مجھے کوئی مدد نہیں چاہیئے بلکہ میں یہ بتانے آئی ہوں کہ تم کتنی چُھپی رستم نکلی۔" سفینہ نے دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔ نور نے حیرانی سے اس کی جانب دیکھا۔

"ارے میں نے کیا کیا ہے؟؟ کیا کہہ رہی ہو؟؟" نور اور مائدہ اُسکی اِس بے تکی بات پر مزید اُلجھیں۔

"اچھا نکاح کر کے آگئی ہو اور کہہ رہی ہو کچھ نہیں کیا۔ بھئی مجھے تو تم بہت پسند تھی اپنے بھائی کے لئے۔"سفینہ نے اپنے ہاتھ کو اس کے ہاتھوں پر رکھتے ہوئے کہا۔مائدہ جو اس سارے میں خاموش تھی ایک دم بول پڑی۔

"لیکن اب یہ میرے بھائی کی بیوی ہے تو اب اس سے نظریں ہٹا لو۔"

"کیا نورالعین کی مرضی سے ہوا ہے نکاح؟میری امّی نے تو بتایا تھا کہ اِس نے بہت واویلا کیا تھا نکاح سے پہلے اور میں نے خود تمہاری بہن کی شادی میں تمہارے رشتے داروں کو کہتے سُنا تھا کہ اسے تو تمہارا بھائی بلکل نہیں پسند۔۔ ہے نا نورالعین؟"

اس نے مائدہ کی جانب دیکھتے طنزیہ کہا۔اور یہاں نورالعین کی بس ہو گئی جو بھی ہو یہ اس کے گھر کا معاملہ تھا مصطفیٰ کے ساتھ اس کی اپنی چپقلش تھی،یہ کون تھی جو اس کے گھر کی باتوں میں ٹانگ اڑا رہی تھی۔

"ہاں میں بلکل راضی تھی اِس نکاح پر تم سے کس نے کہا میں راضی نہیں تھی اور مصطفیٰ جیسے شخص کو کون انکار کر سکتا ہے؟"

ہاتھ اس کے ہاتھوں سے نکالتی اس نے تنتے ہوئے اعصاب کے ساتھ کہا۔ جبکہ ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی۔ طنزیہ مسکراہٹ۔

"اور اگر آئندہ تم نے میرے اور مصطفیٰ کے رشتے کے بارے میں کچھ بولی یا کوئی خبر پھیلانے کی کوشش کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔"

اس کی آخری بات میں دھمکی تھی۔ چہرے پر اب مسکراہٹ کا شبہ تک نہیں تھا۔ کیوں کہ اب اس کا چہرہ سپاٹ ہو چکا تھا۔ مائدہ نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے اٹھا کر کینٹین سے نکل گئی۔

وہ دونوں ایسی ہی تھیں ایک دوسرے کو کبھی اکیلا نہیں چھوڑنے والی۔ جہاں مائدہ کو بولنے کی ضرورت ہوتی وہاں مائدہ بولتی اور جہاں نور کو ضرورت ہوتی وہاں نور بولتی۔ وہ دونوں جیسے ہی کینٹین سے نکلیں مائدہ نے نور کو دیکھا جس کا چہرہ ابھی تک غصے سے سُرخ ہو رہا تھا۔

"نور تم اتنے غصے میں کیوں آ گئی تھی وہ سب سچ ہی تو کہہ رہی تھی۔" مائدہ نے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ڈائریکٹ اس کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں وہ جو بھی کہہ رہی تھی سب سچ کہہ رہی تھی میں مانتی ہوں لیکن یہ ہمارے گھر کا معاملہ ہے اور مصطفیٰ کے ساتھ میرا نکاح بھی میرا ذاتی معاملہ ہے وہ کون ہوتی ہے مجھے کچھ کہنے اور سنانے والی۔ آئی بڑی بھائی کے لئے پسند ہونہہ۔"

نورالعین مائدہ کو دیکھتے ہوئے ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولی۔ اور آخر میں سر جھٹکتی ہونہہ کہتی ہوئی وہیں ایک بینچ پر بیٹھ گئی مائدہ بھی اس کے ساتھ ہی بیٹھ گئی۔ مائدہ نے اس کا چہرہ دیکھا۔ جو ابھی تک ویسا ہی اترا ہوا تھا۔

"جو کچھ تم نے اس سے کہا کیا وہ سب سچ تھا؟"

مائدہ ڈرتے ڈرتے پوچھنے لگی کہ کہیں پھر سے شیرنی نا پھٹ پڑے۔

"کیا کہا میں نے اس سے؟"

نور اس کی جانب مڑی اور اس کی آنکھوں میں دیکھتے پوچھنے لگی۔

"وہی نکاح کے بارے میں اور مصطفیٰ لالا۔۔؟" اس نے بات جان بوجھ کر ادھوری

چھوڑ دی۔

"تمہیں کیا لگتا ہے؟؟" نورالعین نے جواب دینے کے بجائے سوال کیا۔

"مجھے تو گڑبڑ لگ رہی ہے۔" مائدہ نے مسکرا کر چھیڑتے ہوئے بتایا جس پر نورالعین نے سر جھٹکا۔

"اچھا بتانا پسند کرو گی کیسی گڑبڑ؟؟" وہ دونوں پیروں کو بینچ کے اوپر رکھتی اب مکمل اس کی جانب متوجہ ہو چکی تھی۔

"وہی گڑبڑ جس سے تم ڈر رہی تھی۔" اور اس کی بات پر نورالعین نے ہلکا سا قہقہہ لگایا۔مائدہ نے اسے حیرانی سے دیکھا جو کھلکھلا رہی تھی۔

"او بہن کیا ہو گیا ہے؟؟؟ کوئی لطیفہ نہیں سنایا میں نے۔ سچ کہہ رہی ہوں۔۔ تم مانو یا نہ مانو تمہیں مصطفیٰ لالا سے محبت ہو گئی ہے۔"

مائدہ نے اپنی بات پر زور دیا۔ "ورنہ آج جس طرح تم سفینہ سے لڑی ہو نا اس طرح یا تو لوگ محبت میں لڑتے ہیں یا جنگ میں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مائدہ نے بات ختم کر کے اسے دیکھا جس کے چہرے پر ابھی تک مسکراہٹ تھی۔

"سوچ ہے تمہاری مائدہ کمال۔ میں اور مصطفیٰ کمال سے محبت۔۔ اور اگر ہوئی بھی تو اس جنم میں نہیں شاید اگلے جنم میں۔ اور تمہیں لگتا ہے کہ میں نے وہ سب مصطفیٰ کی محبت میں کہا۔۔؟؟" وہ سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔ "یہ سب میں نے صرف اپنے کردار کو بچانے کے لئے کیا ہے۔"

آخری بات اس نے مائدہ کو دیکھتے عجیب انداز میں کہی تھی ایسے جیسے وہ طنز کر رہی ہو۔

"کیونکہ میں جانتی ہوں اگر میں اس کی ہاں میں ہاں ملا لیتی اور بے چاری بن کر اس کے ساتھ بیٹھ کر آنسو بہانا شروع کر دیتی تو وہ کل تک مجھے پورے کالج میں بدنام کرتی اور کہتی کہ نورالعین کو تو کوئی اور پسند تھا اس کے باپ نے زبردستی اس کا نکاح اس کے کزن سے کروادیا۔ میں مرنا پسند کرتی ہوں لیکن اپنے کردار پر ایک بات بھی مجھے برداشت نہیں۔"

مائدہ ٹکر ٹکر اس کا چہرہ دیکھتی رہی اس کے لہجے میں تلخی تھی۔ اور مائدہ کو جو غرور تھا کہ نورالعین کو صرف وہی سلجھا سکتی ہے اور وہی سمجھ سکتی ہے اس کا غرور پاش پاش ہو گیا۔

Clubb of Quality Content

نورالعین نے اسے دیکھا تو وہ اس کو دیکھتے ہوئے گم صُم تھی اس لئے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ لے جانے لگی آخری کلاس شروع ہونے والی تھی۔ وہ دونوں آخری کلاس لے کر باہر نکلیں۔ دونوں ایک ساتھ تھیں مگر بہت دور۔

باہر آکر دونوں نے ادھر اُدھر دیکھا کچھ فاصلے پر حمدان کھڑا ان دونوں کا انتظار کر رہا تھا۔ دونوں کی نظر اس پر پڑی تھی اسی وقت حمدان کی نظر بھی دونوں پر پڑی اور پھر وہ دونوں اس کی طرف بڑھ گئیں۔

گاڑی میں بیٹھتے ہی حمدان نے دونوں سے حال احوال پوچھا دونوں نے یک لفظی جواب دیا تھا اور خاموشی سے باہر دیکھنے لگیں۔

گھر پہنچتے ہی نور پہلے اتری اور بِنا مڑے گھر کے اندر چلی گئی۔ حمدان نے گھر کے باہر گاڑی روکی اور پھر مائدہ اور وہ بھی اندر کی جانب بڑھ گئے۔

"کیا ہوا ہے تم دونوں کے درمیان؟؟"

حمدان نے مائدہ کو دیکھتے فکمندی سے پوچھا جس کا چہرہ اترا ہوا تھا۔

"کچھ نہیں۔"مائدہ نے یک لفظی جواب دیا اور آگے بڑھ گئی۔

ابھی وہ اپنے کمرے کی طرف جاتی سیڑھیوں کی طرف بڑھتی کہ مصطفیٰ کی آواز پر رک گئی جو لاؤنج میں صوفے پر بیٹھا اپنے لیپ ٹاپ پر کام کر رہا تھا۔

"کیا ہوا ہے مائدہ؟؟"وہ حمدان سے چھپا سکتی تھی مگر مصطفیٰ سے نہیں۔

"کچھ نہیں لالا بس میرے اور نور کے درمیان تھوڑی سی جھڑپ ہو گئی لیکن ہم ٹھیک ہو جائیں گے بس غصہ ٹھنڈا ہو جائے۔"

اس نے بات کو ٹالا۔

"یہاں آؤ اور بیٹھ کر پوری بات بتاؤ کیا ہوا ہے۔" مصطفیٰ نے مسکرا کر اسے دیکھتے اپنے پاس بلایا۔ حمدان اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا اور وہ مصطفیٰ کی جانب چلی آئی۔ قریب آکر وہ مصطفیٰ کے دائیں جانب بیٹھ گئی۔

"شروع سے بتاؤ کیا ہوا ہے۔"

مائدہ نے مصطفیٰ کو دیکھا اور آہستہ آواز میں اسے سب کچھ بتایا کیسے وہ لڑکی بول رہی تھی

اور نور اس پر غصہ ہوئی اور پھر اس نے وہ بھی بتایا کہ نور نے کہا کہ وہ سب اپنے لئے کر رہی تھی کسی اور کے لئے نہیں۔

مصطفیٰ خاموشی سے سنتا رہا، سر ہلاتا رہا۔ اور جب آپ کو معلوم ہو کہ آپ جو بول رہے ہیں دوسرا اس کو سمجھ رہا ہے سن رہا ہے تو آپ کا دل کرتا ہے دل میں موجود سارا غبار نکال دیں۔

جب وہ خاموش ہوئی تو مصطفیٰ نے اس کے چہرے کو دیکھا جس نے خود کو بمشکل رونے سے روکا تھا۔

ورنہ مائدہ وہ لڑکی تھی جو کبھی بڑی سے بڑی بات پر بھی نہیں روتی تھی۔ اسی لئے تو نورالعین اسے پتھر دل کہتی تھی۔ مگر نورالعین دوست تھی۔ اس کی باتوں سے مائدہ کا دل دکھا تھا اور دوستوں کی بات جہاں آجائے وہاں انسان کی صرف آنکھیں نہیں دل بھی روتا ہے۔

مصطفیٰ نے اسے خود کے قریب کیا اور گلے سے لگا کر اس کے سر پر بوسہ دیا اس کی پیٹھ

سہلائی اور جب وہ زرا سنبھلی تو بولا

"مائدہ میرے بچے اس نے اس وقت جو بھی کیا صحیح کیا خود کو بچانے کے لئے انسان کچھ بھی کر جاتا ہے اس نے تو صرف جھوٹ بولا اگر میں اس کی جگہ ہوتا تو میں بھی وہی کرتا اور تم بھی وہی کرتیں جو اس نے کیا ہے۔ ہر شخص موقع کی مناسبت دیکھ کر بات کرتا ہے اور ہر شخص کو چاہیئے کے وہ موقع کی مناسبت سے ہی بات کرے۔ اس میں کوئی غلط بات نہیں ہے میرے بچے۔"

وہ مائدہ کو آہستہ آواز میں سمجھا رہا تھا بہلا رہا تھا۔

"لالا میں یہ نہیں کہہ رہی کہ اس نے جو بھی کیا غلط کیا میں یہ کہہ رہی ہوں کہ اس نے مجھے کہا کے میں اسے نہیں جانتی مطلب وہ ایسا کیسے کہہ سکتی ہے وہ میری بیسٹ فرینڈ ہے میں اسے جانتی ہوں۔"

مائدہ کی آواز نا چاہتے ہوئے بھی رندھ گئی۔ گلے میں آنسوؤں کا پھندہ اٹک گیا۔

"دیکھو مائدہ میں جانتا ہوں کہ تم اسے سب سے زیادہ جانتی ہو۔ تم اس سے سب سے

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

زیادہ محبت کرتی ہو۔۔ لیکن تم اسے اتنا ہی جان سکتی ہو جتنا وہ چاہے۔" مصطفیٰ نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔"ہم کسی شخص کو اتنا ہی جان سکتے ہیں جتنا وہ ہمیں اجازت دے۔"

آہستہ آواز میں اسے سمجھاتا ہوا مصطفیٰ اور اس کی طرف ڈبڈبائی آنکھوں سے دیکھتی ہوئی مائدہ۔

"اور باقی سب ٹھیک ہو جائے گا تم دونوں میں ہمیشہ جھگڑا ہوتا ہے پھر سب ٹھیک ہو جاتا ہے تو پریشان نہ ہو اور جا کر کپڑے چینج کر کے آؤ میں نے پاستا بنایا ہے امی خالہ کے گھر گئی ہیں رات کو آئیں گی اور ابا دفتر ہیں تو آج ہم تینوں مزے کریں گے۔"

مصطفیٰ اسے سمجھا کر اس کو کمرے میں بھیج چکا تھا اور اب وہ کچن کی طرف گیا پاستا اوون میں رکھ کر باہر آیا حمدان اور مائدہ دونوں کو آواز دے کر نیچے بلایا اور پھر سے کچن میں چلا گیا۔

وہ ایسا ہی تھا سب کا خیال رکھنے والا۔ مسکرا کر سب سے بات کرنے والا۔ کسی کو تکلیف میں دیکھ کر ان کی مدد کرنا ے والا

ناول کلب
Clubb of Quality Content

وہ دونوں جب نیچے آئے تب مصطفیٰ کھانا ٹیبل پر لگا رہا تھا۔ دونوں نے مسکرا کر مصطفیٰ کو دیکھا اور کرسی کھینچ کر بیٹھ گئے۔

"آہ یہ پاستا ہمارے بعد اب نور کو نصیب ہو گا۔"

حمدان نے پاستے کا پہلا نوالہ لیتے ہوئے کہا جس پر مصطفیٰ نے مسکرا کر سر ہلایا۔

"ہاں پر تب جو اگر وہ ان کو قبول کر لے۔"

مائدہ نے مذاق اُڑانے والے انداز میں کہا۔

"مائدہ اتنا پرسنل نہیں ہوتے۔"

مصطفیٰ نے اس کو دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"آپ بتا دیں ہمیں کتنا پرسنل ہونے کی اجازت ہے؟"

اس بار پوچھنے والا حمدان تھا۔

"دو دو ہاتھ لگاؤں تو تم لوگوں کو لگ پتہ جائے پرسنل کیسے ہوتے ہیں۔"

مصطفیٰ نے سنجیدگی سے کہا جس پر دونوں نے چہروں کو گھما کر مسکراہٹ ضبط کی۔

"اچھا چلیں معاف کیا۔ آپ بھی کیا یاد کریں گے۔"

حمدان نے سر کو خم کرتے ہوئے کہا اور اٹھ کر سیڑھیوں کی جانب بڑھ گیا۔ "مجھے کام ہے وہ مکمل کرنا ہے۔ اس لئے جارہا ہوں انجوائے کرو تم دونوں۔"

کہتے ساتھ ہی وہ اوپر کی جانب سیڑھیوں پر بھاگتا ہوا چڑھ گیا۔

"مائدہ تم لوگوں کے پیپرز کب سے ہو رہے ہیں؟؟"

حمدان کے جانے کے بعد مصطفیٰ نے مائدہ کو دیکھتے پوچھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"مئی کے اینڈ میں لالا۔۔ کیوں؟"

مائدہ نے آہستگی سے جواب دیا اور ساتھ میں وجہ پوچھنے لگی۔

"مطلب تین مہینے ہیں ابھی بھی۔۔"

"جی لالا۔۔"

مائدہ نے مسکرا کر کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔ تم اگر کھانا چاہتی ہو تو کھالو میں لاؤنج میں بیٹھا کام کر رہا ہوں۔"

کہتے ساتھ مصطفیٰ اٹھا اور لاؤنج کی جانب بڑھ گیا۔

"آپ کیسے اس وقت گھر پر ہیں؟" وہ اس کے جاتے ہی تھوڑی اونچی آواز میں اس سے پوچھنے لگی۔ کیونکہ مصطفیٰ اس پہر گھر نہیں ہوتا تھا۔

"ہاں آج آفس چچا اور بابا گئے ہیں تو میں گھر آگیا ایک کام مکمل کرنا تھا۔۔" اس نے لاونج سے ہی بات مکمل کی تھی اور دوبارہ سے اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔

اور پھر وہ بھی کچھ دیر میں برتن سمیٹ کر کچن میں رکھ گئی اور اپنا سامان لاونج سے اٹھا کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

☆-----☆-----☆

نورالعین جیسے ہی گھر میں داخل ہوئی گھر خاموش پڑا تھا جیسے کوئی رہتا ہی نہ ہو۔ وہ داخلی دروازے سے اندر آئی سامنے ہی لاؤنج میں اس کی ماں ٹی وی پر کچھ دیکھنے میں مصروف تھیں۔ وہ ماں کے قریب پہنچ کر ان سے لپٹ گئی۔

'اسلام علیکم امی کیسی ہے آپ؟؟" سیدہ بیگم نے بھی اس کے گرد بازوں پھیلا کر خود کے

قریب کیا۔

"وعلیکم السلام ٹھیک ہوں میرے بچے تم کیسی ہو کھانا لگاؤں تمہارے لئے؟؟"سیدہ بیگم نے اس سے کھانے کا پوچھا اور اس کے چہرے کو دیکھا جو اداس لگ رہا تھا۔

"نہیں امی بھوک نہیں ہے نماز پڑھ کر سوؤں گی پھر اٹھ کر کچھ کھالوں گی۔۔" کہتے ہوئے وہ اوپر جانے لگی۔

"میں نے دال چاول بنائے ہیں تمہیں تو پسند ہیں وہ بھی نہیں کھاؤ گی؟؟"سیدہ بیگم کی آواز پر وہ رک گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"امی دل نہیں چاہ رہا ابھی۔"

نورالعین نے بے زاری سے کہا مائلو جو اس کو دیکھتے ہی ہمکتی ہوئی اس کے پاس آئی تھی اب اس کی گود میں تھی۔ وہ اپنے کمرے کی جانب چلی گئی۔۔زہرا کے کمرے سے گزرتے ہوئے اسے خیال آیا کہ کتنے دن ہوئے اسے ملے۔۔بے اختیار وہ اپنے کمرے کی بجائے زہرا کے کمرے کے اندر چلی آئی اس کا کمرہ ویسے ہی تھا۔۔اس کا بے اختیار دل

چاہا کہ کاش اس کے پاس ابھی اس کی بہن ہوتی۔

"وہ ہوتی تھی تو وہ اس سے اس کے کالج کے دن کے بارے میں سب کچھ پوچھتی اور نور بے زاری سے اسے بتاتی تھی"

کبھی کبھی تو نور اسے غصہ بھی ہو جاتی تھی کہ میں کالج سے تھکی آتی ہوں اور آپ مجھ سے سوالات پوچھنا شروع کر دیتی ہیں لیکن اب جب اسے اس کی ضرورت تھی تو وہ نہیں تھی۔

"ہم انسان ایسے کیوں ہیں کہ جب ہمیں ایک شخص دستیاب ہوتا ہے تو ہم اس کی قدر نہیں کرتے لیکن جب وہ چلا جاتا ہے پھر ہمیں اس کی قدر پتہ چلتی ہے کہ وہ شخص کتنا ضروری تھا ہمارے لئے۔"

اور نور العین بھی اس وقت یہی محسوس کر رہی تھی۔

وہ خاموشی سے آ کر زہرا کے بیڈ پر آرام سے لیٹ گئی مائلو اس کے گود سے اتر کر نیچے جا چکی تھی۔ اور وہ آہستہ آواز میں رونے لگی، روتے روتے وہ کب سو گئی اسے اندازہ نہیں ہوا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

☆-----☆-----☆

اس کی آنکھ مائدہ کے اٹھانے پر کھلی۔اس نے مائدہ کو دیکھا اور اس کے گلے لگ کر زور سے خود کے قریب کیا۔

"آئم سوری مائدہ آئم سوری میں تمہارے ساتھ روڈ ہو گئی تھی مجھے ایسا نہیں کہنا چاہیئے تھا سوسوری۔"مائدہ کو گلے لگائے وہ بس یہی دہرا رہی تھی۔اچھے دوست اللہ کی طرف سے ہمارے لئے وہ نعمت ہیں جس پر ہمیں اپنے رب کا ہر وقت شکر ادا کرنا چاہیے۔

"اٹس او کے نور کوئی بات نہیں میں بھی تم سے سوری ہوں او کے دوستوں میں چلتا ہے۔"

مائدہ نے اس کے گرد گھیرا تنگ کرتے ہوئے کہا۔

"اور تم نے سچ کہا تھا میں تمہیں اتنا ہی جان سکتی ہوں جتنا تم چاہو او کے اب چلو۔چاچی اتنی پریشان ہیں تمہاری وجہ سے کہہ رہی تھیں نور نے کھانا نہیں کھایا اور کالج سے آکر سو گئی ہے میں نے تمہیں تمہارے کمرے میں دیکھا تم نہیں تھی پھر میں نے زہرا آپی کے

کمرے کا دروازہ تھوڑا کھلا ہوا دیکھا تو تم نظر آئی۔۔ ویسے زہرا آپی کے روم میں کیوں سوئی ۔۔۔لیٹ می گس۔۔ تمہیں ان کی یاد آرہی تھی؟؟

مائدہ بولنے پر آئی تو چپ ہی نہیں ہو رہی تھی۔۔ نور نے اسے دیکھا اور مسکرانے لگی۔۔

"چلو ہم دونوں ایک دوسرے سے سوری ہیں تو بات ختم اور ہاں میں زہرا آپی کے روم میں اس لئے سوئی کیونکہ مجھے ان کی یاد آرہی تھی۔ اور تم بھی ناراض تھی اس لئے۔ اب چلو میرے روم میں۔ میں فریش ہو جاؤں پھر نیچے چل کر کچھ کھاتے ہیں امی کو بھی اطمینان ہو جائے گا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

نور نے بھی تفصیل سے جواب دیا اور پھر وہ دونوں نور کے کمرے کی طرف بڑھ گئیں۔

☆-----☆-----☆

یہ کچھ دنوں کے بعد کا ذکر ہے جب سیدہ بیگم اور زمان صاحب دونوں زمان صاحب کے کاروباری دوست احمد قریشی کے گھر لنچ پر گئے تھے۔(سفینہ کے گھر) انہوں نے نور کو بھی کہا تھا لیکن ایک تو اس کے پیپر ز میں بس دو مہینے رہ گئے تھے دوسرا وہ سفینہ کی اُس دن والی

حرکت ابھی تک بھولی نہیں تھی۔ تو اس نے جانے سے منع کر دیا اور اب وہ عصر کی نماز پڑھ کر لاؤنج میں اپنی کتابوں میں سر دیئے بیٹھی تھی شام ہونے والی تھی سورج ڈوب چکا تھا۔ زمان صاحب نے اسے اطلاع کر دی تھی کے وہ لوگ چند منٹ میں نکلیں گے اور پھر گھر کی گروسری کے لئے جائیں گے اس لئے انہیں وقت لگ جائے گا جس پر اس نے ان کو آرام سے سب کام ختم کر کے آنے کا کہا۔

وہ لاؤنج میں بیٹھی پڑھ رہی تھی جب اسے کچھ محسوس ہوا جیسے بڑے بڑے بوٹ پہنے کوئی اوپر والے فلور پر چل رہا ہو اس نے اگنور کیا اور سوچا کہ یہ بس اس کا وہم ہے اور پھر سے پڑھائی میں مصروف ہو گئی۔ کچھ ہی دیر گزری تھی جب کسی چیز کی زور سے ٹوٹنے کی آواز آئی تھی اسے لگا مائلو ہو گی مگر نظر اٹھا کر دیکھا تو مائلو اس کے ساتھ دوسرے صوفے پر بیٹھی تھی۔ مائلو پر نظر پڑھتے ہی اُس کے اوسان خطا ہو گئے، سوچنے سمجھنے کی صلاحیت مفلوج ہو گئی۔

کچھ سیکنڈ ایسے ہی بیٹھے رہنے کہ بعد وہ کچھ سوچنے سمجھنے کے قابل ہوئی تو سب سے پہلے

فون کی طرف بھاگی اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کیا ڈائل کر رہی ہے وہ بس بٹن دبا رہی تھی،وہ

بس اتنا جانتی تھی کہ یہ نمبر صحیح ہے چاہے جس کا بھی ہے۔دوسری طرف سے ابھی کوئی کال

اٹھاتا کہ اسے اپنی کنپٹی پر کچھ ٹھنڈا محسوس ہوا اُسے لگا لوہے کی ٹھنڈک نے اُسے جسم میں کو

برف کر دیا ہے اور اب وہ کبھی ہل نہیں پائے گی۔

"جس کو بھی فون ملا رہی ہو ابھی کے ابھی بند کر دو۔"

آواز نے اس کو منجمد کر دیا۔نور کو لگا اس نے یہ آواز کہیں سنی ہے

اس نے فون وہیں رکھا اور آہستہ سے مڑی،اس شخص کو دیکھ کر اس کا سانس اٹک گیا

جسم جیسے ایک بار پھر سُن ہو گیا۔

"تم؟؟"نورالعین کے لبوں سے بس یہی الفاظ نکلے۔یہ وہی لڑکا تھا،ریسٹورنٹ والا۔۔

اور اس کے ہاتھ میں پستول تھی جو اس نے نورالعین کے سر پر تانی تھی۔

"تمہیں کیا چاہیئے؟؟"جیسے ہی وہ حواس میں لوٹی سب سے پہلے اس نے یہی پوچھا۔

"مجھے جو چاہیئے وہ مل چکا ہے بلکہ میری آنکھوں کے سامنے ہے۔"اس کی آنکھوں میں

دیکھتے ہوئے وہ کرخت لہجے میں بولا۔

"کی۔۔کیا کیا چیز مل گئی کیا۔۔کیا چاہئے تمہیں؟؟؟"

وہ تھر تھر کانپ رہی تھی حلق خشک ہو چکا تھا اس نے دل سے دعا کی تھی کہ کوئی آجائے اس وقت کوئی بھی بس اس کو یہاں سے لے جائے اسے بچائے۔ مصطفیٰ ہی آجائے پہلے کی طرح اسے یہاں سے لے جائے۔

"نہیں آئے گا تمہارا شوہر تمہیں بچانے۔"وہ اس کے قریب ہوا اور اس کے کان کے پاس بولا۔ وہ بے اختیار پیچھے ہوئی۔

"دور رہو مجھ سے۔" آواز رندھ گئی تھی۔ ہاتھوں اور ماتھے پر پسینہ آگیا۔ آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں۔

"کون دور کروائے گا مجھے تم سے؟ اور تمہارا وہ شوہر جو نجانے کہاں رنگ رلیاں منا رہا ہو گا۔ امیروں کے چونچلے، یُونو۔"

وہ اس کے قریب کھڑا اُس کے کانوں میں زہر انڈیل رہا تھا۔

"میرے شوہر کے بارے میں تمیز سے بات کرو غلیظ انسان۔"نور نے دو قدم پیچھے لے کر اس کے منہ پر کہا۔

"واہ! تمہارا شوہر؟ مجھے تو بتایا گیا تھا تم اس سے نفرت کرتی ہو، اسے پسند نہیں کرتی۔"

وہ حیران ہوا تھا۔

"کس نے۔۔کس نے بتایا تھا؟"نور کے ہاتھ کانپنے لگے۔اس کو لگا وہ ابھی گرنے والی ہے۔

"اوہ ہاں! میں تو اپنا تعارف کروانا ہی بھول گیا۔میں سفینہ کا بھائی اور احمد قریشی کا بیٹا، طلحہ قریشی ہوں۔اور اس دن ہوٹل میں بھی میں اسی لئے تمہاری طرف بڑھا تھا لیکن تمہارا وہ کزن۔۔"

وہ غراتا اُس کے اور قریب آتا بولا۔

"دور رہو مجھ سے۔دور کھڑے ہو گھٹیا آدمی۔۔اور اس میں میرا قصور نہیں جو بھی سوچا تمہاری بہن نے سوچا، جو بھی کہا تمہاری بہن نے تم سے کہا، میں نے نہیں۔مجھے تو کسی بات

کا علم بھی نہیں تھا۔۔ سب باتیں تم دونوں نے خود سے بنائیں میرا اس میں کوئی قصور نہیں۔"

وہ بے بسی سے روتے ہوئے چیخنے لگی۔

"تم نے مجھے گالی دی تمہاری اتنی اوقات۔"

اس نے اسے بالوں سے پکڑ کر اس کا سر دیوار سے مارا اور اس کی چیخیں پورے گھر نے سنی تھیں وہ رو رہی تھی اور وہ بار بار اُسکا سر دیوار پر مارتا یا اُسے تھپڑ مارتا۔ وہ شخص کوئی پاگل، جنونی لگ رہا تھا جو اُسے مارتے ہوئے مسلسل ملغوضات بک رہا تھا۔ وہ خود کو بچانے کی، اپنا آپ چھڑوانے کی بہت کوشش کر رہی تھی۔ اپنے ماتھے پر بہتا خون وہ محسوس کر سکتی تھی، اُسکی آنکھیں بند ہونے لگی تھیں اُسے لگا کہ بس وہ یونہی مر جائے گی مگر یکدم پیچھے سے کسی نے اس شخص کا دوبارہ اُٹھتا ہاتھ پکڑ کر، اُس کا رُخ موڑا اور سر پوری قوت سے دیوار پر دے مارا تھا۔

☆-----☆-----☆

مصطفیٰ میٹنگ روم میں تھا جب اسے چچا کے گھر کے لینڈ لائن سے کال آنے لگی پہلے تو وہ حیران ہوا اور پھر اسے ایک جھٹکا لگا جب یاد آیا کہ مائدہ نے اسے بتایا تھا کہ چچی اور چچا لنچ کے لئے کسی دوست کے گھر گئے ہوئے ہیں اور نور گھر میں اکیلی ہے تو اس نے جلدی سے کال پک کی اور دوسری طرف کی آوازیں سن کر اس کو جھٹکا لگا۔ اس کا خون کھول اٹھا تھا میٹنگ چھوڑ کر وہ جلدی سے گاڑی میں آکر بیٹھا اور گاڑی فل اسپیڈ پہ ڈال کر گھر کی طرف موڑ دی۔ فون میں سے اُسکی چیخیں بُلند ہو رہی تھیں اور گاڑی میں بیٹھے مصطفیٰ کی گرفت سٹئیرنگ پر سخت ترین ہوتی جا رہی تھی اُس کے بازوں کی رگیں اُبھرنے لگی تھیں، سانس دھونکنی کی طرح چل رہی تھی اور سپیڈ پر پاؤں کا دباؤ بڑھتا جا رہا تھا۔ وہ آدمی جو کوئی بھی تھا اُس کی نور کو مار رہا تھا اور اُسکی بیوی کی بُلند ہوتی چیخیں اِس بات کا ثبوت تھیں کہ وہ بہت تکلیف میں ہے اور مصطفیٰ کمال اِس بات کو یقینی بنائے گا کہ اُس کی بیوی پر اُٹھنے والے ہاتھ اب سلامت نہ رہیں۔

اوہ خدایا! وہ پہنچ کیوں نہیں پا رہا؟ اس کے ماتھے پر پسینے کی بوندیں چمکنے لگی تھیں، ہاتھ

تَر ہو گئے تھے، چہرہ اہانت کہ اِس احساس سے سُرخ ہو رہا تھا کہ ایک غیر آدمی اُسکی بیوی پر ہاتھ اٹھا رہا تھا اور وہ اپنی بیوی کو بچانے کے لیئے کچھ نہیں کر پا رہا تھا بلند ہوتی چیخوں کے ساتھ اُس کو لگ رہا تھا اس کے جسم سے سارا خون خشک ہو رہا ہے وہ آدمی مار نورالعین کو رہا تھا اور تکلیف اسے ہو رہی تھی غصہ الگ سے آ رہا تھا کہ وہ آدمی اس کی عزت کو ہاتھ لگا رہا تھا، اسے مار رہا تھا اور اس وقت مصطفیٰ نے فیصلہ کیا کہ اب وہ اس آدمی کو کسی حال میں نہیں چھوڑے گا۔

اسے نہیں پتہ تھا وہ کیسے وہاں پہنچا راستے میں اس نے حمدان کو کال کی تھی، وہ بھی کہیں باہر تھا جو اب آ چکا تھا۔ دونوں ایک ساتھ بھاگتے ہوئے اندر داخل ہوئے۔ سامنے کا منظر دونوں کے لیئے جان لیوا تھا۔

اندر کے منظر نے اس کے قدم منجمد کر دیے اس کی آنکھیں غصے سے لال ہو گئیں۔

وہ اس پر ہاتھ اٹھا رہا تھا اور ابھی وہ اس پر دوبارہ ہاتھ اٹھاتا کہ اس نے جلدی سے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ سختی سے پکڑ کر چہرہ اپنی جانب کیا اور پھر اس کا سر زور سے دیوار پر مارا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کہا تھا ناں اس سے دور رہنا؟؟"

وہ حلق کے بل چلّایا۔ہاتھوں کی رگیں تن گئی۔چہرہ ایک پل میں بدل گیا۔غصے کے باعث اُس کے نتھنے پھول گئے۔وہ اس کا سر بار بار دیوار کے ساتھ مار رہا تھا۔مصطفیٰ اس کو پہچان چکا تھا اور اب وہ اس کا سر چھوڑ کر اس کے چہرے پر پے در پے مکے برسا رہا تھا۔اور یہی دہرا رہا تھا۔

"تم نے اس کو ہاتھ کیسے لگایا؟تم نے میری نور کو ہاتھ کیسے لگایا؟تم نے میری بیوی کو ہاتھ لگانے کی ہمت کیسے کی ہاں؟تمہیں اس کا حساب دینا ہو گا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ابھی وہ اس کو واقعی مار دیتا کہ حمدان نے بیچ میں آ کر اس سے اس آدمی کو چھڑایا اور اس کا دھیان نور پر کروایا جو کھڑی عجیب نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"تم نے خود کی موت کو دعوت دی ہے۔"

اس پر جھکتے مصطفیٰ نے غرّا کر کہا اور پھر حمدان کو آنکھوں میں ہی کچھ اشارہ کیا جس پر وہ سر ہلاتا اُس لڑکے کو اپنے ساتھ گھسیٹتے نکل گیا۔ابھی وہ سنبھلتا کہ نور کی بات نے اس کو

اس کی جانب دیکھنے پر مجبور کر دیا۔

"اگر وہ مر جاتا تو؟؟"وہ وہیں شل کھڑی دہشت بھری نگاہوں سے کانپتے ہوئے اس کی جانب دیکھتے بولی۔

"وہ تم پر ہاتھ اٹھا رہا تھا، تمہارے ساتھ زبردستی کر رہا تھا اور تمہیں اس بات کی فکر ہے اگر وہ مر جاتا تو؟ واہ نور العین صاحبہ واہ!"

بس تالی بجانے کی کسر رہ گئی تھی۔باقی اس کا لہجہ ہی سب بتا رہا تھا۔

نور بنا کچھ کہے آگے بڑھی اور روتی ہوئی اُس کے سینے سے آلگی۔وہ ساکت ہو گیا۔الفاظ کہیں گم ہو گئے،وہ ویسے ہی کھڑا بس اس کو اپنے سینے سے لگا روتا ہوا دیکھتا رہا۔غصہ تو اُسے دیکھتے ہی بیٹھ گیا تھا اب تو اس کی کلفت بھی دور ہو گئی۔اس نے خود کو زندہ ہوتا محسوس کیا۔

"اگر تم نہ آتے تو شاید بہت کچھ ہو چکا ہوتا مصطفیٰ۔"

اس کے سینے سے لگی روتے ہوئے وہ کچھ دیر بعد رندھی آواز میں بولی۔ مصطفیٰ نے خود

کو مسکراتا پایا وہ پہلی دفعہ اس کا نام خوبصورت لہجے میں لے رہی تھی۔

"میں کیسے اور کیوں نہ آتا نور العین؟ تم نے مجھے بلایا تھا۔ مجھے تو ہر بار تمہارے بُلانے پر آنا ہے۔ میں تو ہر بار تمہارے بنا بلائے بھی آجاتا ہوں۔" مصطفیٰ نے دھیمی آواز میں کہا تو نور نے اُس کے گرد اپنی پکڑ مزید سخت کر دی اور ہچکیوں سے رونے لگی۔

آہستگی سے مصطفیٰ نے اس کے گرد اپنے بازو حائل کیئے اور اس کا سر چوما پھر دلاسہ دینے والے انداز میں اس کے بال سہلانے لگا۔

"کچھ نہیں ہوا سب ٹھیک ہے، میں یہی ہوں سب ٹھیک ہے، ابھی مائدہ بھی آجائے گی۔ سب ٹھیک ہو جائے گا اوکے۔" اس کے بال سہلاتے ہوئے آہستگی سے اس کو بتا رہا تھا اسے کمفرٹ دے رہا تھا۔ وہ بس سن رہی تھی۔

"جو کچھ بھی ہوا بھول جاؤ کسی کے سامنے ذکر کرنے کی ضرورت نہیں جب تک میں تمہارے ساتھ ہوں تمہیں کوئی ہاتھ بھی نہیں لگا سکتا۔"

اس کی طرف جھکتے ہوئے وہ بہت مان سے کہہ رہا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"تمہیں مجھ پر یقین ہے نا؟"وہ ہلکی آواز میں پوچھنے لگا۔اس کے سینے سے لگی نور نے بس سر ہلایا۔ مصطفیٰ کے ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھل گئے۔

"اور چچا چچی کو بھی نہیں بتانا اوکے؟وہ پریشان ہوں گے اور ویسے بھی اب سب ٹھیک ہے۔"

وہ بتارہا تھاوہ سن رہی تھی۔ سر ہلا رہی تھی۔اُس کے بازوں کے حلقے میں کھڑی وہ اِس وقت خود کو بہت محفوظ محسوس کر رہی تھی۔ایک محفوظ پناہ گاہ وہ مرد،ایک محفوظ پناہ میں کھڑی وہ لڑکی،بہت خوبصورت منظر تھا،ایک دم مکمل۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تم کیوں آئے؟"

یکبارگی نور نے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھتے اس سے عجیب انداز میں پوچھا۔ نجانے اس کے دل میں کیا تھا جس نے اس کو یہ سوال پوچھنے پر مجبور کر دیا۔

"کیونکہ تم میری بیوی ہو، میری عزت ہو۔ تمہارے لئے نہیں آؤں گا تو کس کے لئے آؤں گا؟؟"

مصطفیٰ نے اس کے ہاتھ پکڑ کر اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا۔وہ سن ہو گئی

ابھی تک ویسی ہی کھڑی تھی۔نہ پیچھے ہوئی تھی نہ اپنے ہاتھ اس کے ہاتھوں سے نکالے تھے

۔

اس شخص کے لئے اس کے دل میں تھوڑی سی جگہ تو کہیں نا کہیں تھی کیونکہ اگر نہ ہوتی

تو اب تک وہ اپنے کمرے میں جا کر مائدہ کا انتظار کر رہی ہوتی لیکن وہ ابھی تک وہیں

کھڑی اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔اس کی بھوری آنکھیں اندھیرے میں کالی لگ

رہی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"میں یہی ہوں جب تک مائدہ نہیں آجاتی۔چچی لوگ کب آئیں گے،انہوں نے کچھ

بتایا تھا تمہیں؟؟"

مصطفیٰ نے نظریں موڑتے کہا اور اسے لے کر صوفے پر بٹھا کر خود بھی اس کے ساتھ

تھوڑے فاصلے پر بیٹھ گیا۔

کیونکہ اگر کچھ دیر اور وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ لیتی تو شاید وہ توڑ پھوڑ اور جو غصہ اس

آدمی کے لئے تھا وہ جان لیتی اور وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ جان لے ویسے بھی وہ ایک کھلی کتاب تھا اور نورالعین کی تو ایک نظر ہی کافی تھی۔

"امی لوگ رات کو آئیں گے۔ حمدان اس آدمی کو کہاں لے کر گیا ہے؟؟"

اس کے سوال کا جواب دے کر اب وہ آہستگی سے پوچھنے لگی۔ مصطفیٰ نے اس کے سوال پر اسے رخ موڑ کر دیکھا۔

"کہیں نہیں اسے بس پولیس اسٹیشن لے کر گیا ہے دو تین راتیں پولیس اسٹیشن میں گزارے گا تو اسے پتہ چلے گا۔"

مصطفیٰ نے سامنے دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

"مصطفیٰ میری طرف دیکھ کر بات کرو۔"

نورالعین نے اس کا چہرہ ہاتھ سے پکڑ کر اپنی جانب کیا۔ اس کا لمس مصطفیٰ کو ساکت کر گیا۔ جب کہ وہ ہنوز اسے دیکھنے میں مصروف تھی۔

"اب بتاؤ کہاں لے کر گیا ہے اسے اور مجھ سے جھوٹ بولنے کی کوشش بھی مت

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کرنا کیونکہ آپ اسے اتنی آسانی سے نہیں چھوڑنے والے میں جانتی ہوں آپ کی آنکھوں میں صاف لکھا ہے۔"

مصطفیٰ نے بے یقینی سے اس کی طرف دیکھا وہ اسے "تم" کے بجائے "آپ" کہہ رہی تھی اس کا شاکڈ ہونا بنتا تھا۔

"وہ اسے ہمارے آبائی گھر لے کر گیا ہے۔"

مصطفیٰ نے اس سے نظریں چرا کر کہا۔

"آپ کا مطلب وہ گاؤں والا گھر؟؟"

نور نے بے یقینی سے پوچھا۔

"ہاں۔"

اس نے یک لفظی جواب دیا۔ اور ابھی وہ کوئی اور سوال پوچھتی کہ مائدہ کی آواز پر اس کی آنکھوں میں پھر سے پانی بھر آیا وہ سامنے داخلی دروازے پر کھڑی، بھیگی آنکھوں سے اُسے دیکھتی، اُس کا نام لیتی بھاگتی اس کی طرف بڑھی اور قریب آکر اُسے خود میں بھینچ لیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اوہ شکر ہے تم ٹھیک ہو میری تو جان نکل گئی تھی جب حمدان نے بتایا فون پر۔"

مائدہ روتے ہوئے بول رہی تھی۔

"ہاں میں اب ٹھیک ہوں۔"

نور نے اس کو خود سے الگ کر کے اس کا چہرہ جو آنسوؤں سے گیلا تھا صاف کیا اور اسے صوفے پر بیٹھا کر خود بھی بیٹھ گئی۔

"شکر الحمد للہ۔"

مائدہ نے اتنا کہا اور پھر مصطفیٰ کو دیکھا جو مسکرا کر دونوں کو دیکھ رہا تھا۔

"لالا آپ ٹھیک ہیں؟؟"مائدہ نے مصطفیٰ کو دیکھ کر پوچھا۔

"ہاں میں بلکل ٹھیک ہوں بچے مجھے کیا ہونا ہے؟"

بتاتے ہوئے آخر میں اس کے ہونٹوں کو مسکراہٹ نے چھوا۔"ایسا کرو جا کر فرسٹ ایڈ باکس لیکر آؤ پٹی کرنی ہے۔" کہتا ہوا وہ نور العین کے صوفے کی جانب بڑھا۔مائدہ کے اٹھتے ہی وہ بیٹھ گیا۔چند سیکنڈز بعد مائدہ فرسٹ ایڈ باکس مصطفیٰ کو پکڑا رہی تھی جس سے وہ

روئی نکال کر نورالعین کا ماتھا صاف کر رہا تھا اور وہ شل بیٹھی تھی۔

"درد تو نہیں ہو رہا؟" مصطفیٰ کے سوال پر نورالعین نے ہلکے سے سر نفی میں ہلایا جس پر مصطفیٰ نے پٹی نکالی اور اس کے ماتھے پر پٹی باندھنے لگا۔

"امی یا کسی اور کو تو نہیں بتایا نا؟؟" پٹی کرتے ہوئے اس نے مائدہ کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں میں نے بس اتنا کہا کہ نور کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی اور وہ گر گئی ہے جس پر انہوں نے کہا ہے کہ نور کو چوٹ لگی ہے تو ادھر لے آؤ وہاں بیٹھ کر گپیں نہ ہانکنے لگنا اور یہ کہ نور کھانا ہمارے ساتھ کھالے گی۔"

اس نے حرف بہ حرف ماں کی نقل اتاری تھی اور نور کو اسکے چہرے کے تاثرات دیکھ کر بے اختیار ہنسی آئی۔ مائدہ اس کے ساتھ ہی مسکرائی۔ دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور یکبارگی دونوں کے منہ سے قہقہہ نکلا۔ مصطفیٰ بے اختیار پیچھے ہوا۔ وہ دونوں پاگلوں کی طرح ہنس رہی تھیں جیسے ابھی کچھ ہوا ہی نہیں اتنا بڑا حادثہ تو جیسے کسی اور کے ساتھ ہوا ہو۔ وہ

دونوں ایسے ہی تھیں ایک دوسرے کے ساتھ خوش رہتی تھیں چاہے کچھ بھی ہو وہ دونوں ایک دوسرے کو ہنسانا جانتی تھیں۔ اور اب مصطفیٰ دونوں کو دیکھتے ہوئے خود بھی مسکرایا۔

یہ لڑکی اس کے لئے ضروری ہوتی جارہی تھی اتنی ضروری کہ اس کے رونے سے اس کے دل میں تکلیف ہوتی تھی اس کے ہنسنے سے اس کے دل کو خوشی ملتی تھی اور اس کے ساتھ ہونے پر اس کا دل رقص کرنے لگتا تھا اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے وہ کسی اور جہاں میں پہنچ جاتا تھا اور آج اس کو پتہ چلا تھا کہ وہ اس لڑکی سے محبت نہیں عشق کرتا ہے۔

وہ دونوں کو دیکھ رہا تھا جب اس کے فون پر حمدان کی کال آئی تھی جو اسے کہہ رہا تھا کہ

"امی بڑے غصے میں ہیں۔ تم تینوں کو بلا رہی ہیں، جلدی آؤ۔"

"ٹھیک ہے۔ ہم آرہے ہیں۔"

وہ دونوں بھی مصطفیٰ کو دیکھ رہی تھیں۔

"دونوں اٹھو اور چلو امی غصے میں ہیں ہم تینوں کو بلا رہی ہیں۔"

اس نے دونوں کو دیکھ کر کہا جو اس کا چہرہ دیکھنے میں مصروف تھیں۔

"لیکن میں کیسے جا سکتی ہوں؟"

نور نے مائدہ کو دیکھ کر کہا۔ اسے لگا تھا مائدہ بس کہہ رہی ہے اسے ساتھ واقعی میں تھوڑی لے کر جائے گی کیونکہ ان کہ ہاں رواج تھا کہ لڑکیاں جن کی منگنی یا نکاح ہو چکا ہو وہ اپنے سسرال نہیں جاتیں چاہے کچھ بھی ہو۔

"کیوں نہیں جا سکتی۔ پیر سلامت ہیں تمہارے نورے اب چلو شاباش یہاں رہنا صحیح نہیں اور میں یہاں تمہیں چھوڑ نہیں سکتا اٹھو۔"

مائدہ کے بجائے مصطفیٰ کے کہنے پر وہ پہلی دفعہ ٹھٹکی تھی وہ اسے نورالعین نہیں "نورے "پکار رہا تھا" اِس نام سے مصطفیٰ اسے بچپن میں پکارتا تھا لیکن پھر ایک دم سے اس نے اسے اس نام سے پکارنا چھوڑ دیا تھا شاید تب سے جب سے اسے پتہ چلا تھا کہ نور اسے پسند نہیں کرتی۔

نورالعین کے دل میں ایک دم سے توڑ پھوڑ ہونے لگی۔

ابھی وہ کچھ کہتی کہ مصطفیٰ اس کا ہاتھ پکڑتا باہر کی جانب لے جانے لگا اور اپنے پیچھے مائدہ

کو بھی اس نے آنے کا اشارہ کیا۔

نور کی دل میں جو توڑ پھوڑ ہو رہی تھی اس کے لمس سے وہ خاموش ہو گئی جیسے وہ اس کے ساتھ خاموشی سے جا رہی تھی۔

☆۔۔۔۔۔☆۔۔۔۔۔☆

وہ تینوں جیسے ہی اندر داخل ہوئے سامنے صائمہ بیگم کھڑی انتظار میں ملیں۔

"کہاں رہ گئے تھے تم مصطفیٰ؟ اور تم مائدہ میں نے کہا تھا نور کو ساتھ لے کر جلدی آنا اور گپیں مارنے نہ بیٹھ جانا۔ لیکن نہیں، کسی بات کا اثر ہی نہیں ہوتا تم پر۔" صائمہ بیگم نے دونوں کو ڈانٹا۔ "اوہ میری جان نور، اتنی چوٹ لگی ہے۔ مجھے تو لگا تھا عام سی چوٹ ہو گی۔" اپنے بچوں کو ڈانٹتے ہوئے ان کی نظر نور العین پر پڑی اور ان کا ہاتھ سینے تک گیا تھا۔ جلدی سے نور العین کو گلے لگا کر پیار کیا۔

"کچھ نہیں ہوا تائی بس زرا سی چوٹ ہی ہے۔" نور العین نے کہتے ہوئے ان کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لئے۔

"واقعی میں؟؟"ان کو ابھی تک یقین نہیں آیا تھا۔

"جی سچ میں۔یہ تو آپ کی اولاد نے بس خوامخواہ پورے سر پر پٹی کر دی ہے۔"نورالعین نے مسکرا کر یقین دلایا جس پر اُنکی بھی کچھ تسلّی ہوئی۔اتنے میں مصطفیٰ نے بھی ان کے قریب جا کر ان کے ہاتھ تھامے اور پھر چومے۔

"امی کسی کام میں پھنس گیا تھا اور پھر چچا کے گھر کام سے گیا تو وہاں مائدہ اور نور موجود تھیں۔" کہتے ہوئے نور کو دیکھا۔"اور پھر آپ کی بہو کو پٹی کروائی تو تھوڑا وقت لگ گیا۔" مصطفیٰ نے تفصیل سے ان کو سب بتایا جو جھوٹ تھا۔اور ان کا ہاتھ چھوڑتا ہوا دور ہوا۔ نور کے ہاتھ بے اختیار کانوں تک گئے۔ مصطفیٰ کی اس پر نظر پڑتے ہی بے اختیار ہونٹ مسکرائے۔

"اچھا چلو نور میری بچی کھڑی کیوں ہو آجاؤ تمہارا ہی گھر ہے چلو آؤ مائدہ تم میرے ساتھ آؤ کھانا لگانے میں مدد کرو میری۔"

صائمہ بیگم مصطفیٰ کو چھوڑتی نور کو گھر والا ماحول دینے کی کوشش کر رہی تھیں ساتھ

ہی مائدہ کو اپنے پیچھے کچن میں آنے کا کہہ رہی تھیں۔

مائدہ ماں کے پیچھے جانے لگی کہ نور بھی اس کے پیچھے چلی گئی۔

اب وہ باہر اکیلی بیٹھ کر کیا کرتی۔ مصطفیٰ اپنے کمرے میں جاچکا تھا فریش ہونے اور حمدان ابھی تک نیچے نہیں آیا تھا۔

نکاح کے بعد وہ پہلی بار آئی تھی اس لئے اسے سب عجیب لگ رہا تھا۔

"ارے نور میری بچی تم کیا کر رہی ہو کچن میں۔ جاؤ باہر بیٹھو ہم کھانا لگا دیتے ہیں ابھی"۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

صائمہ بیگم اس کو کچن میں دیکھ کر مسکرا کر بولیں۔

"نہیں تائی امی باہر بیٹھ کر کیا کروں گی میں؟" وہ صائمہ بیگم کو دیکھتے بولی۔ "اور لائیں یہ چیزیں میں باہر ٹیبل پر رکھ دوں" نور مسکراتے ہوئے ان کے ہاتھ سے چیزیں لیتی ٹیبل پر رکھنے لگی اور پھر اس نے اور مائدہ نے مل کر کھانا ٹیبل پر سجا دیا۔ اس دوران مصطفیٰ اور حمدان بھی ٹیبل پر آگئے اور اب مائدہ، کمال صاحب کو بلانے گئی تھی۔

سب بیٹھ چکے تھے مائدہ اور نور ایک طرف تھیں ٹیبل کے جبکہ مصطفیٰ اور حمدان دوسری طرف سربراہی کرسی پر ایک جانب صائمہ بیگم بیٹھی تھیں تو دوسری طرف جیسے ہی کمال صاحب آئے وہ بیٹھ گئے اور سامنے ہی نور کو دیکھ کر کھل اٹھے۔

'میری بچی اتنے دنوں بعد آئی ہے کیسی ہے میری گڑیا؟اور یہ سر پر چوٹ کیسے لگی؟ "انہوں نے اس کا سر چومتے پریشانی سے پوچھا۔

"میں ٹھیک ہوں تایا جان آپ کیسے ہیں؟اور یہ بس سر چکرایا تو گر گئی تھی۔"نور نے ان کے دونوں ہاتھوں کو پکڑتے کہا اور ان کو دلاسہ دیا۔

"میں اب بلکل ٹھیک ہوں اپنی گڑیا کو جو دیکھ لیا میں نے اور اپنا خیال رکھو دیکھو کیسے مرجھا گئی ہو اسی لئے تو سر چکراتا ہے،کچھ کھایا پیا کرو۔"انہوں نے نور کے ہاتھوں پر دباؤ ڈالتے ہوئے کہا جس پر نورالعین مسکرائی۔

"اچھا اچھا اب سے کھایا کروں گی۔"وہ ان کو مطمئن کر کے کھانے کی طرف متوجہ کر گئی جس کے بعد کھانے کے دوران کوئی کچھ نہیں بولا۔ مصطفیٰ بس خاموشی سے ایک نظر اپنی

عورت پر ڈالتا اور پھر سے اپنے کھانے کی طرف متوجہ ہو جاتا۔ اور وہ جانتی تھی کہ وہ اسے دیکھ رہا ہے اس لئے اس کا سر اس سارے وقت میں جھکا ہی رہا تھا وہ اس کو دیکھنے سے گریز کر رہی تھی۔ کھانے کے بعد چائے کا دور چلا۔ چائے پیتے ہوئے سب نے کچھ دیر گفتگو کی۔ کمال صاحب اور مصطفیٰ ایک دوسرے سے بات کر رہے تھے۔ مائدہ، نور اور حمدان ایک ساتھ بیٹھے تھے۔ جبکہ صائمہ بیگم کچن میں تھیں۔ جب کچھ دیر میں کمال صاحب نور کو پیار کرنے کے بعد اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئے تو ان کے ساتھ ہی صائمہ بیگم بھی اندر کی طرف بڑھیں۔ مصطفیٰ اور حمدان کچھ دیر پہلے جا چکے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"نور؟"

وہ اپنے خیالوں میں گم تھی جب مائدہ کی آواز پر سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"ہممم۔ کیا ہوا؟"

یک دم سے اس نے رخ موڑتے کہا۔

"کچھ نہیں۔ نوڈلز کھاؤ گی؟"

"اگر تم جا کر بناؤ گی تو ضرور، ورنہ میں اب نہیں اٹھ رہی۔"

نور نے باقاعدہ اس کی جانب مڑ کر آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے میں جا کر بناتی ہوں پھر کھاتے ہیں۔" مائدہ اس کو کہتی کچن کی جانب بڑھ گئی۔

نور لاؤنج میں بیٹھی تھی جبکہ مائدہ کچن میں تھی وہ سامنے مائدہ کو دیکھ رہی تھی جب اسے کان کے قریب آہستہ آواز میں مصطفیٰ کی آواز سنائی دی تھی وہ اس کے قریب صوفے کے پیچھے کھڑا ذرا سا جھکے آہستہ آواز میں گویا تھا۔

"میں جا رہا ہوں کچھ دیر میں آؤں گا۔ اپنا خیال رکھنا خود کے لئے نہیں تو میرے لئے۔ خدا حافظ۔"

اور پھر وہ نکل گیا۔ اور اس نے جو کب سے سانس روکی ہوئی تھی ایک دم سے لمبی سانس اندر کھینچی اور خود کو کمپوز کر کے مائدہ کو دیکھنے لگی جو کچن سے واپس آ کر اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیا ہوا؟؟"

مائدہ اس کے قریب آ کر مسکراتے ہوئے پوچھنے لگی۔

"کچھ نہیں تمہارا لالا بہت فری ہو رہا ہے اس کو سبق سکھانا پڑے گا۔"

نور نے اس کو اپنی جانب دیکھتا ہوا پایا تو بے اختیار بولی۔ جبکہ چہرہ لال ہو چکا تھا۔

"اچھا واقعی تو سکھاؤ نا سبق۔ تم تو لال ٹماٹر ہو گئی ہو بہن۔"

مائدہ نے اس کو ہنستے ہوئے چھیڑا اور اس کے ساتھ خوامخواہ وہ بھی ہنسنے لگی۔ اور پھر کچھ

دیر بعد سیدہ بیگم اس کو لینے کے لئے آ گئیں وہ لوگ آ چکے تھے۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content

ان کو بھی اپنے گرنے کی جھوٹی کہانی سنا کر مطمئن کر گئی اور اپنے کمرے کی طرف

بڑھی۔ مگر اس کا چہرہ۔ہاں اس کا چہرہ۔

اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی ایسی مسکراہٹ جسے دیکھتے ہی تمہیں اندازہ ہو جائے

کہ اس عورت نے بہت پیاری اور قیمتی چیز پالی ہے۔

اور ایک عورت کو اگر ایسا مرد ملے جو اس سے محبت کرتا ہو احترام کرتا ہو عزت سے

پیش آتا ہو اُس کے لیئے ایک محفوظ پناہ گاہ ہو، تو اس عورت نے سب پالیا۔

☆۔۔۔۔۔☆۔۔۔۔۔☆

مصطفیٰ جیسے ہی گھر سے نکلا اپنی گاڑی کی طرف بڑھا اور گاڑی مین روڈ پر ڈالی اس کا رخ اپنے آبائی گھر کی طرف تھا اس آدمی کو سبق بھی تو سکھانا تھا۔ وہاں پہنچ کر وہ جیسے ہی گاڑی سے باہر نکلا سامنے ان کا پرانا ملازم کھڑا تھا۔

"بشیر کیا وہ آدمی اندر ہے۔" مصطفیٰ اس کو دیکھتا ہوا سنجیدگی سے پوچھنے لگا۔

"جی صاب ان کو اس اسٹور میں باندھ رکھا ہے میں نے۔" ملازم جس کا نام بشیر تھا اس کے بتاتے ساتھ ہی وہ اسٹور کی طرف بڑھ گیا۔

اندر داخل ہو کر اس نے دیکھا تو اسے باندھا گیا تھا۔ اس کا چہرہ جھکا ہوا تھا جیسے بے ہوش ہو۔

وہ اس کے قریب پہنچا اس کا چہرہ ایک ہاتھ سے اوپر اٹھایا اور سائیڈ پر رکھا جگ جو پانی سے بھرا ہوا تھا اس کے چہرے پر انڈیل دیا اور بے ہوش پڑا آدمی بے ساختہ ہڑبڑا کر جاگا

نولز کلب
Clubb of Quality Content

تھا۔

"ہاں تو میاں صاحب کیسے ہو؟"

مصطفیٰ کرسی پر بیٹھتا ایک پاؤں دوسرے پر رکھتا کالی شلوار قمیص اور اس پر سفید چادر اوڑھے اس کے سامنے بیٹھ گیا۔

اس کی آنکھوں میں اس وقت بس آگ تھی سامنے والے کو بھسم کرنے والی آگ، جلانے والی آگ۔ اور سامنے بندھا ہوا مرد اس کی آنکھیں پڑھ رہا تھا اور تھر تھر کانپ رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"جب میں نے تمہیں منع کیا تھا کہ اس سے دور رہنا تو تم کیوں دور نہیں رہے؟؟"

مصطفیٰ نے اس سے اتنے سخت لہجے میں پوچھا تھا کہ سامنے والے کے ہاتھ کانپ گئے۔

"معاف کر دو آئندہ ایسا کچھ نہیں ہو گا میں نور کے راستے میں کبھی نہیں آوں گا۔"

ابھی وہ اپنی بات پوری کرتا کہ مصطفیٰ کے دہاڑ نے اس کے اوسان خطا کر دیئے۔

"اس کا نام اپنی گندی زبان سے پھر لینے کی کوشش کی تو زبان گدی سے کھینچ لوں گا

تمہاری۔"

اس کے چہرے کو ایک ہاتھ میں پکڑ کر مصطفیٰ غرایا تھا۔

"اور تم بچو گے تو اس کے راستے میں آؤ گے نا۔"

"دیکھو مجھے معاف کر دو میں یہاں سے چلا جاؤں گا بہت دور واپس کبھی نہیں آؤں گا بس مجھے جانے دو۔"

وہ شخص منتوں پر اتر آیا تھا۔

"تمہیں پتہ بھی ہے آج تم نے کتنی بڑی غلطی کی ہے اس پر ہاتھ اٹھا کر؟ اس کے لئے میں تمہیں زندہ بھی گاڑ سکتا ہوں اور تمہارے گھر والوں کو پتہ بھی نہیں چلے گا۔ تمہارا وہ کروڑوں کا مالک باپ تمہاری خاک تک بھی نہیں پہنچ سکے گا۔"

مصطفیٰ اس کی منتوں کو نظر انداز کرتا ہوا اونچی آواز میں بولا۔

"آج تک میں نے اس سے اونچی آواز میں بات نہیں کی اور تم نے اس پر ہاتھ اٹھایا۔ وہ میری بیوی ہے۔ جانتے ہو ناں؟" وہ پوچھ رہا تھا جس پر بندھے ہوئے آدمی نے سر ہلایا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اس نے ابھی تک اس کے چہرے کو ہاتھ میں پکڑا ہوا تھا۔

"مگر پھر بھی تم نے اس پر ہاتھ اٹھایا۔"

اس کے چہرے کو چھوڑتے ہوئے مصطفیٰ نے زوردار مکا اس کی ناک پر دے مارا جس سے وہ بلبلا کر رہ گیا۔ مصطفیٰ اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔ لیکن یہ کوئی اور مصطفیٰ لگ رہا تھا۔ چیر پھاڑ کر رکھ دینے والا مصطفیٰ۔

'تمہیں پتہ ہے میں ایک بہت اچھا، شریف آدمی ہوں۔ لیکن تب تک جب تک لوگ میرے ساتھ اچھے رہیں۔ لیکن جب ہی کوئی حد پار کرے میں ان کے لئے بھیڑیا بن جاتا ہوں۔ اور تم نے آج میری پسندیدہ چیز کو صرف ہاتھ نہیں لگایا اس پر ہاتھ اٹھایا ہے تو تمہارے لئے میں نے ایک زبردست سزا سوچی ہے امید ہے تمہیں پسند آئے گی۔"

اس کو چھوڑتا ہوا وہ اس سے تھوڑا دور کھڑا ہوا۔

اور اس آدمی نے جو کب سے سانس روکی ہوئی تھی بے اختیار روتے ہوئے گڑگڑانا شروع کر دیا۔

"دیکھو مجھے جانے دو میں آئندہ تمہاری عورت کی طرف دیکھوں گا بھی نہیں۔"

"میں تمہیں دیکھنے کے قابل ہی نہیں چھوڑوں گا۔"

اس نے شانے اچکاتے بے رحمی سے اُس کے کانوں میں صُور پھانکا۔

☆-----☆-----☆

وہ کمرے میں آکر فریش ہونے چلی گئی تھی غسل خانے سے نکل کر وہ جیسے ہی بیڈ پر آئی۔اس کے ذہن میں ایک جھماکا سا ہوا۔

مصطفیٰ رات کے وقت کہیں نہیں جاتا تھا اور آج وہ گیا تھا اور اس نے کہا تھا کہ سفینہ کے بھائی کو ان کے آبائی گھر لے کر گئے ہیں۔

وہ جلدی سے گئی اپنا موبائل اٹھایا اور اس میں مصطفیٰ کا نمبر ڈائل کرنے لگی پہلی ہی بیل پر کال ریسیو ہو گئی۔

"دن میں دوسری دفعہ میرا نمبر ملا رہی ہو محترمہ، خیر تو ہے نا؟"

دوسری طرف سے مصطفیٰ کی آواز سنائی دی۔اس نے بے اختیار گہری سانس اندر کھینچی

۔

☆۔۔۔۔۔☆۔۔۔۔۔☆

وہ ابھی اس آدمی کو مارنے بڑھتا کہ اپنے فون پر "محترمہ" کی طرف سے آنے والی کال پر حیران رہ گیا۔ دن میں دوسری مرتبہ فون کر رہی تھی وہ۔

"کہاں ہو اس وقت؟؟"

دوسری طرف سے نور کے پوچھنے پر اس نے موبائل کان سے ہٹایا اور موبائل کو گھور کر حیرانی سے دیکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیوں میری یاد آرہی ہے کیا محترمہ کو؟؟"

وہ مسکرایا۔ دوسری طرف سنتے ہوئے نورالعین کو پہلی دفعہ اس کا مسکرانا اچھا لگا تھا۔

"مصطفیٰ مزاق نہیں کر رہی ہوں میں۔"

نور نے تھوڑے دھیمے مگر سخت لہجے میں کہا۔

"میں ٹھیک ہوں محترمہ شکریہ پوچھنے کے لیئے۔" وہ یقیناً طنز کر رہا تھا۔ نور کو چڑ ہوئی۔

"مصطفیٰ ۔ ۔ "نور نے اس کے نام کو ضرورت سے زیادہ لمبا لے کر کہا۔

جس پر دوسری طرف سے "اوکے اوکے" کہہ کر پرسکون کیا گیا۔

"کہاں ہو؟"

"میں ۔ ۔ میں اپنے ایک دوست کے ساتھ ہوں۔"

اس کی زبان نجانے کیوں لڑکھڑا گئی۔

"مصطفیٰ مجھ سے جھوٹ مت بولو مجھے پتہ ہے اس وقت تم اپنے آبائی گھر میں ہو اور سفینہ کے بھائی کو مار پیٹ رہے ہو گے اس لئے میں تم سے کہہ رہی ہوں ابھی کہ ابھی واپس آؤ اور اس آدمی کو اس کے گھر چھوڑ دو نہیں تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔"

نور نے کہہ کر کال کاٹ دی اور آکر آرام سے اپنے بیڈ پر لیٹ گئی۔ جیسے ہی آنکھیں موندیں اس کے فون پر ایک میسیج نوٹیفکیشن آیا آنکھیں کھول کر دیکھا تو "مصطفیٰ کمال" کی طرف سے تھا۔

"جیسے آپ کا حکم محترمہ۔" ساتھ میں ریڈ ہارٹ بھی بھیجا گیا تھا۔

میسج پڑھ کر بے اختیار اس کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی۔

جس سے وہ باخبر تھی اسے یہ بھی پتہ لگ گیا کہ اس کا دل بدل چکا ہے۔ اور سب سے بڑی بات جس پر وہ خوش تھی کہ اس نے مصطفیٰ کو بہت بڑے گناہ سے بچالیا۔ اگر وہ اس آدمی کو قتل نہ بھی کرتا تو وہ اس کو ٹارچر کر رہا تھا۔ اور اس نے اس چیز سے اس کو بچالیا تھا۔

"ایک عورت اگر چاہے تو وہ کچھ بھی کر سکتی ہے شرط یہ ہے کہ اگر وہ چاہے۔"

اور پھر وہ پرسکون ہو کر آنکھیں موند گئی۔

☆-----☆-----☆

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مصطفیٰ ابھی کچھ کہتا کہ کال کاٹ دی گئی اور وہ حیران کھڑا فون کو دیکھتا رہ گیا۔ پھر اس نے میسجز کھول کر اس کو میسج کیا اور اپنا فون جیب میں رکھتا ہوا اس کی طرف مڑا۔

"شکر کرو میں اس عورت کا احترام کرتا ہوں اور اس کی بات مانتا ہوں ورنہ آج تم اپنے ہاتھ اور پیروں کو کھو چکے ہوتے۔"

اس آدمی کی طرف دیکھتا ہوا وہ غصے سے بولا۔ اور ابھی اس آدمی کے چہرے پر خوشی

کے آثار آتے کہ مصطفیٰ کی دوسری بات پر کانپنے لگا۔

"لیکن میں تمہیں ایسے نہیں جانے دینے والا آگے کا حساب بشیر لے گا۔"

اس کی طرف دیکھتا ہوا وہ نکل گیا پیچھے اس کی آوازں کو نظر انداز کرتا ہوا وہ آگے جا رہا تھا دروازے پر پہنچ کر اس نے بشیر کو دیکھ کر بس اتنا کہا۔

"اس کو اچھا خاصا سبق سکھا کر کچھ دن اس کی تیمارداری کرو اور پھر اسے گھر چھوڑ دینا۔"

حکم دیتا ہوا وہ اپنی گاڑی میں آ کر بیٹھا اور گھر کی طرف گاڑی موڑ لی۔

☆-----☆-----☆

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس صبح وہ سیدہ بیگم اور زمان صاحب کے ساتھ باہر جا رہی تھی۔ ابھی سیدہ بیگم اور زمان صاحب نہیں نکلے تھے جب اس کی نظر سامنے اپنی گاڑی کی طرف بڑھتے تیار مصطفیٰ پر پڑی اس نے بھی اسے دیکھ لیا تھا اس لئے اس کی طرف آ گیا۔

"کہیں جا رہی ہو؟" اسے تیار دیکھ کر مصطفیٰ نے سرسری سا پوچھا۔ اس کی گود میں آج بھی مائلو موجود تھی۔

"جی۔امی ابا کے ساتھ۔آج لنچ باہر ہے۔"وہ ایک ہاتھ سے لٹ کان کے پیچھے اڑستی بولی۔

"اچھا۔ڈنر میرے ساتھ کرنا۔ڈیٹ پر جائیں گے۔نکاح کے بعد کہیں ساتھ نہیں گئے ہم۔"وہ اس کے قریب ہوتے ہوئے مزاحیہ لہجے میں بولا۔مگر اس نے سب کچھ نظر انداز کر کے بس ایک لفظ کو سنا تھا"ہم" کتنا خوبصورت لفظ تھا جو دونوں کو ملا رہا تھا۔

"کیا ہوا؟ محترمہ ناراض ہو گئی ہو کیا؟اگر کہتی ہو تو نہیں جاتے۔"اس کی بات درمیان میں رہ گئی جب وہ اپنا دایاں ہاتھ اس کے آگے کرنے لگی۔وہ حیران ہوا پھر ساکن اور پھر اس کی سانسیں رک گئیں چند سیکنڈز کے لئے۔نورالعین نے ہاتھ میں وہ بریسلٹ پہنی تھی جو اس نے نکاح والے دن اسے دی تھی۔

"اچھی لگ رہی ہے۔"وہ اس کو ساکت دیکھتے ہوئے خود ہی بولی۔

"تمہارے ہاتھ پر اچھا لگ رہا ہے۔"جب اس کی آواز سے ہوش میں آیا تو گویا ہوا۔

"مگر ہے بھی پیارا۔"وہ مصر ہوئی۔

"نہیں۔ شاپ پر اتنا اچھا نہیں لگ رہا تھا۔" وہ بھی اسی کا شوہر تھا اپنی بات پر مصر تھا۔

مصطفیٰ نے اس کی گود میں آرام سے چڑھی مائلو کو دیکھا۔

"مجھے لگتا ہیں تمہیں یہ بلی دے کر میں نے غلطی کر دی۔" وہ اس کو دیکھتا ہوا مسکرا کر بولا۔ اس نے حیرانی سے اسے دیکھا۔

"میرے حصے کا پیار بھی یہ سمیٹ لیتی ہے۔۔!" وہ ایسے اداس لہجے میں بولا کے بے اختیار نور مسکرائی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہاں ویسے یہ مجھے بہت پیاری ہے۔۔!" اس نے تائید کی۔

"مجھ سے زیادہ؟"

"ہاں یہ تو میرا بچہ ہے۔" وہ مائلو کا سر چومتی بولی مصطفیٰ نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔

"تم اسے چومتی بھی ہو؟" اسے جیسے جھر جھری آئی تھی۔

"ہاں تو کیا ہوا؟"

"نورالعین اللہ کا خوف کرو۔" وہ اس کو عجیب نظروں سے دیکھ کم گھور زیادہ رہا تھا جو

اب بلی کے سر پر ہاتھ پھیر رہی تھی۔

"مجھے ہے اللہ کا خوف۔"وہ جیسے برا مان گئی تھی اور وہ دونوں اب لڑنا شروع کرتے کے زمان صاحب دروازے سے نکلتے دکھائی دیئے۔

"مصطفیٰ میرے بیٹے کیا ہوا میٹینگ کے لیے نہیں جا رہے؟"

"جی جا رہا ہوں بس نور العین کو دروازے میں کھڑا پایا تو اس لئے یہاں آ گیا۔" مصطفیٰ زمان صاحب کی طرف بڑھتے ہوئے بتانے لگا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"تو کیا کہتی ہو جاؤ گی میرے ساتھ ڈنر پر؟"زمان صاحب کو نظر انداز کرتا وہ سیدھا اس کی آنکھوں میں دیکھتے پوچھنے لگا۔ اور نور العین پر نظر پڑتے ہی اس نے بے اختیار مسکراہٹ ضبط کی۔ اس کا چہرہ گلابی ہو گیا تھا۔ آنکھوں میں بے تحاشا شرمندگی۔ زمان صاحب نے ایک نظر دونوں پر ڈالی اور مسکرائے۔

"چلی جاؤ نور بچے۔ میرا بیٹا اتنے پیار سے کہہ رہا ہے۔"نور العین نے باپ کو دیکھا جو مسکرا رہے تھے اور پھر مصطفیٰ کو جو ہنوز اسے دیکھ رہا تھا۔

"میں سوچوں گی۔" وہ جلدی جلدی بولی اور اپنی مائلو کو سینے سے لگاتی گاڑی کی طرف بڑھ گئی۔ اس کے جاتے ہی مصطفیٰ بھی ان کو خدا حافظ کہتا گاڑی میں بیٹھتی نور العین پر ایک نظر ڈالتا ہوا مڑ گیا۔ اور پھر کچھ دیر میں نور العین لوگ بھی نکل گئے تھے۔

☆-----☆-----☆

یہ بھی معمول کی طرح ایک عام دن تھا۔ وہ اپنے آفس میں بیٹھا کام کر رہا تھا۔ آج اس کی بہت ضروری میٹنگ تھی۔ اگر یہ ڈیل انہیں مل جاتی تو ان کی کمپنی کو جو نفع ہوتا وہ ان کی ساتھ نسلوں کے لیے کافی تھا۔ وہ اپنے آفس میں بیٹھا تھا جب اس کا سیکرٹری اندر آیا۔

"سر۔۔ جیکسن سر کال پر آگئے ہیں۔" یہ ایک باہر ملک کی کمپنی تھی جن کے ساتھ مصطفیٰ کو آن لائن میٹنگ کرنی تھی۔ اور جو ان کے ساتھ ڈیل کرنا چاہتی تھی۔ مصطفیٰ اپنی کرسی سے اٹھا اور کوٹ اٹھاتا ہوا باہر نکل آیا۔ کنٹرول روم کی جانب آتے ہوئے اس کی نظر میں کئی ایمپلائز آئے تھے جو فضول میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے بارے میں بعد میں سوچنے کا طے کر کے وہ اندر کنٹرول روم کی جانب بڑھا۔ کال آن لائن تھی۔ اس لئے کال اٹینڈ

کرتے ہی وہ لوگ کام کی بات پر آئے۔ کال تقریباً گھنٹہ چلی تھی جب مصطفیٰ کا فون بجنے لگا۔ دوسری جانب جیکسن یک دم خاموش ہوا۔ مصطفیٰ نے نمبر دیکھا تو زمان صاحب کے گھر کا ڈرائیور تھا۔ وہ حیران ہوا اس نے اٹھانے کا سوچا مگر پھر اس نے سوچا شاید اپنی سیلری کے لیے کال ہوا اس لئے بعد میں خود اس کو کال کرنے کے بارے میں سوچ کر کال بند کر دی۔ وہ دوبارہ گفتگو میں مصروف ہوا جب گھنٹی دوبارہ بجی۔ اس نے دوبارہ بند کر دی۔ کچھ دیر بعد پھر سے بجی۔ مصطفیٰ حیران ہوا۔ جب کے جیکسن کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔

" Attend her call brother.."

"بھائی اس کی کال اٹھا لو۔")

مصطفیٰ نے مسکرا کر اسے دیکھا اور کہا۔

" No one special it's just our home driver.."

"(کوئی خاص شخص نہیں ہے بس ہمارے گھر کا ڈرائیور ہے)"

اس کی بات پر جیکسن نے کچھ نہیں کہا۔ مگر کال دوبارہ نہیں آئی اس لئے کیونکہ اب کی

بار ٹیکسٹ آیا تھا۔ اور ٹیکسٹ پڑھتے ہی مصطفیٰ یک دم خاموش ہوا تھا۔ اس نے جیکسن کو دیکھا اور کہا۔

“ Sorry, I have to take this call.”

“ No worries. Take your time.”

جیکسن نے مسکرا کر کہا جس پر وہ بھی مسکرایا اور میٹینگ چھوڑتا ہوا کال ملانے لگا۔ بیل جا رہی تھی اور آخر کار چوتھی بیل پر کال اٹھالی گئی تھی۔

"کہاں ہو تم۔۔؟ گاڑی کیسے خراب ہو گئی۔۔؟ گئی کہاں تھی۔؟" کال اٹھاتے ہی اس نے یک دم کئی سوالات ایک ہی سانس میں پوچھے۔

"کتابیں خریدنے گئی تھی۔ اور گاڑی خراب ہو گئی۔ اب مجھ سے یہاں کھڑا نہیں ہوا جا رہا کچھ کرو مصطفیٰ۔۔" دوسری طرف کی بات سنتے ہوئے اس نے گہری سانس لی تھی۔

"اچھا ٹھیک ہے میں آرہا ہوں۔" اس نے جیکسن کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔ بھاڑ میں جائے میٹینگ اس کی بیوی اس وقت بیچ سڑک پر ہاتھوں میں کتابوں کا ڈھیر لئے کھڑی

تھی۔ پیسے سے زیادہ وہ اہم تھی۔

"میں انتظار کر رہی ہوں۔" کہتے ساتھ ہی کال بند ہو گئی تھی مگر اس کے چہرے پر

مسکراہٹ آ گئی تھی۔

جیکسن کو دیکھتے ہوئے اس نے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا۔ مگر سامنے والا پہلے ہو گیا۔

"Your work should be your first priority."

" But she's my wife and she will always be my first

priority."

اس نے کہتے ہوئے لیپ ٹاپ بند کر دیا تھا۔ جانتا تھا اب

اس میٹنگ کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔ اس لئے اپنے آفس کی طرف آ کر اپنا سامان اٹھایا اور

نکل گیا۔

☆-----☆-----☆

وہ اس وقت سڑک کے بیچ کھڑی تھی اس کے ہاتھ میں کتابیں تھیں۔ کچھ دیر پہلے

مصطفیٰ سے اس کی بات ہو گئی تھی۔ وہ آنے والا تھا مگر اسے پھر بھی ڈر لگ رہا تھا۔ شاید اس واقع کے بعد وہ زیادہ ڈرنے لگی تھی۔ ڈرائیور نے بہت کوشش کی مگر گاڑی ٹھیک ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔ اس لئے اس نے مصطفیٰ کو ڈرائیور انکل کے فون سے کال کی کیونکہ اپنا موبائل تو وہ گھر چھوڑ کر آئی تھی۔ وہ ادھر ادھر دیکھ رہی تھی جب دور سے اسے مصطفیٰ کی گاڑی نظر آئی اور پھر وہ قریب آکر ان کے سامنے گاڑی روکتا ہوا باہر نکل آیا۔ اس نے بلیک شرٹ کے ساتھ بلیک رنگ کی ہی پینٹ پہنی ہوئی تھی۔ گھر کے بجائے آفس حلیے میں بھی وہ اسے پیارا لگا۔ بے اختیار اس نے نظریں پھیر لیں۔

"تم ٹھیک ہو؟" وہ اس کے قریب آتے ہوئے پوچھنے لگا۔

"میں بلکل ٹھیک ہوں۔" اس نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"گھر چلیں۔" وہ اس کو دیکھتے ہوئے تھکے لہجے میں بولی جس پر مصطفیٰ نے سر ہلا کر اسے گاڑی کی جانب جانے کا کہا اور خود ڈرائیور کو پیسے دے کر گاڑی کو ورک شاپ لے جانے کا کہا۔ اور پھر آکر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر گاڑی سٹارٹ کر دی۔ نور العین اس کے ساتھ

بائیں جانب بیٹھی تھی۔

"کونسی کتابیں خریدنے گئی تھی؟" گاڑی میں خاموشی کو مصطفیٰ نے توڑا۔

"ایسے ہی بس ناولز اور کچھ کورس سے ریلیٹڈ۔" اس نے مختصر جواب دے کر سر سیٹ سے ٹکایا اور آنکھیں بند کر لیں۔ مصطفیٰ نے اس کو کچھ نہیں کہا بس ایک نظر اسے دیکھا اور دوبارہ سے ڈرائیونگ کرنے میں مصروف ہو گیا۔ یہ لڑکی اس کی زندگی کا محور بن چکی تھی۔ اس کی ساری توجہ اسی پر ہوتی تھی۔ اس کی سوچیں اس پر شروع ہو کر اسی پر ختم ہوتی تھیں۔ وہ لوگ گھر پہنچ گئے تھے۔ نورالعین نے آنکھیں کھول کر اس کو دیکھا اور شکریہ کہتی اترنے لگی جب اس نے مصطفیٰ کی آواز اپنے پیچھے سنی۔

"میں ہمیشہ تمہارے لئے حاضر ہوں۔ شکریہ نہ کہا کرو، بیوی ہو میری میرا فرض ہے۔ بس ہر دفعہ مجھ پر اسی طرح یقین کیا کرو۔" وہ مسکرا کر بول رہا تھا اور نورالعین نے بس سر ہلایا اور گاڑی سے نکل آئی۔ گھر کا دروازہ عبور کر کے اندر داخل ہو گئی۔ مصطفیٰ نے گاڑی دوبارہ آفس کی جانب موڑی۔ جیکسن کے علاوہ اور بھی کئی میٹینگز تھیں اس کی۔

☆-----☆-----☆

اور پھر آہستہ آہستہ دن گزرتے جا رہے تھے۔ اب وہ اگر مصطفیٰ کو دیکھتی بھی تو مسکرا کر اس سے بات کر لیتی پہلے کی طرح مرچیں نہیں چباتی تھی اور مصطفیٰ تو اس کے خود کے لئے بدلنے پر رب کا شکر گزار تھا۔ وہ اب اس کو پڑھنے لگا تھا یا تو پھر وہ اسے خود کو پڑھنے کی اجازت دے چکی تھی۔

نور اور مائدہ کے پیپرز قریب آ گئے تھے ہفتے بعد دونوں کا پہلا پیپر تھا۔ آج وہ دونوں لان میں موجود تھیں ساتھ میں مائلو بھی ادھر ادھر گھوم رہی تھی۔ مائدہ نور العین کے گھر تھی دونوں کمبائن سٹڈی کر رہی تھیں جب سیدہ بیگم کی آواز پر مائدہ کو جانا پڑا۔ وہ اپنی کتابوں میں اتنی مصروف تھی کہ اسے پتہ ہی نہیں چلا کہ کب مصطفیٰ آ کر اس کے ساتھ بیٹھ گیا ہے۔

"کیا کر رہی ہو محترمہ؟"

مصطفیٰ کی آواز اتنے قریب سے سننے پر وہ بے اختیار اچھلی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"جان نکال دی تم نے میری مصطفیٰ۔اندھے ہو کیا دیکھ نہیں رہے پڑھ رہی ہوں میں

"۔

وہ سینے پر ہاتھ رکھے بتا رہی تھی۔چہرے کا رنگ اڑا ہوا تھا۔

اس کی طرف دیکھتے وہ مسکرایا۔

وہ اس سے نظریں ہٹاتی دوبارہ سے اپنی کتابوں میں مصروف ہو گئی۔

وہ دیکھ تو کتابوں کو رہی تھی لیکن اس کی ساری توجہ مصطفیٰ کی طرف تھی جو اسے دیکھ رہا

تھا۔

"ایسے کیا دیکھ رہے ہو؟؟جھکے ہوئے سر کے ساتھ اس نے پوچھا۔

"کیسے دیکھ رہا ہوں؟؟"نظروں کو اسی پر ٹکائے پوچھا گیا۔

"ایسے۔جیسے دیکھ رہے ہو!"وہ زچ ہو کر بولی۔

"کیسے۔۔؟؟"وہ بے اختیار مسکرایا۔

'جیسے کوئی اپنی کسی قیمتی متاع کو دیکھتا ہے۔"اس بار اس کی آواز کمزور تھی۔

"تو کیا تمہیں اس میں شک ہے؟"اس نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"کس میں؟"وہ حیران ہوتی اسے دیکھنے لگی۔

وہ اُس کے قریب ہوا اور سنجیدگی سے بولا

میں نے اک عمر خرچ کی ہے تم پر

تم میرا قیمتی اثاثہ ہو

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"تم میرا سب سے قیمتی اثاثہ ہو نورالعین۔ میرا سب سے قیمتی کمایا ہوا اثاثہ جسے میں کبھی کھو نہیں سکتا اگر تمہیں کھو دیا تو میں خود بھی کہیں نہیں رہوں گا۔"

اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے وہ اس سے کہہ رہا تھا اور نورالعین کو لگا وہ اس کے کانوں میں رس گھول رہا ہے۔ اسے لگا وہ آج بے دھڑک کسی سے بھی کہہ سکتی ہے کہ اس کی زندگی میں ایک ایسا مرد ہے جو اس پر جان دیتا ہے جو اس کے لئے کچھ بھی کر سکتا ہے ہر

حد پار کرسکتا ہے۔

"شکریہ"

اس کی طرف دیکھتے ہوئے وہ فقط یہی بولی۔ اس کے الفاظ گم ہو گئے۔ اس کی آنکھیں اس آدمی کے چہرے کا طواف کرنے میں مصروف تھیں۔ جس کی آنکھیں سب بتا رہی تھیں۔

"مجھے پتہ ہے تم بھی مجھ سے محبت کرنے لگی ہو لیکن تم کہو گی نہیں اور میں کبھی پوچھوں گا نہیں نور العین کیونکہ تم جو کہتی ہو کہ تمہیں کوئی نہیں سلجھا سکتا تو میں تمہیں بتاؤں کہ میں تمہیں سلجھا چکا ہوں لیکن میں تمہیں بتاؤں گا نہیں مجھے تمہارا یہ بھرم رکھنا ہے اور میں ہمیشہ رکھوں گا کیونکہ میں تم سے محبت کرتا ہوں اور جن سے محبت کی جائے ان کے بھرم رکھے جاتے ہے۔

اس کو دیکھتا ہوا وہ سوچ رہا تھا کہ اس کی آواز پر خیالوں سے جاگا۔

"کیا بات ہے مصطفیٰ؟؟ ابا نے کچھ کہا ہے تم انہی سے ملنے آئے تھے نا کیا کہہ رہے تھے؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

نورالعین کو بے اختیار یاد آیا وہ زمان صاحب سے ملنے آیا تھا اس لئے بات بدلتی پوچھنے لگی۔

"وہ مجھ سے رخصتی کے بارے میں بات کرنا چاہ رہے تھے۔"

وہ اس کی جانب دیکھتے ہلکے پھلکے انداز میں بولا۔

"کس کی رخصتی؟؟"

مصطفیٰ نے حیرانی سے اس کی شکل دیکھی۔جس پر ناسمجھی کے آثار واضح تھے۔

"ظاہر ہے ہماری رخصتی۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

زرا سا پیچھے ہٹتے ہوئے اس نے کہا۔وہ ڈر رہا تھا کہیں ایسا نہ ہو نورالعین اس پر چڑھ دوڑے۔

"جہاں بیٹھے تھے وہی بیٹھے رہو کوئی ڈریکولا نہیں ہوں میں جو تمہارا خون چوس لوں گی۔"

اس کو پیچھے کھسکتے دیکھ کر وہ جلدی سے بولی۔اس کی بات سنتا ہوا مصطفیٰ بے ساختہ ہنس دیا۔

نورالعین نے بے اختیار اس کے چہرے سے نظریں ہٹائی تھیں۔کوئی ہنستے ہوئے اتنا پیارا کیسے لگ سکتا ہے؟

"تم نے کیا کہا؟؟"

مصطفیٰ نے اسے دیکھا اور ہلکا سا مسکرایا۔

"میں نے سب کچھ تم پر چھوڑ دیا ہے۔"

"کیوں؟؟"ایک لٹ جو بار بار اس کو تنگ کر رہی تھی کانوں کے پیچھے اڑستی وہ پوچھنے لگی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"کیونکہ نکاح تمہاری مرضی سے نہیں ہوا تھا اور میں نہیں چاہتا کہ رخصتی بھی ویسی ہی ہو۔"وہی لٹ چہرے پر اب دوبارہ گری۔ مصطفیٰ سے رہا نہیں گیا اس لئے اس کے قریب ہوتے وہ اس کی لٹ کو کان کے پیچھے کرنے لگا۔

"کیسی؟"نورالعین کے حلق سے پھنسی پھنسی آواز نکلی۔

"جیسے نکاح ہوا تھا"

مصطفیٰ دور ہوتے ہوئے شانے اچکا کر بولا۔

" کیسا ہوا تھا نکاح؟"

اب کی بار میں اس کی آنکھوں میں شرارت تھی۔

"محترمہ لگتا ہے میری محبت نے آپ کے دماغ پر اثر کر دیا ہے۔"وہ مسکراتے ہوئے بولا اور دونوں ہاتھوں کو پیچھے لے جا کر گھاس پر ٹیک لگا کر آلتی پالتی مار کر بیٹھ گیا۔

کچن سے مائدہ ان کو دیکھ رہی تھی۔ کچھ دیر پہلے ہی سیدہ بیگم کو زمان صاحب نے اوپر بلایا تھا سٹڈی وہ بھی وہیں گئی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس کی بات پر وہ کھلکھلا کر ہنس پڑی اور پھر اس کو دیکھا جو مسکراتی نظروں سے اسے دیکھنے میں مصروف تھا۔

"کیا ہے ؟؟؟"

"کچھ نہیں سوچ رہا تھا تم مسکراتے ہوئے واقعی اتنی پیاری لگتی ہو یا صرف مجھے لگتی ہو۔

"اور اب کی بار نور العین کا چہرہ گلاب کی مانند سرخ ہو گیا۔ مائلو نجانے کہاں سے آ کر اس

کے گود میں بیٹھ گئی تو مصطفیٰ خون کے گھونٹ پی کر رہ گیا۔

"نورالعین تم کیا چاہتی ہو؟"

کچھ دیر بعد جب خاموشی لمبی ہوئی تو مصطفیٰ کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی۔ وہ نہیں چاہتا تھا دوبارہ ایسا کچھ ہو جیسے نکاح میں ہوا تھا نور کے ساتھ۔

"کیا مطلب؟؟ وہ کتابوں کو بند کرتی پوری طرح سے اس کی جانب گھومی۔

"چچا تمہارے پیپرز ختم ہونے کے بعد رخصتی کروانا چاہتے ہیں۔"

مصطفیٰ کے بتانے پر وہ حیران تو ہوئی مگر جلدی سے خود کو سنبھال لیا۔

"ٹھیک ہے لیکن میری کچھ شرائط ہیں۔"

مصطفیٰ کو پہلے لگا اس نے غلط سنا ہے لیکن جب اس نے نور کو دیکھا تو وہ واقعی سنجیدگی سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

"تمہیں واقعی اعتراض نہیں ہیں؟" اسے جیسے یقین نہیں آیا تھا۔

"نہیں ناں" وہ تھوڑا اونچی آواز میں بولی "اب میری شرائط سنو۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ٹھیک ہے، پہلی بتاؤ۔" وہ سنجیدگی سے سننے کے لئے تیار ہوا۔

"جو میں کہوں گی چاہے غلط ہو یا صحیح مانو گے۔ اور میرا ساتھ دو گے۔" ہاتھ جس میں اس نے پین پکڑا ہوا تھا ہوا میں لہراتے ہوئے کہنا شروع ہوئی۔

"سر آنکھوں پر۔" اس کے جواب پر وہ بلش ہوئی مگر بات جاری رکھی۔ "مجھے جو چیز جس وقت چاہیے ہو گی دلاؤ گے۔" پین کو انگلیوں میں گھماتی بتانے لگی۔ سوال نہیں تھا۔ حق تھا جو وہ جتا رہی تھی۔

"ظاہر ہے دلاؤں گا تمہیں نہیں دلاؤں گا تو کس کو دلاؤں گا؟" وہ کچھ اس انداز میں بولا کہ نورالعین کو بے اختیار خود پر رشک آیا۔

اور مصطفیٰ کو دیکھتے ہوئے یہ خواہشیں کرنے والی نورالعین زمان نہیں بلکہ چھوٹی سی نورے لگ رہی تھی۔

"مجھے رات کے تین بجے بھی اگر پاستا کھانا ہوا تو تم میرے لئے بناؤ گے؟؟" وہ اسے دیکھتے ہوئے شان سے بول رہی تھی۔ مصطفیٰ مسکرایا۔

"بالکل بناؤں گا محترمہ۔"ہاتھ سینے پر جما کر حکم کی فرمانبرداری کی گئی۔

"مجھ سے کبھی لڑو گے نہیں۔۔"وہ آنکھوں کو گھما کر بولی جس پر مصطفیٰ کی آنکھیں پھیل گئی۔

"میں پہلے کب لڑا ہوں؟تم ہی لڑتی تھی۔"

"اچھا واقعی؟؟"

اس نے نیلی بڑی بڑی آنکھیں اس پر ٹکاتے ہوئے پوچھا۔صاف واضح تھا وہ اس پر اپنا روب جما رہی ہے۔ مصطفیٰ نے جلدی سے ہاتھ اٹھا لیے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"نہیں میں جب کبھی تمہیں غصہ دلاتا تھا تو پھر تم لڑا کرتی تھی ورنہ تم جیسی اچھی لڑکی میں نے آج تک نہیں دیکھی۔"

وہ مسکرا کر بولا۔اور ایسے مسکرا کر بولتا ہوا وہ نورالعین کو اپنے دل کے تخت پر براجمان ہوتا محسوس ہوا۔اس کے دل نے اعتراف کیا کہ وہ اس مرد کی محبت میں گرفتار ہو چکی ہے اور اب شاید کبھی رہائی نہیں ملے گی اسے اور رہائی چاہیے بھی کسے تھی؟

وہ ابھی تک اس سے کچھ کہہ رہی تھی جس پر وہ مسکراتا ہوا سر ہلا رہا تھا۔

دور سے مائدہ ان دونوں کو دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔ مائلو اب مصطفیٰ کے گود میں تھی۔

حمدان ابھی گھر کے اندر داخل ہوا تھا اور سامنے دیکھ کر اس کے چہرے پر بہت

خوبصورت مسکراہٹ پھیل گئی۔

سیدہ بیگم اور زمان صاحب نے اسٹڈی سے ان دونوں کو دیکھا تھا اور اپنے رب کا شکر ادا

کیا۔

☆-----☆-----☆

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ختم شد

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے

نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

ہماری ایپ ڈاؤنلوڈ کریں اور رسائی حاصل کریں بے شمار مزے دار ناولوں تک

Download our app

Clubb of Quality Content!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842